بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ؛ حیات وخدمات

(حصہ اول)

تالیف

متکلمِ اسلام مولانا محمد الیاس گھمن حفظہ اللہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ؛حیات وخدمات

(حصہ اول)

ولادت:

امام حافظ ابو الفضل شہاب الدین احمد بن علی ابن حجر العسقلانی الشافعی رحمہ اللہ (ت:852ھ) فرماتے ہیں:

وُلِدَ بَعْدَ الْفِيْلِ بِسِتِّ سِنِيْنَ عَلَى الصَّحِيْحِ.

الاصابۃ فی تمییز الصحابہ، تحت الترجمۃ، عثمان بن عفان

ترجمہ: کہ آپ واقعہ فیل سے چھ سال بعد (مکہ مکرمہ میں) پیدا ہوئے۔

نام ونسب:

امام اسماعیل بن محمد بن الفضل بن علی القرشی الاصبہانی رحمہ اللہ (ت:535ھ) فرماتے ہیں:

عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ بْنِ أُمَيَّةَ بْنِ عَبْدِ شَمْسِ بْنِ عَبْدِ مَنَافٍ يَجْتَمِعُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عَبْدِ مَنَافٍ.

سیر السلف الصالحین، تحت الترجمۃ، عثمان بن عفان

ترجمہ: (والد کی طرف سے نسب اس طرح ہے) عثمان بن عفان بن ابی العاص بن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف۔ (پانچویں پشت میں آپ کا سلسلہ) عبد مناف پر جاکر نسب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مل جاتا ہے۔

امام ابو نعیم احمد بن عبد اللہ بن احمد بن اسحاق بن موسیٰ بن مہران الاصبہانی رحمہ اللہ (ت:430ھ) فرماتے ہیں:

وَأُمُّ عُثْمَانَ: أَرْوَى بِنْتُ كُرَيْزِ بْنِ رَبِيعَةَ بْنِ حَبِيبِ بْنِ عَبْدِ شَمْسٍ وَأُمُّهَا أُمُّ حَكِيْمٍ بِنْتُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ هَاشِمٍ وَهِيَ الْبَيْضَاءُ تَوْأَمَةُ أَبِي رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَمَّةُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

معرفۃ الصحابۃ، معرفۃ نسب عثمان بن عفان

ترجمہ: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی والدہ (کی طرف سے نسب اس طرح ہے عثمان بن) اَرویٰ بنت کُریز بن ربیعہ بن حبیب بن عبد شمس۔ اَرویٰ بنت کُریز کی والدہ ام حکیم بیضاء بنت عبد المطلب بن ہاشم ہیں جو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے والد حضرت عبد اللہ کی جڑواں بہن ہیں اس رشتے سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سگی پھوپھی ہیں۔

فائدہ: اس نسبت سے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بھانجے ہوئے۔

کنیت:

امام ابو عمر یوسف بن عبد اللہ بن محمد بن عبد البر بن عاصم القرطبی رحمہ اللہ (ت:463ھ) فرماتے ہیں:

يُكَنّٰى أَبَا عَبْدِ اللهِ وَأَبَا عَمْرٍو كُنْيَتَانِ مَشْهُوْرَتَانِ لَهُ. وَأَبُوْ عَمْرٍو أَشْهَرُهُمَا.

الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب، رقم الترجمۃ: 1778

ترجمہ: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی دو کنیتیں مشہور ہیں ایک ابو عبد اللہ اور دوسری ابو عمرو۔ ان دو میں بھی زیادہ مشہور ابو عمرو ہے۔

لقب مبارک:

امام ابو نعیم احمد بن عبد اللہ بن احمد بن اسحاق بن موسیٰ بن مہران الاصبہانی رحمہ اللہ (ت:430ھ) فرماتے ہیں:

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ أَبَانَ رَحِمَهُ اللهُ قَالَ: سَمِعْتُ الْحُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ الْجُعْفِيَّ رَحِمَهُ اللهُ يَقُوْلُ: قَالَ لِيْ أَبِي: يَا بُنَيَّ تَدْرِيْ لِمَ سُمِّيَ عُثْمَانُ ذَا النُّوْرَيْنِ؟ لِأَنَّهُ لَمْ يَجْمَعْ بَيْنَ ابْنَتَيْ نَبِيٍّ مِنْ لَّدُنْ آدَمَ إِلٰى قِيَامِ السَّاعَةِ إِلَّا عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ.

معرفۃ الصحابۃ، الرقم: 239

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن عمر بن ابان رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے حسین بن علی الجُعفی رحمہ اللہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ میرے والد (علی جُعفی رحمہ اللہ) نے مجھ سے پوچھا: بیٹے! کیا آپ یہ جانتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو ذوالنورین کیوں کہا جاتا ہے؟ پھر خود ہی جواب دیا کہ اس کی وجہ یہ ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر قیامت تک سوائے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے کسی کے نکاح میں ایک نبی کی دو بیٹیاں نہیں آئیں۔

امام ابو نعیم احمد بن عبد اللہ بن احمد بن اسحاق بن موسیٰ بن مہران الاصبہانی رحمہ اللہ (ت:430ھ) فرماتے ہیں:

عَنْ نَزَّالِ بْنِ سَبْرَةَ رَحِمَهُ اللهُ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَسَأَلْنَاهُ عَنْ عُثْمَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَقَالَ: ذَاكَ امْرُؤٌ يُدْعٰى فِي الْمَلَأِ الْأَعْلٰى ذَا النُّوْرَيْنِ خَتَنُ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى ابْنَتَيْهِ.

معرفۃ الصحابۃ، الرقم: 240

ترجمہ: حضرت نزال بن سَبْرَہ رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ ہم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے حضرت عثمان کے بارے پوچھا: آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حضرت عثمان ایسی عظیم الشان ہستی ہیں کہ جنہیں آسمانوں میں "ذوالنورین" کہا جاتا ہے۔ آپ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی (یکے بعد دیگرے) دو بیٹیوں کے شوہر ہیں۔

حلیہ مبارک:

1: خوبصورتی:

امام ابو القاسم عبد الرحمٰن بن محمد بن اسحاق ابن مندہ العبدی الاصبہانی رحمہ اللہ (ت:470ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

وَكَانَ رَجُلًا لَيْسَ بِالْقَصِيْرِ وَلَا بِالطَّوِيْلِ حَسَنَ الْوَجْهِ كَثِيْرَ اللِّحْيَةِ أَسْمَرَ اللَّوْنِ عَظِيْمَ الْكَرَادِيْسِ بَعِيْدَ مَا بَيْنَ الْمَنْكِبَيْنِ.

المستخرج من کتب الناس، اسامی المہاجرین الاولین والآخرین، تحت ذکر عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ

ترجمہ: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ معتدل قد والے نہ بہت زیادہ لمبے اور نہ ہی پست قد، خوبصورت، گھنی داڑھی والے، گندمی رنگ والے، مضبوط جسم اور چوڑی چھاتی کے مالک تھے۔

2: مشابہت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام:

امام ابو القاسم عبد الرحمٰن بن محمد بن اسحاق ابن مندہ العبدی الاصبہانی رحمہ اللہ (ت:470ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّا نُشَبِّهُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ (رَضِيَ اللهِ عَنْهُ) بِأَبِيْنَا إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ.

المستخرج من کتب الناس، اسامی المہاجرین الاولین والآخرین، تحت ذکر عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہم عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو اپنے والد حضرت ابراہیم علیہ السلام کے مشابہ سمجھتے ہیں۔

3: مشابہت رسول علیہ السلام:

امام عبد الرحمٰن بن ابی بکر جلال الدین السیوطی رحمہ اللہ (ت:911ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: لَمَّا زَوَّجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنَتَهُ أُمَّ كَلْثُوْمٍ قَالَ لَهَا إِنَّ بَعْلَكِ أَشْبَهُ النَّاسِ بِجَدِّكِ إِبْرَاهِيمَ وَأَبِيْكِ مُحَمَّدٍ.

تاریخ الخلفاء، الخلیفۃ الثالث عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ

ترجمہ: ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا نکاح اپنی بیٹی ام کلثوم رضی اللہ عنہا سے فرمایا تو ان سے کہا کہ بیٹی! آپ کے شوہر آپ کے دادا حضرت ابراہیم (علیہ السلام) اور آپ کے والد محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) سے بہت ملتے جلتے ہیں۔

فائدہ:

اس روایت کو علامہ شہاب الدین ابو العباس احمد بن محمد بن علی بن حجر الہیثمی المکی (ت974ھ) نے اپنی کتاب "الصواعق المحرقہ" میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے حسن وجمال کے تذکرہ کے ذیل میں ذکر کیا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس روایت اور سابقہ روایت جن میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی حضرت ابراہیم علیہ السلام اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے مشابہت کا ذکر ہے اس سے مراد؛ صورت وحلیہ میں مشابہت ہے۔

خاندان (ازواج واولاد):

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کل 8 شادیاں کی ہیں۔ (بیک وقت چار سے زائد نہیں تھیں) اور سب کی سب اسلام کے بعد کی ہیں۔

امام ابو الفرج جمال الدین عبد الرحمٰن بن الجوزی رحمہ اللہ (ت:597ھ) نقل کرتے ہیں:

كَانَ لَهُ مِنَ الْوَلَدِ عبد الله من رقية وَعبد الله الْأَصْغَر أمه فَاخِتَة بنت غَزْوَان وَعَمْرو وخَالِد وَأَبَان وَعمر وَمَرْيَم

أمّهم أم عَمْرو بنت جُنْدُب من الأزد والوليد وَسَعِيد وَأم سعيد أمّهم فَاطِمَة بنت الْوَلِيد وَعبد الْملك أمه أم الْبَنِينَ بنت عُيَيْنَة بن حصن وَعَائِشَة وَأم أبان وَأم عَمْرو أمهن رَملَة بنت شيبَة بن ربيعَة وَمَرْيَم أمهَا نائلة بنت الفرافصة وَأم الْبَنِينَ بنت عُثْمَان أمهَا أم ولد.

تلقیح فہوم اھل الاثر فی عیون التاریخ والسیر، تحت ذکر اولادہ

نوٹ: آسانی کے پیش نظر ترجمہ کو درج ذیل جدول میں ذکر کرتے ہیں۔ آپ کے 9 بیٹے اور 7 بیٹیاں تھیں۔

المسلسل	نام	بیٹے	بیٹیاں
1	سیدہ رقیہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	عبد اللہ	
2	سیدہ ام کلثوم بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم		
3	سیدہ فاختہ بنت غزوان رضی اللہ عنہا	عبد اللہ الاصغر	
4	سیدہ ام عمرو بنت جُندُب الازدیہ رضی اللہ عنہا	عمرو، خالد، ابان، عمر	مریم
5	سیدہ فاطمہ بنت ولید بن عبد شمس بن مغیرہ المخزومیہ رضی اللہ عنہا	ولید، سعید	ام سعید
6	سیدہ ام البنین بنت عیینہ بن حصن الفزاریہ رضی اللہ عنہا	عبد الملک	
7	سیدہ رملہ بنت شیبہ بن ربیعہ الامویہ رضی اللہ عنہا		عائشہ، ام ابان، ام عمرو
8	سیدہ نائلہ بنت فرافصہ الکلبیہ رضی اللہ عنہا		مریم
	ام ولد (نام معلوم نہیں ہو سکا)		ام البنین

فائدہ: ام ولد اس باندی کو کہتے ہیں جب وہ بچہ / بچی کو جنم دے اور مالک اس کو اپنی اولاد تسلیم کر لے تو وہ لونڈی مالک کے وفات کے بعد خود بخود آزاد ہو جاتی ہے۔

بوقتِ شہادت آپ رضی اللہ عنہ کے نکاح میں چار بیویاں:

امام حافظ عماد الدین ابو الفداء اسماعیل بن خطیب عمر بن کثیر الدمشقی رحمہ اللہ (ت:774ھ) فرماتے ہیں:

وَقُتِلَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَعِنْدَهُ أَرْبَعٌ نَائِلَةُ وَرَمْلَةُ وَأُمُّ الْبَنِينَ وَفَاخِتَةُ.

البدایۃ والنہایۃ لابن کثیر، فصل ذکر زوجاتہ وبنیہ وبناتہ رضی اللہ عنہم

ترجمہ: جس وقت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو شہید کیا گیا اس وقت آپ کے عقد میں چار بیویاں موجود تھیں۔ سیدہ نائلہ، سیدہ رملہ ،سیدہ ام البنین اور سیدہ فاختہ رضی اللہ عنہن۔

قبل از اسلام:

امام حافظ عماد الدین ابو الفداء اسماعیل بن خطیب عمر بن کثیر الدمشقی رحمہ اللہ (ت:774ھ) نقل کرتے ہیں کہ حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

وَلَا زَنَيْتُ وَلَا سَرَقْتُ فِي جَاهِلِيَّةٍ وَلَا إِسْلَامٍ وَلَا تَغَنَّيْتُ وَلَا تَمَنَّيْتُ مُنْذُ أَسْلَمْتُ وَلَا مَسَسْتُ فَرْجِي بِيَمِينِي مُنْذُ بَايَعْتُ بِهَا رَسُولُ اللہِ صَلَّى اللہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

البدایۃ والنہایۃ لابن کثیر، فصل کان الحصار مستمرا من اواخر ذی القعدۃ

ترجمہ: میں نے زمانہ جاہلیت اور زمانہ اسلام دونوں میں نہ کبھی زنا کیا، نہ کبھی چوری کی، نہ گانا گایا۔ نہ کبھی مسلمان ہونے کے بعد دین سے پھرنے کی تمنا کی اور نہ ہی اپنے دائیں ہاتھ سے شرمگاہ کو چھوا جب سے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کی۔

امام ابو نعیم احمد بن عبد اللہ بن احمد بن اسحاق بن موسیٰ بن مہران الاصبہانی رحمہ اللہ (ت 430ھ) نقل کرتے ہیں کہ حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ نے فرمایا::

فَوَاللہِ مَا زَنَيْتُ فِي جَاهِلِيَّةٍ وَلَا إِسْلَامٍ وَلَا قَتَلْتُ نَفْسًا بِغَيْرِ نَفْسٍ۔

معرفۃ الصحابۃ، الرقم:287

ترجمہ: اللہ کی قسم! میں نے زمانہ جاہلیت اور زمانہ اسلام دونوں میں کبھی زنا نہیں کیا اور نہ ہی کسی کو ناحق قتل کیا۔

عہد نبوی میں

دعوت اسلام:

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو آپ کی خالہ سُعدیٰ بنت کُرَیز نے اسلام کی دعوت دی۔

امام حافظ عماد الدین ابو الفداء اسماعیل بن خطیب عمر بن کثیر الدمشقی رحمہ اللہ (ت:774ھ) روایت نقل فرماتے ہیں:

قَالَ عُثْمَانُ: فَانْطَلَقْتُ مُفَكِّرًا فَلَقِيَنِي أَبُو بَكْرٍ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ: وَيْحَكَ يَا عُثْمَانُ إِنَّكَ لَرَجُلٌ حَازِمٌ مَا يَخْفَى عَلَيْكَ الْحَقُّ مِنَ الْبَاطِلِ مَا هَذِهِ الْأَصْنَامُ الَّتِي يَعْبُدُهَا قَوْمُنَا؟ أَلَيْسَتْ مِنْ حِجَارَةٍ صُمٍّ لَا تَسْمَعُ وَلَا تُبْصِرُ وَلَا تَضُرُّ وَلَا تَنْفَعُ؟ قَالَ: قُلْتُ: بَلَى، وَاللهِ إِنَّهَا لَكَذَلِكَ. فَقَالَ: وَاللهِ لَقَدْ صَدَقَتْكَ خَالَتُكَ هَذَا رَسُولُ اللهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَدْ بَعَثَهُ اللهُ إِلَى خَلْقِهِ بِرِسَالَتِهِ هَلْ لَكَ أَنْ تَأْتِيَهُ؟ فَاجْتَمَعْنَا بِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا عُثْمَانُ أَجِبِ اللهَ إِلَى جَنَّتِهِ، فَإِنِّي رَسُولُ اللهِ إِلَيْكَ وَإِلَى خَلْقِهِ. قَالَ: فَوَاللهِ مَا تَمَالَكْتُ حِينَ سَمِعْتُ قَوْلَهُ أَنْ أَسْلَمْتُ وَشَهِدْتُّ أَنْ لَّا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ۔

البدایۃ والنہایۃ لابن کثیر، فصل فی الاشارۃ الی شیء من الاحادیث الواردۃ فی فضائل عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ

ترجمہ: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے (اپنی خالہ کی دعوت اسلام پر) غور و فکر کیا۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی میرے ساتھ ملاقات ہوئی میں نے آپ کو وہ سارا واقعہ بتایا۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا: پیارے عثمان! آپ ایک سمجھ دار انسان ہیں آپ پر یہ حق مخفی نہیں اور وہ باطل (بھی مخفی نہیں) جو کہ ہماری قوم بتوں کی عبادت کی صورت میں کر رہی ہے۔ (آپ سوچیے) کیا یہ (بے جان بت) پتھر نہیں ہیں؟ جو نہ تو سنتے ہیں نہ دیکھتے ہیں نہ نقصان دے سکتے ہیں اور نہ نفع دے سکتے ہیں۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے کہا: بالکل یہ بت اسی طرح ہیں (جیسے آپ نے بیان کیا) حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آپ کی خالہ (سُعدیٰ بنت کُرَیز) نے بالکل سچ کہا۔ محمد بن عبد اللہ اللہ کے پیغمبر ہیں اللہ نے آپ کو اپنی مخلوق کی طرف رسول بنا کر بھیجا ہے۔ کیا خیال ہے ان کی خدمت میں آپ کو حاضر ہونا چاہیے؟ (یا نہیں)

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: عثمان! اللہ کی جنت کو قبول کرو (اس کی صورت یہ ہے کہ) میں اللہ کا رسول ہوں جو آپ کی طرف اور پوری کائنات کی طرف مبعوث ہوا ہوں۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کی قسم! جب میں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی بات کو سنا تو اسلام قبول نہ کرنے سے (کسی عقلی دلیل) کا مالک نہیں رہا۔ اور میں نے کلمہ شہادت (اللہ کی توحید اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عبدیت اور رسالت) کا اقرار کر لیا۔

فائدہ: وَیْحٌ ۔۔ صیغہ تَرَحُّم، اِشفاق اور تعجب۔ دوسرے کو رحمت و شفقت کا مستحق سمجھ کر یا کسی بات پر تعجب کرتے ہوئے کلام کرنا۔ کبھی کبھار ویل (ہلاکت) کے معنیٰ میں بھی استعمال ہوتا ہے۔

قبول اسلام:

امام حافظ ابو الفضل شہاب الدین احمد بن علی ابن حجر العسقلانی الشافعی رحمہ اللہ (ت: 852ھ) فرماتے ہیں:

قَالَ ابْنُ إِسْحَاقَ: كَانَ أَبُوْبَكْرٍ مُؤَلِّفًا لِقَوْمِهِ فَجَعَلَ يَدْعُو إِلَى الْإِسْلَامِ مَنْ يَّثِقُ بِهِ.

الاصابۃ فی تمییز الصحابہ، تحت الترجمۃ، عثمان بن عفان

ترجمہ: امام ابن اسحاق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ قوم قریش کو اسلام کی ترغیب دینے والے تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے محنت کر کے ان لوگوں کو اسلام میں داخل کیا جن پر آپ کو اعتماد تھا۔

چوتھے مسلمان:

امام ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب الشامی الطبرانی رحمہ اللہ (ت: 360ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَمْرٍو الْمَعَافِرِيِّ رَحِمَهُ اللهُ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا ثَوْرٍ الْفَهْمِيَّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يُحَدِّثُ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: إِنِّي لَرَابِعُ أَرْبَعَةٍ فِي الْإِسْلَامِ.

المعجم الکبیر للطبرانی، باب سنّ عثمانَ ووفاتہ رضی اللہ عنہ، رقم الحدیث: 124

ترجمہ: حضرت یزید بن عمرو المعافری رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ میں ابو ثور الفہمی رضی اللہ عنہ کو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہوئے سنا کہ میں اسلام قبول کرنے والے (مردوں میں سے) چوتھے نمبر پر ہوں۔

فائدہ: مردوں میں سے سب سے پہلے حضرت ابو بکر، حضرت علی اور حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہم اسلام قبول کیا۔ اور ان کے بعد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ مسلمان ہوئے۔

قبولِ اسلام کے بعد مصائب:

امام ابو الفرج نور الدین علی بن ابراہیم بن احمد الحلبی رحمہ اللہ (ت: 1044ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

لَمَّا أَسْلَمَ عُثْمَانُ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ أَخَذَهُ عَمُّهُ الْحَكَمُ بْنُ أَبِي الْعَاصِ بْنِ أُمَيَّةَ وَالِدُ مَرْوَانَ فَأَوْثَقَهُ كِتَافًا وَقَالَ: تَرْغَبُ عَنْ مِلَّةِ آبَائِكَ إِلَى دِيْنِ مُحَمَّدٍ؟ وَاللهِ لَا أُحُلُّكَ أَبَدًا حَتَّى تَدَعَ مَا أَنْتَ عَلَيْهِ. فَقَالَ عُثْمَانُ رَضِيَ الله عَنْهُ وَاللهِ لَا أَدَعُهُ أَبَدًا وَلَا أُفَارِقُهُ فَلَمَّا رَأَى الْحَكَمُ صَلَابَتَهُ فِي الْحَقِّ تَرَكَهُ.

انسان العیون فی سیرۃ الامین والمامون المعروف بسیرۃ الحلبیہ، باب ذکر اول الناس ایمانا بہ صلی اللہ علیہ وسلم

ترجمہ: جب حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ اسلام لائے تو آپ کے چچا حکم بن ابی العاص بن امیہ (جو کہ مروان بن حکم کے والد ہیں) نے آپ کو پکڑ کر رسیوں سے باندھ دیا اور کہا: آپ اپنے آباء و اجداد کا دین چھوڑ کر محمد کے دین کی اتباع کرتے ہیں؟۔ اللہ کی قسم! میں تجھے اس وقت تک نہیں چھوڑوں گا جب تک تو اس دین کو نہیں چھوڑے گا جس پر ابھی قائم ہے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! میں بھی کبھی اس دین کو نہیں چھوڑوں گا اور نہ اس سے جدا ہوں گا۔ جب چچا حکم بن ابی العاص نے آپ کی حق پر قائم رہنے کے لیے پختگی دیکھی تو اس نے آپ کو چھوڑ دیا۔

پہلا نکاح سیدہ رقیہ بنت رسول اللہ ﷺ سے:

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا نکاح سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا سے ہوا۔

امام حافظ عماد الدین ابو الفداء اسماعیل بن خطیب عمر بن کثیر الدمشقی رحمہ اللہ (ت:774ھ) روایت فرماتے ہیں:

وَأَمَّا رُقَيَّةُ فَكَانَ قَدْ تَزَوَّجَهَا أَوَّلًا ابْنُ عَمِّهَا عُتْبَةُ بْنُ أَبِي لَهَبٍ كَمَا تَزَوَّجَ أُخْتَهَا أُمَّ كُلْثُومٍ أَخُوهُ عُتَيْبَةُ بْنُ أَبِي لَهَبٍ ثُمَّ طَلَّقَاهُمَا قَبْلَ الدُّخُولِ بِهِمَا بُغْضَةً فِي رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ أَنْزَلَ اللهُ تَعَالَى: تَبَّتْ يَدَآ اَبِيْ لَهَبٍ وَّتَبَّ ۝ مَآ اَغْنٰى عَنْهُ مَالُهٗ وَمَا كَسَبَ ۝ سَيَصْلٰى نَارًا ذَاتَ لَهَبٍ ۝ وَّامْرَاَتُهٗ ۭ حَمَّالَةَ الْحَطَبِ ۝ فِيْ جِيْدِهَا حَبْلٌ مِّنْ مَّسَدٍ ۝ فَتَزَوَّجَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ رُقَيَّةَ، وَهَاجَرَتْ مَعَهُ إِلَى أَرْضِ الْحَبَشَةِ۔

البدایۃ والنہایۃ لابن کثیر، تحت فی ذکر اولادہ علیہ وعلیہم السلام

ترجمہ: سیدہ رقیہ (بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) کا نکاح اولاً آپ کے (والد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے) چچازاد عُتبہ بن ابی لہب سے ہوا۔ جیسا کہ آپ کی بہن سیدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا کا نکاح اولاً آپ کے (والد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے) چچازاد عُتَیبہ بن ابی لہب سے ہوا۔ رخصتی سے قبل ہی اُن دونوں (بھائیوں) نے اِن دونوں (بہنوں) کو طلاق دے دی۔ وجہ وہ بغض تھا جو انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس وقت ہوا جب سورۃ اللہب نازل ہوئی۔ چنانچہ حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا سے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے شادی کی اور سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا نے آپ کے ساتھ حبشہ کی طرف ہجرت بھی کی۔

خوبصورت ترین جوڑا:

امام ابو عبد اللہ محمد بن احمد بن ابی بکر الانصاری الجزرجی شمس الدین القرطبی رحمہ اللہ (ت:671ھ) نقل کرتے ہیں:

وَكَانَتْ نِسَاءُ قُرَيْشٍ يَقُلْنَ حِينَ تَزَوَّجَهَا عُثْمَانُ:

ترجمہ: جس وقت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شادی سیدہ رقیہ سے ہوئی تو قریشی خواتین یوں کہا کرتی تھیں:

أَحْسَنُ		شَخْصَيْنِ		رَأَى	إِنْسَانُ
خوبصورت	جوڑے	جنہیں	کسی	انسان	نے	دیکھا
رُقَيَّةُ		وَ		بَعْلُهَا	عُثْمَانُ
رقیہ	اور	ان	کے	شوہر	عثمان	ہیں

الجامع لاحکام القرآن المعروف بتفسیر القرطبی، تحت سورۃ الاحزاب، رقم الآیۃ:59

دوسرا نکاح سیدہ ام کلثوم بنت رسول اللہ ﷺ سے:

حضرت رقیہ بنت رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا نکاح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دوسری صاحبزادی حضرت ام کلثوم بنت رسول اللہ ﷺ سے ہوا۔

امام ابو عبد اللہ احمد بن محمد بن حنبل بن ھلال بن اسد الشیبانی رحمہ اللہ (ت: 241ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ أَوْحىٰ إِلَيَّ أَنْ أُزَوِّجَ كَرِيمَتَيَّ عُثْمَانَ.

فضائل الصحابۃ لاحمد بن حنبل، باب فضائل عثمان رضی اللہ عنہ، رقم الحدیث:837

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ عزوجل نے میری طرف یہ وحی فرمائی کہ میں اپنی دو صاحبزادیوں (سیدہ رقیہ اور سیدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہما) کی شادی عثمان سے کروں۔

امام ابو بکر محمد بن الحسین بن عبد اللہ الآجُرّی البغدادی رحمہ اللہ (ت 360ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَا زَوَّجْتُ عُثْمَانَ أُمَّ كُلْثُومٍ إِلَّا بِوَحْيٍ مِّنَ السَّمَاءِ.

الشریعۃ للآجری، باب ذکر تزویج عثمان رضی اللہ عنہ رقم الحدیث:1407

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے (اپنی صاحبزادی سیدہ) ام کلثوم کی شادی عثمان (رضی اللہ عنہ) سے وحی سماوی کی بنیاد پر کی ہے۔

امام ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب الشامی الطبرانی (ت 360ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ ..... إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِيَ عُثْمَانَ عِنْدَ بَابِ الْمَسْجِدِ، فَقَالَ: يَا عُثْمَانُ، هٰذَا جِبْرِيلُ يُخْبِرُنِي أَنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ زَوَّجَكَ أُمَّ كُلْثُومٍ عَلَى مِثْلِ صَدَاقِ رُقَيَّةَ۔

المعجم الکبیر للطبرانی، باب ام کلثوم بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم توفیت فی حیاتہ، رقم الحدیث:1063

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ایک طویل حدیث میں ہے کہ مسجد نبوی کے دروازے کے پاس اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی ملاقات حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے ہوئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عثمان! میرے پاس جبرائیل امین اس بات کی خبر دینے آئے ہیں کہ اللہ عزوجل نے آپ کا نکاح (میری بیٹی سیدہ) ام کلثوم سے اتنے ہی حق مہر پر کر دیا ہے جتنا (میری بیٹی سیدہ) رقیہ کا تھا۔

پہلی ہجرت حبشہ:

امام ابو محمد عبد الملک بن ہشام المعافری رحمہ اللہ (ت 213ھ یا 217ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

قَالَ ابْنُ إِسْحَاقَ: فَلَمَّا رَأَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يُصِيبُ أَصْحَابَهُ مِنَ الْبَلَاءِ وَمَا هُوَ فِيهِ مِنَ الْعَافِيَةِ بِمَكَانِهِ مِنَ اللهِ وَمِنْ عَمِّهِ أَبِي طَالِبٍ وَأَنَّهُ لَا يَقْدِرُ عَلَى أَنْ يَّمْنَعَهُمْ مِمَّا هُمْ فِيهِ مِنَ الْبَلَاءِ قَالَ لَهُمْ: لَوْ خَرَجْتُمْ إِلَى أَرْضِ الْحَبَشَةِ فَإِنَّ بِهَا مَلِكًا لَا يُظْلَمُ عِنْدَهُ أَحَدٌ وَهِيَ أَرْضُ صِدْقٍ حَتّٰى يَجْعَلَ اللهُ لَكُمْ فَرَجًا مِمَّا أَنْتُمْ فِيهِ. فَخَرَجَ عِنْدَ ذٰلِكَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أَرْضِ الْحَبَشَةِ ..... فَكَانَتْ أَوَّلَ هِجْرَةٍ كَانَتْ فِي الْإِسْلَامِ. وَكَانَ أَوَّلَ مَنْ خَرَجَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ مِنْ بَنِي أُمَيَّةَ بْنِ عَبْدِ شَمْسِ بْنِ عَبْدِ مَنَافِ ابْنِ قُصَيِّ بْنِ كِلَابِ بْنِ مُرَّةَ بْنِ كَعْبِ بْنِ لُؤَيِّ بْنِ غَالِبِ بْنِ فِهْرٍ:

عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ بْنِ أُمَيَّةَ مَعَهُ امْرَأَتُهُ رُقَيَّةُ بِنْتُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

السیرۃ النبویۃ لابن ھشام، تحت من ھاجر وا الھجرۃ الاولیٰ الی الحبشۃ

ترجمہ: امام ابن اسحاق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ان تکالیف / مصائب اور کڑی آزمائشوں کو دیکھا جو آپ کے صحابہ پر آ رہی تھیں اگرچہ آپ خود اللہ (مسبب الاسباب) کی حفاظت اور (تحت الاسباب) چچا ابو طالب کی وجہ سے (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی بنسبت) عافیت میں تھے۔ مگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے یہ ممکن نہیں تھا کہ اپنے اصحاب کو بھی محفوظ رکھ سکتے۔ تب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے فرمایا: آپ لوگ سرزمین حبشہ کی طرف (ہجرت کر کے) چلے جاؤ کیونکہ وہاں کا بادشاہ کسی پر ظلم نہیں کرتا اور وہ سچے لوگوں کا ٹھکانہ ہے۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ آپ لوگوں کے لیے اس آزمائش سے چھٹکارا پیدا فرمادے۔ جس میں اب گرفتار ہو۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس حکم کو سن کر اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے سرزمین حبشہ کی طرف ہجرت کی۔ یہ اسلام کی سب سے پہلی ہجرت تھی اور مسلمانوں میں سے سب سے پہلے جس شخص نے ہجرت کی وہ بنو امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لؤی بن غالب بن فہر کے چشم و چراغ حضرت عثمان بن عفان بن ابی العاص بن امیہ رضی اللہ عنہ تھے آپ کے ہمراہ آپ کی اہلیہ محترمہ سیدہ رقیہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھیں۔

فائدہ: ہجرت حبشہ اسلام کی پہلی ہجرت اور اس کے پہلے مہاجر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ہیں۔

دوسری ہجرت حبشہ:

امام عزالدین عبد العزیز بن محمد بن ابراہیم ابن جماعۃ الکنانی الدمشقی رحمہ اللہ (ت:767ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

وَأَقَامُوا بِالْحَبَشَةِ فِي أَحْسَنِ جِوَارٍ فَبَلَغَهُمْ أَنَّ أَهْلَ مَكَّةَ. أَسْلَمُوا فَرَجَعُوا إِلَى مَكَّةَ۔۔۔ فَأَذِنَ لَهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْخُرُوجِ إِلَى أَرْضِ الْحَبَشَةِ مَرَّةً ثَانِيَةً. فَقَالَ عُثْمَانُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، فَهِجْرَتُنَا الْأُولَى وَهٰذِهِ إِلَى النَّجَاشِيِّ، وَلَسْتَ مَعَنَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنْتُمْ مُهَاجِرُونَ إِلَى اللّٰهِ وَإِلَيَّ. لَكُمْ هَاتَانِ الْهِجْرَتَانِ جَمِيعًا. فَقَالَ عُثْمَانُ: فَحَسْبُنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ. وَهَاجَرُوا إِلَى الْحَبَشَةِ.

المختصر الکبیر فی سیرۃ الرسول صلی اللہ علیہ وسلم، تحت ذکر الھجرتین الی الحبشۃ

ترجمہ: جو لوگ ہجرت کر کے حبشہ پہنچے وہ وہاں اچھے ماحول میں زندگی گزار رہے تھے (ایک روز کہیں سے) انہیں یہ خبر ملی کہ کفار مکہ اسلام قبول کر لیا ہے۔ (خبر سننے کے بعد) وہ لوگ واپس مکہ کی جانب لوٹے...... (یہاں آکر معلوم ہوا کہ جو خبر پہنچی تھی وہ درست نہیں تھی بلکہ مکہ کے کفار و مشرکین اب بھی اسلام دشمنی پر ویسے ہی قائم ہیں۔ ان لوگوں نے دوبارہ عرض کی کہ ہمیں حبشہ جانے کی اجازت دی جائے۔)...... آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو دوبارہ حبشہ ہجرت کرنے کی اجازت دے دی۔ اس موقع پر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ عرض کی: اے اللہ کے رسول! ہماری پہلی اور یہ دوسری ہجرت شاہ حبشہ نجاشی کی طرف ہو رہی ہے کیونکہ آپ ہمارے ساتھ نہیں ہیں۔ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آپ لوگ اللہ اور میری طرف ہجرت کرنے والے ہیں یہ دونوں ہجرتیں آپ کے حق میں عند اللہ و عند الرسول مقبول ہیں۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے اللہ کے رسول! ہمیں یہی بات کافی

ہے (کہ آپ نے اس ہجرت کو اللہ اور اس کے رسول کی طرف ہجرت قرار دیا ہے) اور پھر حبشہ کی جانب ہجرت کی۔

ہجرتِ مدینہ منورہ:

امام حافظ ابو الفضل شہاب الدین احمد بن علی ابن حجر العسقلانی الشافعی رحمہ اللہ (ت:852ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

وَكَانَ عُثْمَانُ مِمَّنْ رَجَعَ مِنَ الْحَبَشَةِ فَهَاجَرَ مِنْ مَكَّةَ إِلَى الْمَدِينَةِ وَمَعَهُ زَوْجَتُهُ رُقَيَّةُ بِنْتُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

فتح الباری شرح صحیح البخاری، رقم الحدیث:3927

ترجمہ: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا شمار ان لوگوں میں ہوتا ہے جو حبشہ سے واپس مکہ لوٹے۔ اور پھر مکہ سے مدینہ کی طرف اپنی اہلیہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا سمیت ہجرت کی۔

امام ابو الحسن علی بن ابی الکرم محمد بن محمد بن عبد الکریم بن عبد الواحد الشیبانی عز الدین ابن الاثیر الجزری رحمہ اللہ (ت:630ھ) روایت نقل کرتے ہیں۔

وَهَاجَرَا كِلَاهُمَا إِلَى الْأَرْضِ الْحَبَشَةِ الْهِجْرَتَيْنِ ثُمَّ إِلَى مَكَّةَ وَهَاجَرَا إِلَى الْمَدِينَةِ۔

اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ، رقم الحدیث:995

ترجمہ: حضرت عثمان اور سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہما دونوں نے حبشہ کی طرف دو مرتبہ ہجرت کی ہے پھر وہاں سے مکہ واپس آئے اور مکہ سے مدینہ کی طرف ہجرت فرمائی۔

عقدِ موالات:

عرب میں ایک طریقہ "عقدِ موالات" کا رائج تھا یعنی غیر قبیلہ کا کوئی آدمی کسی اور قبیلہ میں پہنچتا اور معاہدہ کر کے اس قبیلہ میں داخل ہو جاتا اور اس کے بعد اسی قبیلہ کی طرف منسوب ہوتا، اس کے بعد وہ شخص صلح اور جنگ میں اسی قبیلے کے ساتھ شریک رہتا، اس شخص کے مرنے کے بعد اس کا ترکہ بھی اسی قبیلہ میں تقسیم کیا جاتا۔ اس عقد موالات میں حق و انصاف کے بجائے خواہ قبیلہ والے غلط، ناانصافی بلکہ ظلم بھی کر رہے ہوں بہر حال اسی قبیلہ کی طرف داری اور حمایت ضروری ہوتی تھی اسلام نے اسے ختم فرما دیا اور یہ تعلیم دی کہ ہر حال میں حق اور انصاف کا ساتھ دو یہاں تک کہ اگر وہ تمہارے اپنوں کے خلاف ہی ہو۔

عقدِ مؤاخات:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عقدِ موالات کے بجائے عقدِ مؤاخات کا طریقہ جاری فرمایا اور افراد کی ہم مزاجی کا خیال فرماتے ہوئے ایک مہاجر کو ایک انصاری کا نام بنام بھائی قرار دیا۔

امام ابو محمد عبد الملک بن ہشام المعافری رحمہ اللہ (ت 213ھ یا 217ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

وَنَزَلَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ عَلَى أَوْسِ بْنِ ثَابِتِ بْنِ الْمُنْذِرِ أَخِي حَسَّانِ بْنِ ثَابِتٍ فِي دَارِ بَنِي النَّجَّارِ فَلِذٰلِكَ كَانَ حَسَّانُ يُحِبُّ عُثْمَانَ وَيَبْكِيهِ حِينَ قُتِلَ.

السیرۃ النبویۃ لابن ھشام، تحت منزل عثمان رضی اللہ عنہ

ترجمہ: حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ (جب مکہ سے ہجرت کر کے مدینہ تشریف لائے تو) بنو نجّار کے محلے میں حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کے بھائی حضرت اوس بن ثابت رضی اللہ عنہ کے پاس آ کر ٹھہرے۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کو حضرت عثمان سے بے پناہ محبت تھی جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو شہید کیا گیا تو حضرت حسان رضی اللہ عنہ آپ پر بہت روئے۔

امام ابو عبد اللہ محمد بن سعد بن منیع الہاشمی البغدادی رحمہ اللہ (ت:230ھ) روایت نقل کرتے ہیں۔

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: آخَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَوْسِ بْنِ ثَابِتٍ وَعُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ.

الطبقات الکبریٰ لابن سعد، تحت الترجمۃ اوس بن ثابت رضی اللہ عنہ

ترجمہ: حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت اوس بن ثابت اور عثمان بن عفان رضی اللہ عنہما کے درمیان عقد مواخات قائم فرمائی۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی سخاوت

آپ کو اللہ نے مال و دولت سے خوب نوازا تھا اور آپ اس کو راہ خدا میں بڑی فیاضی سے خرچ فرماتے۔ مشکل حالات میں آپ نے مسلمانوں کے لیے ان کی روزمرہ کی ضروریات کو پورا کیا۔ مثلاً: مسجد کی توسیع کرائی، ٹھنڈے میٹھے پانی کے کنویں وقف کیے، غزوات میں شرکت اور اس میں اسلحہ، سواریاں اور فوجی راشن کا بندوبست کیا۔

[1]: مسجد نبوی کی توسیع

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد نبوی میں توسیع کا ارادہ کیا۔ ایک انصاری کی زمین مسجد کے قریب تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے زمین خریدنے کی بات کی تو انہوں نے اپنی کسی مجبوری کے تحت عذر کیا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو جب اس بات کا علم ہوا تو آپ رضی اللہ عنہ نے ان انصاری سے بات کی اور دس ہزار درہم میں وہ زمین خرید کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کی جسے مسجد نبوی میں شامل کر دیا گیا۔

چنانچہ امام ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب الشامی الطبرانی (ت 360ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

عَنْ زِيَادِ بْنِ أَبِي الْمَلِيحِ، عَنْ أَبِيهِ أَبِي الْمَلِيحِ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِصَاحِبِ الْبُقْعَةِ الَّتِي زِيدَتْ فِي مَسْجِدِ الْمَدِينَةِ، وَكَانَ صَاحِبُهَا رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَكَ بِهَا بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ." فَقَالَ: لَا. فَجَاءَ عُثْمَانُ، فَقَالَ لَهُ: "لَكَ بِهَا عَشَرَةُ آلَافٍ فَاشْتَرَاهَا مِنْهُ، ثُمَّ جَاءَ عُثْمَانُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! اشْتَرِ مِنِّي الْبُقْعَةَ الَّتِي اشْتَرَيْتُهَا مِنَ الْأَنْصَارِيِّ، فَاشْتَرَاهَا مِنْهُ بِبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ. فَقَالَ عُثْمَانُ: إِنِّي اشْتَرَيْتُهَا بِعَشَرَةِ آلَافِ دِرْهَمٍ. فَوَضَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبِنَةً، ثُمَّ دَعَا أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَوَضَعَ لَبِنَةً، ثُمَّ دَعَا عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَوَضَعَ لَبِنَةً، ثُمَّ جَاءَ عُثْمَانُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَوَضَعَ لَبِنَةً، ثُمَّ قَالَ لِلنَّاسِ: ضَعُوا فَوَضَعُوا.

(المعجم الکبیر للطبرانی: ج1 ص220 رقم الحدیث 522)

ترجمہ: زیاد بن ابو الملیح اپنے والد ابو الملیح (عامر بن اسامہ بن عمیر) سے اور وہ اپنے والد (حضرت اسامہ بن عمیر بن عامر الھذلی رضی اللہ عنہ) سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان انصاری صحابی سے جن کی زمین مسجد نبوی کے قریب تھی- جسے بعد میں مسجد کا حصہ بنا دیا گیا- فرمایا کہ یہ زمین ہمیں دے دو اس کے بدلے تمہیں جنت میں گھر ملے گا۔ اس انصاری نے (اپنی کسی ضرورت کی وجہ سے) معذرت کی۔ تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اس انصاری کے پاس تشریف لے گئے اور انہیں فرمایا: میں اس زمین کے بدلے تمہیں دس ہزار درہم دیتا ہوں (تم مجھے یہ ٹکڑا فروخت کر دو۔ چنانچہ وہ انصاری راضی ہوا) تو آپ رضی اللہ عنہ نے وہ زمین ان سے خرید لی۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی: یارسول اللہ! آپ مجھ سے وہ زمین کا ٹکڑا خرید لیں جو آپ اس انصاری سے خریدنا چاہتے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے وہ ٹکڑا جنت کے ایک گھر کے بدلے میں خرید لیا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ میں نے یہ ٹکڑا دس ہزار درہم کے بدلے میں خریدا ہے۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (زمین کے اس ٹکڑے کو مسجد میں شامل کرتے ہوئے) ایک اینٹ رکھی۔ پھر حضرت

ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو بلایا تو انہوں نے بھی ایک اینٹ رکھی۔ پھر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو بلایا تو انہوں نے بھی ایک اینٹ رکھی۔ پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو انہوں نے بھی ایک اینٹ رکھی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بقیہ لوگوں سے فرمایا کہ وہ بھی ایک ایک اینٹ رکھیں۔ چنانچہ لوگوں نے بھی ایک ایک اینٹ رکھی۔

[2]: میٹھے پانی کا کنواں

امام ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب الشامی الطبرانی رحمہ اللہ (ت: 360ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بِشْرِ بْنِ بَشِيرٍ الْأَسْلَمِيِّ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: لَمَّا قَدِمَ الْمُهَاجِرُونَ الْمَدِينَةَ اسْتَنْكَرُوا الْمَاءَ وَكَانَتْ لِرَجُلٍ مِنْ بَنِي غِفَارٍ عَيْنٌ يُقَالُ لَهَا رُومَةُ وَكَانَ يَبِيعُ مِنْهَا الْقِرْبَةَ بِمُدٍّ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «بِعْنِيهَا بِعَيْنٍ فِي الْجَنَّةِ» فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ لَيْسَ لِي، وَلَا لِعِيَالِي غَيْرُهَا، لَا أَسْتَطِيعُ ذَلِكَ، فَبَلَغَ ذَلِكَ عُثْمَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَاشْتَرَاهَا بِخَمْسَةٍ وَثَلَاثِينَ أَلْفَ دِرْهَمٍ، ثُمَّ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ أَتَجْعَلُ لِي مِثْلَ الَّذِي جَعَلْتَهُ له عَيْنًا فِي الْجَنَّةِ إِنِ اشْتَرَيْتُهَا؟ قَالَ: «نَعَمْ»، قَالَ: قَدِ اشْتَرَيْتُهَا وَجَعَلْتُهَا لِلْمُسْلِمِينَ.

المعجم الکبیر للطبرانی، رقم الحدیث: 1226

ترجمہ: حضرت ابو سلمہ بشر بن بشیر اسلمی اپنے والد حضرت بشیر اسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ جب مہاجرین (مکہ سے ہجرت کر کے) مدینہ منورہ تشریف لائے تو یہاں کے پانی (کے ذائقے) کو کچھ عجیب سا محسوس کیا۔ قبیلہ بنو غفار کے ایک شخص کا میٹھے پانی کا کنواں تھا جس کا نام رومہ تھا۔ وہ ایک مشکیزہ ایک مُد (68 تولہ 3 ماشہ) کے بدلے میں فروخت کرتا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ آپ یہ کنواں جنت کے چشمے کے بدلے ہمیں بیچ دو۔ یعنی راہ خدا میں وقف کر دو۔ وہ کہنے لگا کہ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! میرے اور میرے گھر والوں کے لیے اس کے علاوہ کوئی (ذریعہ روزگار) نہیں ہے۔ اس لیے میرے لیے اسے وقف کرنا ممکن نہیں۔ یہ بات حضرت عثمان رضی اللہ عنہ تک پہنچی تو آپ رضی اللہ عنہ نے وہ کنواں 35 ہزار دراہم کا خرید لیا۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی: اے اللہ کے رسول! (صلی اللہ علیہ وسلم) اگر میں یہ کنواں خرید لوں (اور راہ خدا میں وقف کر دوں) تو کیا آپ مجھے اس کے بدلے جنت میں ایک چشمہ (ملنے کی ضمانت) دیتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جی ہاں۔ اس پر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے عرض کی اے اللہ کے رسول! (میں آپ کو گواہ بنا کر یہ بات کہتا ہوں کہ) میں نے وہ کنواں خرید کر (بطور خاص) مسلمانوں کے لیے وقف کر دیا ہے۔

امام حافظ ابو الفضل شہاب الدین احمد بن علی ابن حجر العسقلانی الشافعی رحمہ اللہ (ت: 852ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَحْفِرُ بِئْرَ رُومَةَ فَلَهُ الْجَنَّةُ فَحَفَرَهَا عُثْمَانُ.

فتح الباری شرح صحیح البخاری، باب مناقب عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ

ترجمہ: اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص رومہ نامی کنواں (خرید کر راہ خدا میں) وقف کرے گا (اس کے بدلے میں) اس کے لیے جنت ہے چنانچہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے وہ کنواں (خرید کر راہ خدا میں) وقف کر دیا۔

غزوات میں شرکت

آپ رضی اللہ عنہ شجاعت کے پیکر تھے۔ آپ نے زمانہ نبوی میں تقریباً تمام غزوات میں بنفس نفیس شرکت کی۔

غزوہ بدر:

17 رمضان المبارک سن 2 ہجری آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ساتھ تین سو سے زائد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو لے کر مدینہ منورہ سے تقریباً 150 کلومیٹر دور "بدر" کے مقام پر تشریف لے گئے۔ جہاں کفر و اسلام کا پہلا باضابطہ معرکہ لڑا گیا۔ باقی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی طرح حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور بدر کی طرف چلنے کی اجازت مانگی۔ یہ وہ دن تھے کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا شدید بیمار تھیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو نگ بدر میں شرکت کی اجازت نہ دی بلکہ انہیں اپنی زوجہ کی خدمت پر مامور فرمایا۔ بالآخر سن 2 ہجری 19 رمضان المبارک بروز اتوار سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا کی وفات ہو گئی۔

امام احمد بن یحیٰ بن جابر بن داود البلاذری رحمہ اللہ (ت: 279ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

وَتَوَفِّيَتْ فِي أَيَّامِ بَدْرٍ، وَهِيَ عِنْدَ عُثْمَانَ. وَدُفِنَتْ بِالْبَقِيعِ. وَصَلَّى عَلَيْهَا عُثْمَانُ. وَغَسَّلَتْهَا أُمُّ أَيْمَنَ. وَلَمْ يَحْضُرْهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. وَيُقَالُ إِنَّ زَيْدَ بْنَ حَارِثَةَ قَدِمَ الْمَدِينَةَ بِخَبَرِ بَدْرٍ حِينَ سَوَّى عَلَى رُقَيَّةَ التُّرَابَ.

انساب الاشراف للبلاذری، تحت رقیہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

ترجمہ: سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا نے بدر والے موقع پر وفات پائی۔ آپ رضی اللہ عنہا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھیں۔ آپ کو (مسجد نبوی کے متصل قبرستان) بقیع میں دفن کیا گیا۔ آپ کی نماز جنازہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے پڑھائی اور غسل حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا نے دیا۔ آپ کی نماز جنازہ کے موقع پر اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم موجود نہیں تھے (کیونکہ بدر تشریف لے گئے تھے) یہ بات بھی ذکر کی گئی ہے کہ جب حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ بدر کی فتح کی خوشخبری سنانے کے لیے مدینہ پہنچے تو اس وقت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اپنی اہلیہ سیدہ رقیہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر کی مٹی برابر کر رہے تھے۔

امام ابو عبد اللہ احمد بن محمد بن حنبل بن ہلال بن اسد الشیبانی رحمہ اللہ (ت: 241ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

إِنِّي تَخَلَّفْتُ يَوْمَ بَدْرٍ فَإِنِّي كُنْتُ أُمَرِّضُ رُقَيَّةَ بِنْتَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى مَاتَتْ وَقَدْ ضَرَبَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَهْمِي وَمَنْ ضَرَبَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَهْمِهِ فَقَدْ شَهِدَ.

مسند احمد، مسند عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ، رقم الحدیث: 490

ترجمہ: (حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا) میں غزوہ بدر میں شریک نہیں ہوا اس کی وجہ یہ ہے کہ میں (اپنی اہلیہ) رقیہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تیمارداری میں مصروف رہا۔ حتیٰ کہ وہ (اپنی بیماری کے باعث) وفات پا گئیں اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا مال غنیمت میں حصہ مقرر فرمایا۔ اور جس شخص کا اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے حصہ مقرر فرمایا یہ اس بات کی دلیل ہے کہ وہ اس غزوہ میں شریک رہا۔

امام ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل البخاری رحمہ اللہ (ت:256ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ إِنَّمَا تَغَيَّبَ عُثْمَانُ عَنْ بَدْرٍ فَإِنَّهُ كَانَتْ (كَانَ) تَحْتَهُ بِنْتُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتْ مَرِيضَةً فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لَكَ أَجْرَ رَجُلٍ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا وَسَهْمَهُ.

صحیح البخاری، باب اذا بعث الامام رسولا فی حاجۃ او امرہ بالمقام ھل یسھم لہ، رقم الحدیث:3130

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ غزوہ بدر میں (اس لیے) شریک نہیں ہوئے کیونکہ آپ رضی اللہ عنہ کے نکاح میں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی (سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا) تھیں۔ اور وہ ان دنوں بیمار تھیں۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عثمان! آپ کے لیے ہر اس شخص کے برابر اجر اور مال غنیمت کا حصہ ہے جو غزوہ بدر میں شریک ہوا۔

غزوہ احد:

آپ رضی اللہ عنہ نے غزوہ احد میں بھی شرکت فرمائی۔ اس کی تفصیل آگے آ رہی ہے۔

غزوہ غَطفَان میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مدینہ میں نائب:

سن 3 ہجری میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ سے "نجد" کی طرف تشریف لے گئے جہاں قبیلہ بنو غطفان رہائش پذیر تھا۔

امام ابو محمد جمال الدین عبد الملک بن ہشام بن ایوب الحمیری المعافری رحمہ اللہ (ت:213ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

قَالَ ابْنُ إِسْحَاقَ: فَلَمَّا رَجَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وسلَّم مِنْ غَزْوَةِ السَّوِيقِ أَقَامَ بِالْمَدِينَةِ بَقِيَّةَ ذِي الْحِجَّةِ ....ثُمَّ غَزَا نَجْدًا، يُرِيدُ غَطَفَانَ وَهِيَ غَزْوَةُ ذِي أَمَرَّ. قَالَ ابْنُ هِشَامٍ: وَاسْتَعْمَلَ عَلَى الْمَدِينَةِ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ.

السیرۃ النبویۃ لابن ھشام، تحت سنۃ ثلاث من الھجرۃ

ترجمہ: امام ابن اسحاق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ سویق سے واپس تشریف لائے تو ذوالحج کے بقیہ ایام مدینہ منورہ میں گزارے...... پھر آپ نجد کی جانب بغرض جہاد تشریف لے گئے آپ کا ارادہ غطفان کا تھا جسے غزوہ ذی اَمَرَّ بھی کہتے ہیں۔ امام ابن ہشام رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس موقع پر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو مدینہ منورہ کا قائم مقام حاکم مقرر فرمایا۔

غزوہ ذات الرقاع میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مدینہ میں نائب:

سن 7 ہجری میں غزوہ ذات الرقاع پیش آیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ سے "ذات الرقاع" کی طرف تشریف لے گئے۔

امام ابوالحسن علی بن ابی الکرم محمد بن محمد بن عبد الکریم بن عبد الواحد الشیبانی عز الدین ابن الاثیر الجزری رحمہ اللہ (ت:630ھ) روایت نقل کرتے ہیں۔

أَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ بَعْدَ بَنِي النَّضِيرِ شَهْرَيْ رَبِيعٍ، ثُمَّ غَزَا نَجْدًا يُرِيدُ بَنِي مُحَارِبٍ وَبَنِي

ثَعْلَبَةَ مِنْ غَطَفَانَ........وَهِيَ غَزْوَةُ الرِّقَاعِ، سُمِّيَتْ بِذَلِكَ لِأَجْلِ جَبَلٍ كَانَتِ الْوَقْعَةُ بِهِ، فِيهِ سَوَادٌ وَبَيَاضٌ وَحُمْرَةٌ فَاسْتَخْلَفَ عَلَى الْمَدِينَةِ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ۔

الکامل فی التاریخ، تحت غزوۃ ذات الرقاع

ترجمہ: اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ بنو نضیر کے بعد دو مہینے ربیع الاول ربیع الثانی مدینہ منورہ میں رہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم بارادہ جہاد نجد کی طرف تشریف لے گئے جہاں قبیلہ بنو غطفان کی دو بڑی شاخوں بنو محارب اور بنو ثعلبہ سے معرکہ پیش آیا.......... یہ غزوہ ذات الرقاع کہلاتا ہے۔ اسے ذات الرقاع کہنے کی وجہ یہ ہے کہ جس مقام پر معرکہ پیش آیا وہاں ایک پہاڑ تھا جس پر سیاہ، سفید اور سرخ پتھر موجود تھے۔ اس غزوہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو مدینہ منورہ کا قائم مقام حاکم بنایا۔

صلح حدیبیہ اور بیعتِ رضوان:

[1]: 6 ہجری میں رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب میں دیکھا کہ آپ اپنے صحابہ کے ہمراہ مکہ معظمہ تشریف لے گئے اور کعبۃ اللہ کا طواف کیا اس کے بعد کسی نے سر کے بال منڈوائے اور کسی نے کتروائے۔ آپ نے یہ خواب صحابہ کو سنایا سب نہایت خوش ہوئے۔ اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسی سال ذوالقعدہ کے مہینے میں عمرہ کے ارادہ سے مکہ معظمہ کا سفر شروع کیا۔ آپ کے ہمراہ جماعت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی تعداد 1400 اور 1500 کے درمیان ہے۔ مقام ذوالحلیفہ پہنچ کر سب نے احرام باندھا، پھر آگے حدیبیہ تک پہنچے، کفار مکہ نے مزاحمت کی کہ ہم مکہ نہیں آنے دیں گے۔

[2]: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو اپنا نمائندہ بنا کر سردارانِ قریشِ مکہ کے پاس بھیجا کہ ہم لڑنے نہیں ائے بلکہ بیت اللہ کی زیارت کرنے آئے ہیں، زیارت کر کے چلے جائیں گے۔

[3]: قریشِ مکہ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو کہا کہ آپ طواف کر لیں لیکن ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو طواف کی بیت اللہ میں آنے کی اجازت نہیں دیں گے۔

[4]: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اس بات پر راضی نہ ہوئے تو قریشِ مکہ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور ان کے ہمراہ جانے والے صحابہ کرام رضی اللہ عنہ کو مکہ ہی میں روک لیا۔ ادھر یہ خبر مشہور ہو گئی جی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھیوں کو شہید کر دیا گیا ہے۔

[5]: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جب شہادتِ عثمان رضی اللہ عنہ کی یہ خبر پہنچی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے بیعت لی کہ ہم حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا بدلہ لیے بغیر واپس نہیں جائیں گے۔

اس حوالے سے چند تصریحات ملاحظہ ہوں:

امام ابو محمد جمال الدین عبد الملک بن ہشام بن ایوب الحمیری المعافری رحمہ اللہ (ت:213ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

دَعَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ، فَبَعَثَهُ إِلَى أَبِي سُفْيَانَ وَأَشْرَافِ قُرَيْشٍ، يُخْبِرُهُمْ أَنَّهُ لَمْ يَأْتِ لِحَرْبٍ وَإِنَّهُ إِنَّمَا جَاءَ زَائِرًا لِهَذَا الْبَيْتِ، وَمُعَظِّمًا لِحُرْمَتِهِ۔

السیرۃ النبویۃ لابن ھشام، تحت عثمان رسول محمد الی قریش

ترجمہ: اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو بلایا اور آپ کو سرداران قریش بالخصوص ابوسفیان کے پاس یہ پیغام دے کر بھیجا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے ساتھ لڑنے کی نیت سے نہیں آئے بلکہ بیت اللہ کی زیارت (بصورتِ عمرہ) کرنے آئے ہیں ہم اس کی حرمت کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے اس کی تعظیم کریں گے۔

فائدہ: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ مکہ پہنچے اور ان کو یہ بات سمجھانے کی بھرپور کوشش کی لیکن کفار مکہ نے ضد کی وجہ سے اسے قبول کرنے سے صاف صاف انکار کر دیا۔

امام ابو محمد جمال الدین عبد الملک بن ہشام بن ایوب الحمیری المعافری رحمہ اللہ (ت:213ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

قَالَ ابْنُ إِسْحَاقَ: فَخَرَجَ عُثْمَانُ إِلَى مَكَّةَ فَلَقِيَهُ أَبَانُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ حِينَ دَخَلَ مَكَّةَ، أَوْ قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَهَا، فَحَمَلَهُ بَيْنَ يَدَيْهِ، ثُمَّ أَجَارَهُ حَتَّى بَلَّغَ رِسَالَةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَانْطَلَقَ عُثْمَانُ حَتَّى أَتَى أَبَا سُفْيَانَ وَعُظَمَاءَ قُرَيْشٍ، فَبَلَّغَهُمْ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَرْسَلَهُ بِهِ، فَقَالُوا لِعُثْمَانَ حِينَ فَرَغَ مِنْ رِسَالَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهِمْ: إِنْ شِئْتَ أَنْ تَطُوفَ بِالْبَيْتِ فَطُفْ، فَقَالَ: مَا كُنْتُ لِأَفْعَلَ حَتَّى يَطُوفَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. وَاحْتَبَسَتْهُ قُرَيْشٌ عِنْدَهَا، فَبَلَغَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُسْلِمِينَ أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ قَدْ قُتِلَ.

السیرۃ النبویۃ لابن ھشام، تحت اشاعۃ مقتل عثمان

ترجمہ: امام ابن اسحاق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ مکہ مکرمہ تشریف لے گئے جب آپ مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے یا اس سے پہلے آپ کی ملاقات ابان بن سعید (بعد میں مسلمان ہو گئے تھے۔ رضی اللہ عنہ) سے ہوئی۔ ابان بن سعید نے آپ کو اپنی سواری پر سوار کیا اور بیت اللہ کے قریب لے گئے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے ان تک اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا پیغام پہنچایا۔ اس کے بعد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ قریش کے سرداروں بالخصوص ابوسفیان بن حرب (بعد میں مسلمان ہو گئے تھے۔ رضی اللہ عنہ) کے پاس تشریف لے گئے۔ اور ان کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ پیغام پہنچایا جو آپ کو دے کر بھیجا گیا تھا۔ جب آپ رضی اللہ عنہ نے پیغام پہنچا دیا تو سردار کہنے لگے: عثمان! اگر آپ بیت اللہ کا طواف کرنا چاہو تو کر سکتے ہو۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بغیر میں کسی صورت طواف نہیں کروں گا۔ آپ کے اس جواب پر قریشیوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور آپ کے ہمراہ (دس) صحابہ کرام کو قید کر دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تک یہ (غلط) خبر پہنچی کہ کفار مکہ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور ان کے ہمراہ صحابہ کرام کو شہید کر دیا ہے۔

امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورۃ الترمذی رحمہ اللہ (ت:279ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: لَمَّا أُمِرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَيْعَةِ الرِّضْوَانِ كَانَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ رَسُولَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أَهْلِ مَكَّةَ قَالَ: فَبَايَعَ النَّاسَ، قَالَ: فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِنَّ عُثْمَانَ فِي حَاجَةِ اللَّهِ وَحَاجَةِ رَسُولِهِ». فَضَرَبَ بِإِحْدَى يَدَيْهِ عَلَى الأُخْرَى، فَكَانَتْ يَدُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعُثْمَانَ خَيْرًا مِنْ أَيْدِيهِمْ لِأَنْفُسِهِمْ.

جامع الترمذی، رقم الحدیث:3702

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب (اللہ رب العزت کی طرف سے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بیعت رضوان کا حکم دیا گیا۔ تو اس وقت حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قاصد اور سفیر بن کر مکہ والوں کے پاس گئے ہوئے تھے۔ راوی کہتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں سے بیعت لی۔ اور فرمایا: عثمان؛ اللہ اور اس کے رسول کے کام میں مصروف ہے۔ اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ایک مبارک ہاتھ کو (حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا ہاتھ قرار دے کر) دوسرے مبارک ہاتھ پر رکھا۔ راوی فرماتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے لیے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا مبارک ہاتھ لوگوں کے اپنے ہاتھوں سے بہت بہتر تھا۔

فائدہ: بعد میں پتہ چلا کہ شہادت ع والی خبر سچی نہ تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ کفار کے کچھ لوگوں کو قید کرو، چنانچہ قید کرلیا۔ تب کافروں نے مجبور ہو کر آپ رضی اللہ عنہ اور آپ کے ساتھیوں کو رہا کیا اور اس کے بدلے اپنے لوگوں کو رہا کروایا۔

غزوہ تبوک میں سامان جہاد کی فراہمی:

سن 9 ہجری ماہ رجب المرجب میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ سے شام کی طرف تقریباً 670 کلومیٹر کے فاصلے پر "تبوک" تشریف لے گئے۔ تبوک ایک چشمہ یا پہاڑی کا نام ہے۔ اس کے قریب علاقے کو تبوک کہہ دیا جاتا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر پہنچی کہ قیصر روم کے حکم سے قبیلہ غسان جو کہ عیسائی ہیں، مدینہ منورہ پر حملہ آور ہونا چاہتے ہیں۔ یہ اطلاع ان لوگوں نے آ کر دی جو زیتون لینے کے لئے روم گئے تھے۔ واپسی پر انہوں نے مدینہ منورہ یہ خبر پہنچائی کہ رومیوں نے بہت بڑی فوج اکٹھی کر لی ہے جس میں غسان عرب اور رومی بہت بڑی تعداد میں ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے جانثاران صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو حکم فرمایا کہ خوب تیاری کی جائے۔

یہ انتہائی سخت تنگی کا زمانہ تھا، پھل پک چکے تھے اور عرب کا سارا دارومدار کھجور کی فصل پر ہوتا تھا اس لئے مسلمانوں کے لئے بہت مشکل تھا اسی لئے اس غزوہ کو "غزوہ ذات العسرۃ" بھی کہا جاتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لیے مالی تعاون کا حکم دیا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے جس کی جتنی وسعت تھی اس نے اس کے مطابق بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔

اس موقع پر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے مقدار اور تعداد میں بہت زیادہ مال دیا۔

امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورۃ الترمذی رحمہ اللہ (ت: 279ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ خَبَّابٍ قَالَ: شَهِدْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَحُثُّ عَلَى جَيْشِ الْعُسْرَةِ فَقَامَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ عَلَيَّ مِائَةُ بَعِيرٍ بِأَحْلَاسِهَا وَأَقْتَابِهَا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ، ثُمَّ حَضَّ عَلَى الْجَيْشِ فَقَامَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ عَلَيَّ مِائَتَا بَعِيرٍ بِأَحْلَاسِهَا وَأَقْتَابِهَا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ، ثُمَّ حَضَّ عَلَى الْجَيْشِ فَقَامَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ عَلَيَّ ثَلَاثُ مِائَةِ بَعِيرٍ بِأَحْلَاسِهَا وَأَقْتَابِهَا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ، فَأَنَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْزِلُ عَنِ الْمِنْبَرِ وَهُوَ يَقُولُ: «مَا عَلَى عُثْمَانَ مَا عَمِلَ بَعْدَ هٰذِهِ، مَا عَلَى عُثْمَانَ مَا عَمِلَ بَعْدَ هٰذِهِ»

جامع الترمذی، رقم الحدیث: 3700

ترجمہ: حضرت عبدالرحمٰن بن خَبَّاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت جیشِ عُسرہ کے متعلق (مالی تعاون کی) ترغیب دے رہے تھے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اٹھے اور عرض کی: اے اللہ کے رسول میں 100 اونٹ مع ساز و سامان اللہ کے راستے میں اپنے ذمہ لیتا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حالات کے پیش نظر (مالی تعاون کی) ترغیب جاری رکھی۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اٹھے اور عرض کی: اے اللہ کے رسول میں 200 اونٹ مع ساز و سامان اللہ کے راستے میں اپنے ذمہ لیتا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حالات کے پیش نظر (مالی تعاون کی) ترغیب جاری رکھی۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اٹھے اور عرض کی: اے اللہ کے رسول میں 300 اونٹ مع ساز و سامان اللہ کے راستے میں اپنے ذمہ لیتا ہوں۔ راوی حضرت عبدالرحمٰن بن خباب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ منبر سے نیچے تشریف لائے اور (حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے حق میں) فرمایا: آج کے بعد عثمان کا کوئی عمل اسے نقصان نہیں پہنچا سکتا۔

فائدہ: اسی غزوے کا ایک اور واقعہ حضرت عبدالرحمٰن بن سَمُرَہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے جو آگے آ رہا ہے۔

امام حافظ ابو الفضل شہاب الدین احمد بن علی ابن حجر العسقلانی الشافعی رحمہ اللہ (ت: 852ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ جَهَّزَ جَيْشَ الْعُسْرَةِ فَلَهُ الْجَنَّةُ فَجَهَّزَهُ عُثْمَانُ۔

فتح الباری شرح صحیح البخاری، باب مناقب عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ

ترجمہ: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص جیش عسرہ یعنی غزوہ تبوک میں (مجاہدین کے لیے) سامان جہاد کا بندوبست کرے گا (اس کے بدلے میں) اس کے لیے جنت ہے۔ چنانچہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے (بہت بڑی تعداد اور مقدار میں) سامان جہاد کا بندوبست کیا۔

بارگاہِ خداوندی میں

آیت نمبر1:

اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ لَا يُتْبِعُوْنَ مَآ اَنْفَقُوْا مَنًّا وَّ لَآ اَذًى ۙ لَّهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَ لَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۲۶۲﴾

سورۃ البقرۃ، رقم الآیۃ:262

ترجمہ: جو لوگ اپنا مال اللہ کے راستے میں خرچ کرتے ہیں پھر اس کا نہ احسان جتلاتے ہیں اور نہ کوئی تکلیف پہنچاتے ہیں انہی لوگوں کے لیے ان کے رب کے ہاں اجر و ثواب ہے۔ ان کو نہ خوف لاحق ہوگا اور نہ ہی غمزدہ ہوں گے۔

یہ آیت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے حق میں نازل ہوئی۔

امام شمس الدین ابو عبد اللہ محمد بن احمد بن ابی بکر بن فرح الانصاری الخزرجی رحمہ اللہ (ت: 671ھ) فرماتے ہیں:

إِنَّهَا نَزَلَتْ فِيْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ. قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَمُرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: جَاءَ عُثْمَانُ بِأَلْفِ دِينَارٍ فِي جَيْشِ الْعُسْرَةِ فَصَبَّهَا فِي حِجْرِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَأَيْتُهُ يُدْخِلُ يَدَهُ فِيهَا وَيُقَلِّبُهَا وَيَقُولُ: مَا ضَرَّ ابْنَ عَفَّانَ مَا عَمِلَ بَعْدَ الْيَوْمِ اللّٰهُمَّ لَا تَنْسَ هٰذَا الْيَوْمَ لِعُثْمَانَ.

وَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَافِعًا يَدَيْهِ يَدْعُو لِعُثْمَانَ يَقُولُ: يَا رَبِّ عُثْمَانَ إِنِّي رَضِيتُ عَنْ عُثْمَانَ فَارْضَ عَنْهُ" فَمَا زَالَ يَدْعُو حَتّٰى طَلَعَ الْفَجْرُ فَنَزَلَتْ: اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ لَا يُتْبِعُوْنَ مَآ اَنْفَقُوْا مَنًّا وَّ لَآ اَذًى "اَلْآيَةَ.

تفسیر الجامع لاحکام القرآن، تحت آیت مذکورہ

ترجمہ: مذکورہ آیت حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی شان میں نازل ہوئی۔ حضرت عبد الرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ جنگ تبوک کے موقع پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں 1000 دینار لے کر آئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دامن (رحمت) پر نچھاور کر دیا۔ روای حضرت عبد الرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ (آپ خوش ہو کر) ان دنانیر کو اپنے ہاتھوں سے الٹ پلٹ کر رہے تھے اور اس موقع پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے حق میں فرمایا: آج کے بعد عثمان کا کوئی عمل اسے نقصان نہیں پہنچا سکتا۔ اے اللہ! آج کے دن عثمان کو (اجر کے حوالے سے) فراموش نہ فرما۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے حق میں ہاتھ اٹھا کر دعا یہ دعا مانگ رہے ہیں: اے عثمان کے رب! میں عثمان سے راضی ہوں آپ بھی عثمان سے اپنی رضا کا اعلان فرمائیں۔ راوی کہتے ہیں کہ آپ یہ دعا رات بھر مانگتے رہے یہاں تک فجر طلوع ہو گئی۔ تب مذکورہ آیت نازل ہوئی۔ جو لوگ اپنا مال اللہ کے راستے میں خرچ کرتے ہیں پھر اس کا نہ احسان جتلاتے ہیں اور نہ کوئی تکلیف پہنچاتے ہیں انہی لوگوں کے لیے ان کے رب

کے ہاں اجر و ثواب ہے۔ ان کو نہ خوف لاحق ہو گا اور نہ ہی غمزدہ ہوں گے۔

آیت نمبر 2:

لَيْسَ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جُنَاحٌ فِيْمَا طَعِمُوْٓا اِذَا مَا اتَّقَوْا وَّ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ثُمَّ اتَّقَوْا وَّ اٰمَنُوْا ثُمَّ اتَّقَوْا وَّ اَحْسَنُوْا ؕ وَ اللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۹۳﴾

سورۃ المائدۃ، رقم الآیۃ: 93

ترجمہ: انہوں نے پہلے جو کچھ کھایا پیا اس کی وجہ سے ان پر کوئی گناہ نہیں ہے بشرطیکہ وہ آئندہ بھی ان گناہوں سے بچتے رہیں، اور ایمان پر ثابت قدم رہیں، نیک اعمال کرتے رہیں پھر (آئندہ بھی جن باتوں سے روکا جائے ان سے) بچیں اور ایمان پر ثابت قدم رہیں اور تقویٰ اور احسان کو اپنائیں اللہ احسان کرنے والوں کو بہت محبوب رکھتا ہے۔

یہ آیت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے حق میں نازل ہوئی۔

امام ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن ابی شیبہ العبسی الکوفی رحمہ اللہ (ت: 235ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

قَالَ عَلِيٌّ : أَخْبِرْهُمْ أَنَّ قَوْلِي فِيْ عُثْمَانَ أَحْسَنُ الْقَوْلِ، إِنَّ عُثْمَانَ كَانَ مَعَ الَّذِيْنَ { اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ثُمَّ اتَّقَوْا وَّ اٰمَنُوْا ثُمَّ اتَّقَوْا وَّ اَحْسَنُوْا ؕ وَ اللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۹۳﴾ }.

المصنف لابن ابی شیبہ، باب فی میسر عائشہ و علی وطلحہ، رقم الحدیث: 9

ترجمہ: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ان لوگوں کو (جو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو نامناسب انداز میں یاد کرتے ہیں) یہ پیغام پہنچا دو عثمان کے حق میں میرا نظریہ بہت عمدہ ہے۔ یقینی بات ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ان لوگوں میں سے ہیں جن کے حق میں قرآن کریم نے فرمایا کہ وہ ایمان پر ثابت قدم رہے، نیک اعمال کرتے رہے پھر تقویٰ اختیار کیا، ایمان پر ثابت قدم رہے، تقویٰ اور احسان کو اپناتے رہے اللہ احسان کرنے والوں کو بہت محبوب رکھتا ہے۔

آیت نمبر 3:

اِنَّ الَّذِيْنَ سَبَقَتْ لَهُمْ مِّنَّا الْحُسْنٰٓى ۙ اُولٰٓئِكَ عَنْهَا مُبْعَدُوْنَ۔

سورۃ الانبیاء، رقم الآیۃ: 101

ترجمہ: یقینی بات ہے کہ وہ لوگ جن کے لیے نیکیاں سبقت کر چکی وہی لوگ جہنم سے دور رکھے جائیں گے۔

یہ آیت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے حق میں نازل ہوئی۔

امام احمد بن یحییٰ بن جابر بن داود البلاذری رحمہ اللہ (ت: 279ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَاطِبٍ رَحِمَهُ اللهُ وَكَانَ قَدِمَ الْبَصْرَةَ مَعَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ عَلِيًّا ذَكَرَ عُثْمَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَقَالَ وَمَعَهُ عُوْدٌ يَنْكُتُ بِهِ (اِنَّ الَّذِيْنَ سَبَقَتْ لَهُمْ مِّنَّا الْحُسْنٰٓى ۙ اُولٰٓئِكَ عَنْهَا مُبْعَدُوْنَ) أُولَئِكَ عُثْمَانُ وَأَصْحَابُ عُثْمَانَ۔

انساب الاشراف للبلاذری، باب امر عثمان بن عفان و فضائلہ و سیرتہ و مقتلہ، رقم الحدیث: 1272

ترجمہ: محمد بن حاطب رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ وہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے ساتھ بصرہ آئے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ چھڑی کے ساتھ زمین کو کریدتے ہوئے سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کا ذکر خیر فرما رہے تھے (اور آپ کی زبان پر مذکورہ آیت کریمہ جاری تھی) وہ لوگ جن کے لیے نیکیاں سبقت کر چکی وہی لوگ جہنم سے دور رکھے جائیں گے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ان سے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور آپ کے دوست مراد ہیں۔

آیت نمبر4:

وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا رَّجُلَيۡنِ اَحَدُهُمَاۤ اَبۡكَمُ لَا يَقۡدِرُ عَلٰى شَىۡءٍ وَّهُوَ كَلٌّ عَلٰى مَوۡلٰٮهُ ۙ اَيۡنَمَا يُوَجِّهْهُّ لَا يَاۡتِ بِخَيۡرٍ ‌ؕ هَلۡ يَسۡتَوِىۡ هُوَ ۙ وَمَنۡ يَّاۡمُرُ بِالۡعَدۡلِ ۙ وَهُوَ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسۡتَقِيۡمٍ ۝٧٦

سورۃ النحل، رقم الآیۃ:76

ترجمہ: اور اللہ ایک مثال دیتے ہیں کہ دو بندے ہیں ان میں سے ایک گونگا ہے جو کوئی کام نہیں کر سکتا اور اپنے آقا پر بوجھ بنا ہوا ہے وہ اسے جہاں بھی بھیجتا ہے وہ ڈھنگ کا کام کر کے نہیں آتا کیا ایسا شخص اس دوسرے بندے کے برابر ہو سکتا ہے جو دوسروں کو اعتدال کی تعلیم دیتا ہو اور خود بھی سیدھی راہ پر چل رہا ہو۔

یہ آیت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے حق میں نازل ہوئی۔

امام محی السنۃ ابو محمد الحسین بن مسعود بن محمد بن الفراء البغوی الشافعی رحمہ اللہ (ت: 510ھ) فرماتے ہیں:

نَزَلَتْ فِي عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ وَمَوْلَاهُ كَانَ عُثْمَانُ يُنْفِقُ عَلَيْهِ وَكَانَ مَوْلَاهُ يَكْرَهُ الْإِسْلَامَ.

معالم التنزیل فی تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر البغوی، تحت آیت مذکورہ

ترجمہ: یہ آیت حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی شان میں اور ان کے (کافر) غلام کے بارے میں نازل ہوئی۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اس غلام پر خرچ کرتے تھے (اور اس کو اسلام کی دعوت بھی دیتے تھے) اور آپ کا وہ غلام اسلام قبول کرنے کو ناپسند کرتا تھا۔

آیت نمبر5:

اَمَّنۡ هُوَ قَانِتٌ اٰنَآءَ الَّيۡلِ سَاجِدًا وَّقَآٮِٕمًا يَّحۡذَرُ الۡاٰخِرَةَ وَيَرۡجُوۡا رَحۡمَةَ رَبِّهٖ‌ ؕ قُلۡ هَلۡ يَسۡتَوِى الَّذِيۡنَ يَعۡلَمُوۡنَ وَالَّذِيۡنَ لَا يَعۡلَمُوۡنَ‌ ؕ اِنَّمَا يَتَذَكَّرُ اُولُوا الۡاَلۡبَابِ ۝٩

سورۃ الزمر، رقم الآیۃ:9

ترجمہ: کیا بھلا (ایسا شخص اس کے برابر ہو سکتا ہے) جو رات کی گھڑیوں میں عبادت کرتا ہے کبھی سجدے اور کبھی قیام میں رہتا ہے اور اپنے رب کی رحمت کی امید بھی رکھتا ہے۔ آپ ان سے فرما دیں کہ کیا جو لوگ جانتے ہیں وہ اور جو لوگ نہیں جانتے دونوں برابر ہو سکتے ہیں؟ نصیحت صرف عقل والے ہی قبول کرتے ہیں۔

یہ آیت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے حق میں نازل ہوئی۔

امام حافظ عماد الدین ابو الفداء اسماعیل بن خطیب عمر بن کثیر الدمشقی رحمہ اللہ (ت:774ھ) فرماتے ہیں:

عن يَحْيَى البَكَّاءِ رحمه الله أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ رضی الله عنهما قَرَأَ {اَمَّنْ هُوَ قَانِتٌ اٰنَآءَ الَّيْلِ سَاجِدًا وَّ قَآىِٕمًا يَّحْذَرُ الْاٰخِرَةَ وَ يَرْجُوْا رَحْمَةَ رَبِّهٖ} قَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: ذَاكَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ.وَإِنَّمَا قَالَ ابْنُ عُمَرَ ذٰلِكَ لِكَثْرَةِ صَلَاةِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عُثْمَانَ بِاللَّيْلِ وَقِرَاءَتِهِ حَتّٰى إِنَّهُ رُبَّمَا قَرَأَ الْقُرْآنَ فِي رَكْعَةٍ۔

تفسیر قرآن العظیم، تحت آیت مذکورہ

ترجمہ: حضرت یحیٰ البکاء رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ انہوں نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو مذکورہ آیت کی تلاوت کرتے ہوئے سنا۔ (تلاوت کے بعد) حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ آیت کا مصداق عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ ہیں۔ امام یحیٰ البکاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو اس لیے اس آیت کا مصداق قرار دیا کیونکہ امیر المومنین عثمان رضی اللہ عنہ رات کے وقت کثرت سے نوافل ادا کرنے والے تھے اور قرآن کریم کی تلاوت کرنے والے تھے۔ حتیٰ کہ کبھی کبھار ایک ہی رکعت میں مکمل قرآن کریم کی تلاوت کر لیا کرتے تھے۔

بارگاہِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں

امت محمدیہ کا سب سے زیادہ باحیا انسان:

امام ابو عبد اللہ احمد بن محمد بن حنبل بن ھلال بن اسد الشیبانی رحمہ اللہ (ت: 241ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ أَشَدَّ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا حَيَاءً عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ۔

فضائل الصحابۃ لاحمد بن حنبل، باب فضائل عثمان رضی اللہ عنہ، رقم الحدیث: 838

ترجمہ: حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نبی کے بعد اس امت کا سب سے زیادہ باحیا انسان عثمان بن عفان (رضی اللہ عنہ) ہیں۔

فرشتوں کا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے حیا کرنا:

امام مسلم بن حجاج القُشیری النیشاپوری رحمہ اللہ (ت: 261ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَلَا أَسْتَحِي مِنْ رَجُلٍ تَسْتَحِيْ مِنْهُ الْمَلَائِكَةُ۔

صحیح مسلم، باب فضائل عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ، رقم الحدیث: 6287

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے بارے میں فرمایا: میں اس شخص (سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ) کا حیا کرتا ہوں جس کا فرشتے بھی حیا کرتے ہیں۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے لیے بیعت علی القتال کرنا:

امام ابو محمد جمال الدین عبد الملک بن ہشام بن ایوب الحمیری المعافری رحمہ اللہ (ت: 213ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

قَالَ ابْنُ إِسْحَاقَ: فَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حِينَ بَلَغَهُ أَنَّ عُثْمَانَ قَدْ قُتِلَ لَا نَبْرَحُ حَتَّى نُنَاجِزَ الْقَوْمَ، فَدَعَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ إِلَى الْبَيْعَةِ فَكَانَتْ بَيْعَةُ الرِّضْوَانِ تَحْتَ الشَّجَرَةِ۔

السیرۃ النبویۃ لابن ھشام، تحت بیعۃ الرضوان، مبایعۃ الرسول الناس علی الحرب

ترجمہ: امام ابن اسحاق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مجھے عبد اللہ بن ابی بکر رضی اللہ عنہ سے بیان فرمایا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی مقتول ہونے کی اطلاع ملی تو آپ نے فرمایا: ہم اس وقت تک واپس نہیں جائیں گے جب تک قوم قریش سے عثمان کا بدلہ نہ لے لیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو بیعت (علی الموت) کے لیے بلایا۔ اسی بیعت کو "بیعتِ رضوان" کہتے ہیں۔ جو ایک (ببول کے) درخت کے نیچے ہوئی تھی۔

رسول اللہ ﷺ کی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے محبت:

امام ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ بن محمد الحاکم رحمہ اللہ (ت405ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا بَيْنَمَا نَحْنُ فِي بَيْتِ ابْنِ حَشَفَةَ فِي نَفَرٍ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ فِيهِمْ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِيٌّ وَطَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ وَسَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لِيَنْهَضْ كُلُّ رَجُلٍ مِنْكُمْ إِلَى كُفْئِهِ» فَنَهَضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى عُثْمَانَ فَاعْتَنَقَهُ، وَقَالَ: أَنْتَ وَلِيِّي فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ.

المستدرک علی الصحیحین للحاکم، فضائل امیر المومنین ذی النورین عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ، رقم الحدیث:4536

ترجمہ: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک دن ہم مہاجرین ابن حشفہ کے گھر میں تھے۔ جس میں ابو بکر، عمر، عثمان، علی، طلحہ، زبیر، عبد الرحمٰن بن عوف اور سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہم تھے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے ہر ایک اپنی حیثیت کے برابر والے شخص کے ساتھ ہو جائے۔ (وہاں موجود صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین اٹھے اور اپنی اپنی حیثیت والے کے ساتھ ہو گئے) آپ صلی اللہ علیہ وسلم بھی اٹھے اور سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کو اپنے گلے لگایا اور فرمایا: اے عثمان! آپ دنیا و آخرت میں میرا دوست ہے۔

رسول اللہ ﷺ کا اپنی بیٹیوں کا نکاح حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے وحیِ الٰہی سے کروانا:

امام ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب الشامی الطبرانی (ت360ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: وَقَفَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى قَبْرِ ابْنَتِهِ الثَّانِيَةِ الَّتِي كَانَتْ عِنْدَ عُثْمَانَ، فَقَالَ: ......لَوْ كُنَّ عَشْرًا لَزَوَّجْتُهُنَّ عُثْمَانَ وَمَا زَوَّجْتُهُ إِلَّا بِوَحْيٍ مِنَ السَّمَاءِ۔

المعجم الکبیر للطبرانی، باب ام کلثوم بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم توفیت فی حیاتہ، رقم الحدیث:1063

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ایک طویل حدیث میں ہے کہ اللہ کے رسول اپنی دوسری صاحبزادی (سیدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا) جو کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھیں ان کی قبر کے قریب کھڑے ہوئے اور فرمایا:...... اگر میں دس بیٹیاں بھی ہوتیں تو میں ان کی شادی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے کراتا۔ اور میں نے عثمان کا نکاح (اپنی صاحبزادیوں سیدہ رقیہ اور سیدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہما کے ساتھ) وحی سماوی (حکم خداوندی) کے مطابق کیا۔

بارگاہِ نبوت سے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا اعزاز:

امام ابو العباس احمد بن عبد اللہ بن محمد محب الدین الطبری رحمہ اللہ (المتوفی:694ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «لَوْ كَانَ لِي أَرْبَعُونَ بِنْتًا لَزَوَّجْتُ عُثْمَانَ وَاحِدَةً بَعْدَ وَاحِدَةٍ، حَتَّى لَا يَبْقَى مِنْهُنَّ وَاحِدَةٌ.

الریاض النضرۃ فی مناقب العشرۃ، الفصل السادس فی خصائصہ

ترجمہ: حضرت علی رضی للہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلّم سے سنا، آپ نے ارشاد فرمایا: اگر میرے

پاس چالیس بیٹیاں ہوتی تو یکے بعد دیگرے ان کی شادی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ کر دیتا یہاں تک کہ کوئی بھی باقی نہ رہتی

شہادت کی پیش گوئی!

امام ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل البخاری رحمہ اللہ (ت:256ھ) روایت نقل کرتے ہیں۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَعِدَ أُحُدًا وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ فَرَجَفَ بِهِمْ فَقَالَ اُثْبُتْ أُحُدُ فَإِنَّمَا عَلَيْكَ نَبِيٌّ وَصِدِّيقٌ وَشَهِيدَانِ۔

صحیح البخاری، رقم الحدیث:3675

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم احد پہاڑ پر چڑھے آپ کے ہمراہ سیدنا ابو بکر، سیدنا عمر اور سیدنا عثمان رضی اللہ عنہم بھی تھے۔ اسی دوران زلزلہ آیا جس سے احد پہاڑ لرزنے لگا چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (پہاڑ پر اپنا پاؤں مبارک پر مارا اور) فرمایا: احد ٹھہر جا! تجھ پر ایک نبی، ایک صدیق اور دو شہید موجود ہیں۔

جنت کی بشارت:

امام مسلم بن حجاج القُشَیری النیشابوری رحمہ اللہ (ت:261ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَائِطٍ مِنْ حَائِطِ الْمَدِينَةِ ... اسْتَفْتَحَ رَجُلٌ آخَرُ قَالَ فَجَلَسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ افْتَحْ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ عَلَى بَلْوَى تَكُونُ قَالَ فَذَهَبْتُ فَإِذَا هُوَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ قَالَ فَفَتَحْتُ وَبَشَّرْتُهُ بِالْجَنَّةِ۔

صحیح مسلم، باب فضائل عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ، رقم الحدیث:4416

ترجمہ: حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے اکابر صحابہ باری باری حاضر ہو رہے تھے۔ انہی میں سے ایک شخص نے دروازے پر دستک دی اور اندر آنے کی اجازت مانگی حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کے لیے دروازہ کھول دو اور اسے جنت کی بشارت دے دو۔ میں نے دروازہ کھولا دیکھا تو سامنے سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ تھے۔

جنت میں نبی کا رفیق:

امام ابو عبد اللہ محمد بن یزید ابن ماجۃ رحمہ اللہ (ت:273ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لِكُلِّ نَبِيٍّ رَفِيقٌ فِي الْجَنَّةِ وَرَفِيقِي فِيهَا عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ۔

سنن ابن ماجہ، باب فضل عثمان رضی اللہ عنہ، رقم الحدیث:109

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر نبی کا جنت میں ایک رفیق ہو گا اور جنت میں میرا رفیق (دوست) عثمان بن عفان ہو گا۔

ستر ہزار افراد کے لیے شفاعت:

امام ابو شجاع شیرویہ بن شہر دار بن شیرویہ الدیلمی الھمذانی رحمہ اللہ (ت:509ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللہُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: وَاللہِ لَيَشْفَعَنَّ عُثْمَانُ فِي سَبْعِيْنَ أَلْفًا مِّنْ أُمَّتِي مِنْ أَهْلِ الْكَبَائِرِ مِمَّنْ قَدِ اسْتَوْجَبُوا النَّارَ حَتّٰى يُدْخِلُهُمُ اللہُ الْجَنَّةَ.

الفردوس بماثور الخطاب، رقم الحدیث:7034

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شفاعت ایسے ستر ہزار لوگوں کے حق میں قبول کی جائے گی جن پر جہنم واجب ہو چکی ہو گی۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پر اعتماد:

امام ابو محمد عبد الرحمٰن بن محمد بن ادریس بن المنذر التیمی الحنظلی الرازی ابن ابی حاتم رحمہ اللہ (ت:327ھ) روایت فرماتے ہیں:

فَقَالَ النَّاسُ: هَنِيئًا لِابْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ وَنَحْنُ هَاهُنَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ مَكَثَ كَذَا وَكَذَا سَنَةً مَا طَافَ حَتّٰى أَطُوفَ.

تفسیر القرآن العظیم لابن ابی حاتم الرازی، تحت آیت لقد رضی اللہ عن المومنین

ترجمہ: (جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ مکہ جانے لگے تو) بعض لوگوں نے یہ بات کہہ دی کہ عثمان کی قسمت اچھی ہے وہ مکہ جا کر بیت اللہ کا طواف کریں گے مگر ہم حدیبیہ میں ہیں (ہمیں کفار اجازت دیں یا نہ دیں) یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچی تو آپ نے فرمایا: اگر عثمان کو کئی سال تک بھی وہاں رکنا پڑا وہ اس وقت تک طواف نہیں کریں گے جب تک میں طواف نہ کر لوں۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کے مشابہ قرار دینا:

امام ابو القاسم عبد الرحمٰن بن محمد بن اسحاق ابن مندہ العبدی الاصبہانی رحمہ اللہ (ت:470ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللہُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّى اللہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّا نُشَبِّهُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ (رَضِيَ اللہُ عَنْهُ) بِأَبِيْنَا إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ.

المستخرج من کتب الناس، اسامی المہاجرین الاولین والآخرین، تحت ذکر عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہم عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو اپنے والد حضرت ابراہیم علیہ السلام کے مشابہ سمجھتے ہیں۔

عہد صدیقی میں

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو اپنے اوصاف جمیلہ اور صلاحیتوں کی وجہ سے امتیازی مقام حاصل رہا۔ ریاستی امور کے حل اور تعمیر و ترقی کے لیے آپ کی آراء کو قدر کی نگاہ سے دیکھا جاتا۔ آپ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی مجلس شوریٰ کے رکن رکین تھے۔

روم کی طرف پیش قدمی کے متعلق حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی رائے:

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جب ارتداد کے فتنے کو کچل دیا تو ملک روم کی طرف پیش قدمی کا ارادہ فرمایا۔ اس سلسلے میں اصحاب رائے سے مشورہ لیا۔ ہر شخص نے اپنی اپنی رائے کا اظہار فرمایا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے بھی اپنی رائے پیش کی۔

امام ابو القاسم علی بن الحسن بن ھبۃ اللہ المعروف بابن عساکر (ت 571ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

قَالَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: إِنِّي أَرَى أَنَّكَ نَاصِحٌ لِأَهْلِ هٰذَا الدِّيْنِ، شَفِيْقٌ عَلَيْهِمْ، فَإِذَا رَأَيْتَ رَأْيًا تَرَاهُ لِعَامَّتِهِمْ صَلَاحًا فَاعْزِمْ عَلَى إِمْضَائِهِ فَإِنَّكَ غَيْرُ ظَنِيْنٍ. فَقَالَ طَلْحَةُ، وَالزُّبَيْرُ، وَسَعْدٌ وَأَبُو عُبَيْدَةَ، وَسَعِيْدُ بْنُ زَيْدٍ وَمَنْ حَضَرَ ذٰلِكَ الْمَجْلِسَ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْأَنْصَارِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ: صَدَقَ عُثْمَانُ مَا رَأَيْتَ مِنْ رَأْيٍ فَأَمْضِهِ، فَإِنَّا لَا نُخَالِفُكَ وَلَا نَتَّهِمُكَ.

تاریخ دمشق لابن عساکر، باب ذکر اهتمام ابی بکر الصدیق بفتح الشام

ترجمہ: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے (مشورہ دیتے ہوئے) فرمایا: آپ اس امت کے خیر خواہ اور مشفق ہیں لہٰذا آپ کسی بات کو مسلمانوں کے لیے مفید سمجھیں تو اس کو کر گزریے! اس حوالے سے آپ پر کوئی بدگمانی نہیں کی جا سکتی۔ اس پر حضرت طلحہ، زبیر، سعد، ابو عبیدہ، سعید بن زید اور اس مجلس میں موجود تمام مہاجرین و انصار رضی اللہ عنہم نے بیک زبان کہا: عثمان نے سچ فرمایا ہے۔ جو آپ کو مناسب نظر آئے وہ کر لیں۔ ہم آپ کی مخالفت کریں گے نہ آپ پر کوئی تہمت لگائیں گے۔

اقتصادی بحران کے دور میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی رائے:

امام ابو بکر محمد بن الحسین بن عبد اللہ الآجُرّی البغدادی رحمہ اللہ (ت360ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَحَطَ الْمَطَرُ عَلَى عَهْدِ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَاجْتَمَعَ النَّاسُ إِلَى أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَقَالُوا: اَلسَّمَاءُ لَمْ تُمْطِرْ وَالْأَرْضُ لَمْ تُنْبِتْ وَالنَّاسُ فِي شِدَّةٍ شَدِيدَةٍ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ: اِنْصَرِفُوا وَاصْبِرُوا فَإِنَّكُمْ لَا تُمْسُونَ حَتّٰى يُفَرِّجَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ عَنْكُمْ فَمَا لَبِثْنَا إِلَّا قَلِيلًا أَنْ جَاءَ أُجَرَاءُ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ مِنَ الشَّامِ فَجَاءَتْهُ مِائَةُ رَاحِلَةٍ بُرًّا أَوْ قَالَ: طَعَامًا فَاجْتَمَعَ النَّاسُ إِلَى بَابِ عُثْمَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَقَرَعُوا عَلَيْهِ الْبَابَ فَخَرَجَ إِلَيْهِمْ عُثْمَانُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فِي مَلَأٍ مِّنَ النَّاسِ فَقَالَ: مَا تَشَاءُونَ؟ قَالُوا: الزَّمَانُ قَدْ قَحَطَ اَلسَّمَاءُ لَا تُمْطِرُ وَالْأَرْضُ لَا تُنْبِتُ وَالنَّاسُ فِي شِدَّةٍ شَدِيدَةٍ وَقَدْ بَلَغَنَا أَنَّ عِنْدَكَ طَعَامًا فَبِعْنَاهُ حَتّٰى تُوَسِّعَ عَلَى فُقَرَاءِ الْمُسْلِمِينَ قَالَ عُثْمَانُ: حُبًّا وَكَرَامَةً اُدْخُلُوا فَاشْتَرُوا فَدَخَلَ

التُّجَّارُ فَإِذَا الطَّعَامُ مَوْضُوعٌ فِي دَارِ عُثْمَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَقَالَ: يَا مَعَاشِرَ التُّجَّارِ تُرْبِحُونِي عَلَى شِرَائِي مِنَ الشَّامِ؟ قَالُوا: لِلْعَشَرَةِ اِثْنَا عَشَرَ. فَقَالَ عُثْمَانُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: قَدْ زَادُونِي. قَالُوا: لِلْعَشَرَةِ أَرْبَعَةَ عَشَرَ. فَقَالَ عُثْمَانُ: قَدْ زَادُونِي. قَالُوا: لِلْعَشَرَةِ خَمْسَةَ عَشَرَ قَالَ عُثْمَانُ: قَدْ زَادُونِي. قَالَ التُّجَّارُ: يَا أَبَا عَمْرٍو! مَا بَقِيَ فِي الْمَدِينَةِ تُجَّارٌ غَيْرُنَا فَمَنْ ذَا الَّذِي زَادَكَ؟ فَقَالَ: زَادَنِي اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِكُلِّ دِرْهَمٍ عَشَرَةً أَعِنْدَكُمْ زِيَادَةٌ؟ فَقَالُوا: اَللّٰهُمَّ لَا. قَالَ: فَإِنِّي أُشْهِدُ اللهَ أَنِّي قَدْ جَعَلْتُ هٰذَا الطَّعَامَ صَدَقَةً عَلَى فُقَرَاءِ الْمُسْلِمِينَ.

الشریعۃ لآجُرّی، رقم الحدیث:1486

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے زمانے میں قحط کے آثار پیدا ہوئے۔ لوگ اکٹھے ہو کر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی: بارش نازل نہیں ہوئی، فصلیں نہیں اگیں اور لوگ سخت پریشانی کا شکار ہیں۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا کہ آپ لوگ تشریف لے جائیں! صبر سے کام لیں۔ اللہ تعالیٰ شام تک آپ کی اس پریشانی کو دور فرما دیں گے۔ تھوڑی دیر گزری کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا قافلہ تجارت 100 اونٹوں پر غلہ لادے ہوئے شام سے مدینہ پہنچ گیا۔ یہ خبر ملتے ہی لوگ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے دروازے پر پہنچ گئے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اپنے دوستوں کے ساتھ گھر سے باہر تشریف لائے اور فرمایا: آپ لوگ کیا چاہتے ہیں؟ لوگوں نے عرض کی کہ آپ جانتے ہیں ان دنوں قحط کے آثار نظر آرہے ہیں، بارشیں نازل نہیں ہوئیں، فصلیں نہیں اُگیں اور لوگ سخت پریشانی کا شکار ہیں۔ ہمیں معلوم ہوا ہے کہ آپ کے پاس غلہ آیا ہے آپ یہ ہمیں فروخت کر دیں تاکہ ہم اسے فقراء و مساکین تک پہنچا دیں۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بہت خوب! اندر تشریف لائیں (ریٹ سمجھ آئے تو) خرید لیں۔ تاجر لوگ آپ کے گھر تشریف لائے دیکھا کہ گندم موجود ہے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے تاجروں سے فرمایا: آپ لوگ شام سے میری قیمت خرید پر کتنا منافع دیں گے؟ انہوں نے کہا: دس کا بارہ دیں گے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے اس سے زیادہ مل رہا ہے۔ انہوں نے کہا: دس کا چودہ دیں گے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے اس سے بھی زیادہ مل رہا ہے۔ انہوں نے کہا: دس کا پندرہ لے لیں۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے اس سے بھی زیادہ مل رہا ہے۔ تاجروں نے کہا کہ اے ابو عمرو! مدینہ میں ہمارے علاوہ کوئی تاجر تو ہے نہیں پھر کون ایسا ہے جو آپ کو ہم سے زیادہ دے رہا ہے؟ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ فرمایا: اللہ تعالیٰ مجھے زیادہ دے رہے ہیں۔ ایک درہم کا دس دراہم دے رہے ہیں۔ کیا آپ اس سے زیادہ دے سکتے ہیں؟ تاجروں نے کہا کہ اللہ آپ کا بھلا کرے اتنا زیادہ ہم نہیں دے سکتے۔ اس کے بعد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اللہ کو گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ میں (اللہ کو راضی کرنے کے لیے) اس سارے غلے کو مسلمانوں کے فقراء پر صدقہ کرتا ہوں۔

والی بحرین کے تقرر کے سلسلے میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی رائے:

امام ابو عبد اللہ محمد بن سعد بن منیع الہاشمی البغدادی رحمہ اللہ (ت:230ھ) روایت نقل کرتے ہیں۔

وَشَاوَرَ أَبُوبَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَصْحَابَهُ فِيمَنْ يُّبْعَثُ إِلَى الْبَحْرَيْنِ فَقَالَ لَهُ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ: اِبْعَثْ رَجُلًا قَدْ بَعَثَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهِمْ فَقَدِمَ عَلَيْهِ بِإِسْلَامِهِمْ وَطَاعَتِهِمْ وَقَدْ عَرَفُوهُ وَعَرَفَهُمْ وَعَرَفَ بِلَادَهُمْ يَعْنِي:

اَلْعَلَاءَ بْنَ الْحَضْرَمِيِّ...... وَأَجْمَعَ أَبُو بَكْرٍ بِعْثَةَ الْعَلَاءِ بْنِ الْحَضْرَمِيِّ إِلَى الْبَحْرَيْنِ.

الطبقات الکبریٰ لابن سعد، رقم الحدیث:5777

ترجمہ: حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اصحاب رائے سے مشورہ لیا کہ بحرین کا والی کسے بنایا جائے؟ اس پر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آپ اس شخص کو بحرین کا والی مقرر کریں جسے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے بحرین والوں کے پاس بھیجا تھا۔ اور وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بحرین والوں کے اسلام اور طاعت کے ساتھ حاضر ہوئے تھے وہاں کے لوگ اِن کو جانتے ہیں اور یہ وہاں کے لوگوں کو اور اُن کے ملک جانتے ہیں۔ یعنی حضرت علاء بن الحضرمی رضی اللہ عنہ...... بالآخر (حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے مشورے پر عمل کرتے ہوئے) حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے حضرت علاء بن الحضرمی رضی اللہ عنہ کو بحرین کا والی مقرر کر دیا۔

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے مدینہ میں نائب:

امام ابو جعفر محمد بن جریر بن یزید بن کثیر بن غالب الطبری رحمہ اللہ (ت310ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

عَنْ عُبَيْدٍ رَحِمَهُ اللهُ قَالَ: إِنَّ أَبَا بَكْرٍ حَجَّ فِي سَنَةِ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ، وَاسْتَخْلَفَ عَلَى الْمَدِينَةِ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ.

تاریخ الطبری تاریخ الرسل والملوک، حوادث متفرقہ

ترجمہ: حضرت عُبَید رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ سن 12 ہجری میں جب حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ حج کے لیے تشریف لے گئے تو مدینہ منورہ کا قائم مقام حاکم حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو بنا کر گئے۔

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پر اعتماد:

امام ابو الحسن علی بن ابی الکرم محمد بن محمد بن عبد الکریم بن عبد الواحد الشیبانی عز الدین ابن الاثیر الجزری رحمہ اللہ (ت:630ھ) روایت نقل کرتے ہیں۔

إِنَّ أَبَا بَكْرٍ أَحْضَرَ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ خَالِيًا لِيَكْتُبَ عَهْدَ عُمَرَ، فَقَالَ لَهُ: اكْتُبْ: بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ، هَذَا مَا عَهِدَ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي قُحَافَةَ إِلَى الْمُسْلِمِينَ أَمَّا بَعْدُ ثُمَّ أُغْمِيَ عَلَيْهِ - فَكَتَبَ عُثْمَانُ: أَمَّا بَعْدُ، فَإِنِّي قَدِ اسْتَخْلَفْتُ عَلَيْكُمْ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ وَلَمْ آلُكُمْ خَيْرًا. ثُمَّ أَفَاقَ أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ: اقْرَأْ عَلَيَّ. فَقَرَأَ عَلَيْهِ، فَكَبَّرَ أَبُو بَكْرٍ وَقَالَ: أَرَاكَ خِفْتَ أَنْ يَخْتَلِفَ النَّاسُ إِنْ مُتُّ فِي غَشْيَتِي. قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: جَزَاكَ اللهُ خَيْرًا عَنِ الْإِسْلَامِ وَأَهْلِهِ.

الکامل فی التاریخ، ذکر استخلافہ عمر بن الخطاب

ترجمہ: حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ (کی بیماری شدت اختیار کر گئی تو اپنے بعد خلیفہ مقرر کرنے کے لیے آپ) نے علیحدگی میں حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو بلایا۔ تاکہ استخلاف عمر کا فیصلہ لکھا جا سکے۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اس بارے میں میرا فیصلہ لکھو!

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یہ فیصلہ ابو بکر بن ابی قحافہ کی طرف سے تمام مسلمانوں کے نام ہے۔ اما بعد!

(اتنی بات لکھوا پائے کہ) آپ پر بے ہوشی طاری ہو گئی۔

چنانچہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اپنی طرف سے اما بعد کے بعد یہ عبارت لکھی۔ میں آپ لوگوں پر اپنا جانشین عمر بن خطاب کو مقرر کرتا ہوں اور آپ لوگوں کے لیے بھلائی و خیر خواہی کے معاملے میں کوتاہی نہیں کرتا۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو بے ہوشی سے کچھ افاقہ ہوا تو فرمایا کہ ہاں! (جو لکھا ہے وہ) مجھے سناؤ! حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو وہ عبارت سنائی۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے سن کر فرمایا: اللہ اکبر۔ میرا آپ کے بارے میں خیال یہ ہے کہ اگر میں اپنی بے ہوشی میں ہی وفات پاجاتا تو آپ لوگوں کے اختلاف وافتراق سے پریشان ہوتے۔ (تبھی آپ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا نام لکھ دیا) آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جی ہاں ایسے ہی ہے۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کریم آپ کو اسلام اور اھل اسلام کی طرف سے جزائے خیر عطا فرمائے۔

عہد فاروقی میں

اسلامی تقویم کے آغاز کے متعلق حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی تجویز:

امام حافظ عماد الدین ابو الفداء اسماعیل بن خطیب عمر بن کثیر الدمشقی رحمہ اللہ (ت:774ھ) فرماتے ہیں:

اتَّفَقَ الصَّحَابَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ فِي سَنَةِ سِتَّ عَشْرَةَ - وَقِيلَ: سَنَةَ سَبْعَ عَشْرَةَ أَوْ ثَمَانِيَ عَشْرَةَ - فِي الدَّوْلَةِ الْعُمَرِيَّةِ عَلَى جَعْلِ ابْتِدَاءِ التَّارِيخِ الْإِسْلَامِيِّ مِنْ سَنَةِ الْهِجْرَةِ، وَذَلِكَ أَنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، رُفِعَ إِلَيْهِ صَكٌّ، أَيْ حُجَّةٌ، لِرَجُلٍ عَلَى آخَرَ، وَفِيهِ أَنَّهُ يَحِلُّ عَلَيْهِ فِي شَعْبَانَ، فَقَالَ عُمَرُ: أَيُّ شَعْبَانَ؟ أَشَعْبَانُ هَذِهِ السَّنَةِ الَّتِي نَحْنُ فِيهَا أَوِ السَّنَةِ الْمَاضِيَةِ أَوِ الْآتِيَةِ؟ ثُمَّ جَمَعَ الصَّحَابَةَ فَاسْتَشَارَهُمْ فِي وَضْعِ تَأْرِيخٍ.

البدایۃ والنہایۃ لابن کثیر، تحت ذکر ماوقع من السنۃ الاولی من الھجرۃ النبویۃ من الحوادث والوقائع العظیمۃ

ترجمہ: خلیفہ دوم امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں (علی اختلاف الاقوال) سن 16 / سن 17 یا سن 18 ہجری میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا اس بات پر اتفاق ہو گیا کہ اسلامی تاریخ کی ابتداء سن ہجرت سے کی جائے۔ اس کی وجہ یہ بنی کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے ایک دستاویز پیش کی گئی جس میں ایک دو بندوں کا معاہدہ درج تھا اور اس پر صرف شعبان لکھا ہوا تھا۔ (سال لکھا ہوا نہ تھا) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرمایا کہ کون سا شعبان؟ موجودہ سال کا؟ سال گزشتہ یا آئندہ سال کا۔ چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو جمع کر کے تاریخ مقرر کرنے کے بارے میں مشاورت فرمائی۔

اس موقع پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی چند آراء درج ذیل تھیں:

1. سن ولادت نبوی
2. سن بعثت نبوی
3. سن ہجرت نبوی
4. سن وفات نبوی

امام حافظ عماد الدین ابو الفداء اسماعیل بن خطیب عمر بن کثیر الدمشقی رحمہ اللہ (ت:774ھ) فرماتے ہیں:

وَأَشَارَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ وَآخَرُونَ أَنْ يُؤَرِّخَ مِنْ هِجْرَتِهِ مِنْ مَكَّةَ إِلَى الْمَدِينَةِ لِظُهُورِهِ لِكُلِّ أَحَدٍ فَإِنَّهُ أَظْهَرُ مِنَ الْمَوْلِدِ وَالْمَبْعَثِ. فَاسْتَحْسَنَ ذَلِكَ عُمَرُ وَالصَّحَابَةُ، فَأَمَرَ عُمَرُ أَنْ يُؤَرِّخَ مِنْ هِجْرَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

البدایۃ والنہایۃ لابن کثیر، تحت فتح قرقیسیاء وھیت فی ھذہ السنۃ

ترجمہ: حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ اور چند دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے مشورہ دیا کہ تاریخ کی ابتداء ہجرت والے سال سے شروع کی جائے۔ کیونکہ ہجرت کا واقعہ سب کے سامنے ظاہر ہے۔ مزید یہ کہ ولادت، بعثت اور وفات کی بنسبت ہجرت زیادہ مشہور ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اس رائے کو سراہا۔ اور خلیفہ وقت حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حکم جاری

کیا کہ تاریخ اسلامی کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے واقعہ ہجرت سے شروع کیا جائے۔

اس کے بعد سال کا آغاز کس سے مہینے سے کیا جائے؟ اس میں درج ذیل مختلف آراء سامنے آئیں:

1. محرم
2. ربیع الاول
3. رجب
4. رمضان

امام حافظ ابو الفضل شہاب الدین احمد بن علی ابن حجر العسقلانی الشافعی رحمہ اللہ (ت:852ھ) فرماتے ہیں:

فَقَالَ عُثْمَان: أَرِّخُوا الْمُحَرَّم فَإِنَّهُ شَهْرُ حَرَامٍ وَهُوَ أَوَّلُ السَّنَة وَمُنْصَرَفُ النَّاسِ مِنَ الْحَجِّ. قَالَ وَكَانَ ذٰلِكَ سَنَةَ سَبْعَ عَشْرَةَ وَقِيلَ: سَنَةَ سِتَّ عَشْرَةَ فِي رَبِيعِ الْأَوَّلِ۔

فتح الباری شرح صحیح البخاری، باب التاریخ من این ارّخوا التاریخ

ترجمہ: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ محرم سے تاریخ شروع کی جائے کیونکہ محرم ان مہینوں میں سے ایک ہے جو قابل احترام ہیں۔ اور (عرب دستور کے مطابق) سال کا ابتدائی مہینہ ہے۔ اس مہینے میں لوگ حج سے (واپس اپنے گھروں کو) لوٹ چکے ہوتے ہیں۔ یہ 17 یا 16 ہجری کی بات ہے (جب یہ مشورہ ہو رہا تھا تو اس وقت) مہینہ ربیع الاول کا تھا۔

فائدہ: یہاں یہ بات بھی ذہن میں رہے کہ اصحاب سیر نے لکھا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اگرچہ ہجرت ربیع الاول میں فرمائی لیکن اس کا ارادہ محرم سے فرمالیا تھا۔ گویا ہجرت کا منصوبہ محرم میں تشکیل پایا گیا۔

بیت المال کی ریکارڈ بندی سے متعلق حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی تجویز:

امام احمد بن یحیٰ بن جابر بن داود البلاذری رحمہ اللہ (ت:279ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

عَنْ جُبَيْرِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ بْنِ نَقِيْذٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اِسْتِشَارَ الْمُسْلِمِيْنَ فِي تَدْوِيْنِ الدِّيْوَانِ۔۔۔ قَالَ عُثْمَانُ: أَرٰى مَالًا كَثِيْرًا يَسَعُ النَّاسَ وَإِنْ لَّمْ يُحْصَوْا حَتّٰى يُعْرَفَ مَنْ أَخَذَ مِمَّنْ لَمْ يَأْخُذْ حَسِبْتُ أَنْ يَّنْتَشِرَ الْأَمْرُ۔

فتوح البلدان للبلاذری، العطاء فی خلافۃ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ

ترجمہ: حضرت جُبَیر بن الحُوَیرث رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مسلمانوں سے محکمہ ریکارڈ بیت المال قائم کرنے کا مشورہ لیا۔ (اس موقع پر) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اپنی رائے یہ پیش کی کہ مجھے (آنے والے وقت میں یوں) نظر آرہا ہے کہ مال بہت آئے گا جو لوگوں کے لیے کافی وافی ہو گا۔ (ابھی سے یہ ترتیب بنانی ضروری ہے کہ ریکارڈ جمع کیا جائے اور) اگر لوگوں کا ریکارڈ نہ رکھا گیا کہ کس نے لیا ہے اور کس نے نہیں لیا تو مجھے اندیشہ ہے کہ آنے والے وقت میں یہ معاملہ انتشار کا شکار ہو گا۔ (یعنی مشکل پیش آئے گی)

بیت المال سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حق الخدمت لینے میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی رائے:

امام ابو عبد اللہ محمد بن سعد بن منیع الہاشمی البغدادی رحمہ اللہ (ت:230ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ قَالَ: مَكَثَ عُمَرُ زَمَانًا لا يَأْكُلُ مِنَ الْمَالِ شَيْئًا حَتَّى دَخَلَتْ عَلَيْهِ فِي ذَلِكَ خَصَاصَةٌ. وَأَرْسَلَ إِلَى أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَشَارَهُمْ فَقَالَ: قَدْ شَغَلْتُ نَفْسِي فِي هَذَا الأَمْرِ. فَمَا يَصْلُحُ لِي مِنْهُ؟ فَقَالَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ: كُلْ وَأَطْعِمْ.

الطبقات الکبریٰ لابن سعد، تحت ذکر استخلاف عمر رضی اللہ عنہ

ترجمہ: حضرت ابو امامہ بن سہل بن حُنیف رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ منصب خلافت سنبھالنے کے بعد کافی عرصہ تک بیت المال سے کچھ نہیں لیتے تھے۔ (ریاستی امور میں مشغولیت کے باعث کاروبار وغیرہ کر کے کمانا مشکل تھا) اس لیے نوبت تنگ دستی تک آپہنچی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پیغام بھیجا (کہ ایک اہم معاملے میں مشورہ کرنا ہے۔ جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جمع ہو گئے تو) آپ رضی اللہ عنہ نے ان سے مشورہ لیا کہ میں امور ریاست میں مشغول ہوں کیا بیت المال سے میرے لیے بقدر ضرورت مال لینے گنجائش ہے؟ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کھائیے اور کھلائیے!

فائدہ: اس سے معلوم ہوا کہ دینی امور میں اپنی خدمات کو جاری رکھنے کے لیے اجرت بوقت ضرورت اور بقدر ضرورت بوجہ حبس الوقت بصورت حق الخدمت لی جا سکتی ہے۔

امہات المومنین رضی اللہ عنہن کی حفاظت پر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا تقرر:

امام ابو الفرج جمال الدین عبد الرحمٰن بن الجوزی رحمہ اللہ (ت:597ھ) نقل کرتے ہیں:

عَنْ أَبِي عُثْمَانَ وَأَبِي حَارِثَةَ وَالرَّبِيعِ بِإِسْنَادِهِمْ قَالُوا: حَجَّ عُمَرُ بِأَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى الله عليه وآله وَسَلَّمَ مَعَهُنَّ أَوْلِيَاؤُهُنَّ [مِمَّنْ] لا تَحْتَجِبْنَ مِنْهُ، وَجَعَلَ فِي مُقَدَّمِ قِطَارِهِنّ: عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ، وَفِي مُؤَخِّرِهِ: عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ.

المنتظم فی تاریخ الامم والملوک لابن جوزی، تحت فتح اصطخر

ترجمہ: حضرت ابو عثمان، ابو حارثہ اور ربیع رحمہم اللہ سے بسند مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے (اپنی خلافت کے آخری سال سن 23ھ میں) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کے ساتھ حج کیا۔ ازواج مطہرات کے ساتھ ان کے وہ محرم لوگ بھی موجود تھے جن سے ان کے پردے کا مسئلہ نہیں تھا۔ (ازواج مطہرات اونٹوں پر سوار تھیں اور اس) قطار کے آگے آگے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کو اور آخر میں حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو مقرر کیا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور دیگر صحابہ رضی اللہ عنہم کے درمیان واسطہ:

امام ابو جعفر محمد بن جریر بن یزید بن کثیر بن غالب الطبری رحمہ اللہ (ت:310ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

عن محمد وطلحة وزياد بِإِسْنَادِهِمْ خَرَجَ عُمَرُ حَتَّى نَزَلَ عَلَى مَاءٍ يُدْعَى صِرَارًا فَعَسْكَرَ بِهِ وَلا يَدْرِي النَّاسُ مَا يُرِيدُ أَيَسِيرُ أَمْ يُقِيمُ وَكَانُوا إِذَا أَرَادُوا أَنْ يَسْأَلُوهُ عَنْ شَيْءٍ رَمَوْهُ بِعُثْمَانَ أَوْ بِعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ وَكَانَ عُثْمَانُ يُدْعَى فِي إِمَارَةِ عُمَرَ

رَدِيفًا قَالُوا: وَالرَّدِيفُ بِلِسَانِ الْعَرَبِ الرَّجُلُ الَّذِي بَعْدَ الرَّجُلِ، وَالْعَرَبُ تَقُولُ ذَلِكَ لِلرَّجُلِ الَّذِي يَرْجُونَهُ بَعْدَ رَئِيسِهِم۔

تاریخ الطبری تاریخ الرسل والملوک، ذکر الخبر عما کان فیھا من الاحداث

ترجمہ: حضرت امام محمد، طلحہ اور زیاد رحمہم اللہ سے بسند مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمر مدینہ سے باہر نکلے اور مقام صرار پر پڑاؤ ڈالا۔ آپ کے ہمراہ مجاہدین اسلام کا فوجی لشکر بھی تھا۔ لوگوں کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ارادے کے بارے میں معلوم نہیں تھا کہ آیا آگے جانا ہے یا یہاں رکنا ہے؟ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کوئی بات پوچھنا چاہتے تو حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو یا پھر حضرت عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کو درمیان میں واسطہ بناتے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت میں "ردیف" کہا جاتا تھا۔ عربی زبان میں ردیف اس شخص کو کہتے ہیں جو شہسوار کے پیچھے بیٹھنے والا ہو۔ اہل عرب ردیف اس شخص کو کہتے ہیں جس کے بارے میں یہ امید ہو کہ اس سردار کے بعد یہ سردار ہوگا۔

استخلاف عثمان رضی اللہ عنہ کا اشارہ

[1]: امام ابوجعفر محمد بن جریر بن یزید بن کثیر بن غالب الطبری رحمہ اللہ (ت:310ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

كَانَ عُثْمَانُ يُدْعَى فِي إِمَارَةِ عُمَرَ رَدِيفًا قَالُوا: وَالرَّدِيفُ بِلِسَانِ الْعَرَبِ الرَّجُلُ الَّذِي بَعْدَ الرَّجُلِ، وَالْعَرَبُ تَقُولُ ذَلِكَ لِلرَّجُلِ الَّذِي يَرْجُونَهُ بَعْدَ رَئِيسِهِمْ۔

تاریخ الطبری تاریخ الرسل والملوک، ذکر الخبر عما کان فیہما من الاحداث

ترجمہ: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت میں "ردیف" کہا جاتا تھا۔ عربی زبان میں ردیف اس شخص کو کہتے ہیں جو شہسوار کے پیچھے بیٹھنے والا ہو۔ اہل عرب ردیف اس شخص کو کہتے ہیں جس کے بارے میں یہ امید ہو کہ اس سردار کے بعد یہ سردار ہو گا۔

[2]: امام ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب الشامی الطبرانی (ت360ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: لَمَّا طُعِنَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَأَمَرَ بِالشُّورَى، دَخَلَتْ عَلَيْهِ حَفْصَةُ ابْنَتُهُ، فَقَالَتْ: يَا أَبَتِ، إِنَّ النَّاسَ يَقُولُونَ: إِنَّ هَؤُلَاءِ الْقَوْمَ الَّذِينَ جَعَلْتَهُمْ فِي الشُّورَى لَيْسَ هُمْ بِرِضًى؛ فَقَالَ: أَسْنِدُونِي، فَأَسْنَدُوهُ، وَهُوَ لِمَا بِهِ، فَقَالَ: مَا عَسَى أَنْ يَقُولُوا فِي عُثْمَانَ؛ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «يَوْمَ يَمُوتُ عُثْمَانُ تُصَلِّي عَلَيْهِ مَلَائِكَةُ السَّمَاءِ» قُلْتُ: لِعُثْمَانَ خَاصَّةً أَمْ لِلنَّاسِ عَامَّةً؛ قَالَ: «بَلْ لِعُثْمَانَ خَاصَّةً»

المعجم الاوسط للطبرانی، رقم الحدیث:3172

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ زخمی ہوئے اور (امر خلافت کے بارے میں) شوریٰ کو حکم دیا۔ اسی دوران آپ کی صاحبزادی سیدہ ام المومنین زوجۃ النبی سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا آپ کی خدمت میں تشریف لائیں اور عرض کی: ابو جان! بعض لوگ یہ کہہ رہے ہیں کہ جن لوگوں کو آپ نے شوریٰ کے لیے منتخب فرمایا ہے وہ اس کے اہل نہیں ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے (شدت تکلیف کی وجہ سے) فرمایا کہ مجھے سہارا دیں۔ وہاں پر موجود لوگوں نے آپ کو سہارا دیا آپ اس وقت سخت تکلیف کی حالت میں تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: شاید لوگ ایسی باتیں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے بارے میں کر رہے ہوں گے حالانکہ میں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جس دن عثمان کی شہادت ہو گی اس دن آسمان کے فرشتے ان کے لیے دعائے رحمت کریں گے۔ (حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ) میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کیا یہ صرف عثمان کے لیے ہے یا سب لوگوں کے لیے ہے؟ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ صرف عثمان رضی اللہ عنہ کے لیے خاص ہے۔

استخلافِ عثمان رضی اللہ عنہ کے عملی مراحل:

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی زندگی کے آخری ایام میں جبکہ آپ جان لیوا گہرے زخموں سے چُور چُور تھے اپنے بعد امر خلافت کے معاملے کو انتہائی اہمیت کا حامل سمجھا۔ اس کے لیے درجہ بدرجہ درج ذیل تدابیر اختیار کرنے کا حکم دیا:

[1]: آپ رضی اللہ عنہ نے خلیفہ بننے کے لیے چھ افراد کے نام تجویز فرمائے:

حضرت علی، حضرت عثمان، حضرت زبیر، حضرت طلحہ، حضرت سعد بن ابی وقاص اور حضرت عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہم

[2]: ان چھ افراد کو حکم دیا کہ خلیفہ کے انتخاب کے لیے آپس میں مشورہ کریں۔ اپنے ساتھ صرف بطور مشیر حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو شامل کر لیں۔

[3]: یہ چھ افراد تین دن کے اندر فیصلہ کریں، تین دن سے سے زیادہ تاخیر نہ کریں۔

[4]: مدت انتخاب کے دوران حضرت صہیب رومی رضی اللہ عنہ نماز کی امامت کریں۔

[5]: حضرت ابو طلحہ انصاری رضی اللہ عنہ اور حضرت مقداد بن اسود الکندی رضی اللہ عنہ کو انتخابی عمل کی کارروائی کا نگران مقرر فرمایا۔

[6]: صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو یہ حکم دیا کہ جب افراد شوریٰ کسی کے خلیفہ ہونے پر اتفاق کر لیں تو جو اِن کی مخالفت کرے اس کی گردن اڑا دی جائے۔

[7]: یہ حکم دیا کہ اگر مذکورہ چھ افراد میں سے تین ایک شخص کے بارے میں رائے دیں اور باقی تین دوسرے شخص کے بارے میں رائے دیں تو ایسی صورت میں عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو ثالث تسلیم کر لیں ورنہ عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ۔

[8]: یہ حکم دیا کہ برابری کی صورت میں حضرت عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کی بات تسلیم کرو۔

فائدہ:

شق نمبر 7 اور 8 میں بہ ظاہر تعارض ہے۔ اس میں تطبیق یہ ہے کہ ان چھ افراد میں سے اگر تین ایک طرف اور تین دوسری طرف ہو جائیں تو چونکہ اب تقابل برابر ہو چکا ہے اس لیے اب حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو فیصل بنا دیا جائے۔ جس فریق کے حق میں وہ فیصلہ دیں اسی کے مطابق خلیفہ نامزد کر دیا جائے۔ اور اگر لوگ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے فیصلے کو تسلیم نہ کریں تو اب فیصلہ کا مدار حضرت عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کو بنایا جائے کہ جس گروہ میں وہ ہوں اسی کی رائے کے مطابق خلیفہ نامزد کر لیا جائے۔

اس حوالے سے ائمہ محدثین و مؤرخین کی چند عبارات ملاحظہ ہوں:

(1): امام ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل البخاری رحمہ اللہ (ت:256ھ) روایت ذکر کرتے ہیں:

قَالَ مَا أَجِدُ أَحَدًا أَحَقَّ بِهَذَا الْأَمْرِ مِنْ هَؤُلَاءِ النَّفَرِ أَوِ الرَّهْطِ الَّذِينَ تُوُفِّيَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَنْهُمْ رَاضٍ فَسَمَّى عَلِيًّا وَعُثْمَانَ وَالزُّبَيْرَ وَطَلْحَةَ وَسَعْدًا وَعَبْدَ الرَّحْمَنِ۔

صحیح البخاری، باب مناقب عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ، رقم الحدیث: 3700

ترجمہ: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں خلافت کا ان حضرات سے زیادہ کسی کو مستحق نہیں سمجھتا جن سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی وفات تک راضی تھے۔ پھر آپ نے عثمان بن عفان، علی بن ابی طالب، عبد الرحمٰن بن عوف، سعد بن ابی وقاص، زبیر بن

العوّام اور طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہم اجمعین کے نام لیے۔

(2): امام ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل البخاری رحمہ اللہ (ت:256ھ) روایت ذکر کرتے ہیں:

وَقَالَ يَشْهَدُكُمْ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ وَلَيْسَ لَهُ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ

صحیح البخاری، باب مناقب عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ، رقم الحدیث: 3700

ترجمہ: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آپ لوگوں کے ساتھ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما شریک ہو جائیں لیکن امر خلافت کے مستحق نہیں ہوں۔

(3): امام ابو عبد اللہ محمد بن سعد بن منیع الہاشمی البغدادی رحمہ اللہ (ت:230ھ) روایت نقل کرتے ہیں۔

وَلَا تَتْرُكْهُمْ يَمْضِي الْيَوْمُ الثَّالِثُ حَتَّى يُؤَمِّرُوا أَحَدَهُمْ

الطبقات الکبریٰ لابن سعد، ذکر الشوریٰ وماکان من امرھم

ترجمہ: تین دن گزرنے کے بعد آپ ان لوگوں کو ایسی حالت میں نہ چھوڑیں کہ انہوں نے اپنا کسی کا امیر نہ بنایا ہو۔

(4): امام ابو عبد اللہ محمد بن سعد بن منیع الہاشمی البغدادی رحمہ اللہ (ت:230ھ) روایت نقل کرتے ہیں۔

لِيُصَلِّ لَكُمْ صُهَيْبٌ ثَلَاثًا.

الطبقات الکبریٰ لابن سعد، ذکر الشوریٰ وماکان من امرھم

ترجمہ: لوگوں کو حکم دیا کہ آپ کو تین دن تک نماز صہیب رومی پڑھائیں گے۔

فائدہ: شوریٰ کے چھ افراد میں سے کسی کو امامت نہیں سونپی کہ کہیں آپ رضی اللہ عنہ کی طرف سے اسے اَمرِ خلافت کی نامزدگی نہ تصور کر لیا جائے۔

(5): امام ابو زید عمر بن شبہ بن عبیدہ بن ریطۃ النمیری البصری رحمہ اللہ (ت:262ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

وَقَالَ لِأَبِي طَلْحَةَ الْأَنْصَارِيِّ: «يَا أَبَا طَلْحَةَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ طَالَمَا أَعَزَّ الْإِسْلَامَ بِكُمْ، فَاخْتَرْ مِنْهُمْ»، وَقَالَ لِلْمِقْدَادِ بْنِ الْأَسْوَدِ: «إِذَا وَضَعْتُمُونِي فِي حُفْرَتِي فَاجْمَعْ هَؤُلَاءِ الرَّهْطَ فِي بَيْتٍ حَتَّى يَخْتَارُوا رَجُلًا مِنْهُمْ».

تاریخ المدینۃ لابن شبہ، تحت مقتل عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ

ترجمہ: حضرت ابو طلحہ انصاری رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ اے ابو طلحہ! اللہ رب العزت نے آپ لوگوں کے ذریعے سے اسلام کو عزت بخشی ہے اس لیے آپ ان پر نگران رہیں۔ اور حضرت مقداد بن اسود الکندی رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ جب آپ لوگ مجھے قبر میں اتار دو تو ان لوگوں کو کسی گھر کے اندر جمع کر کے رکھنا یہاں تک کہ وہ کسی کو خلیفہ منتخب کر لیں۔

(6): امام ابو عبد اللہ محمد بن سعد بن منیع الہاشمی البغدادی رحمہ اللہ (ت:230ھ) روایت نقل کرتے ہیں۔

وَتَشَاوَرُوا فِي أَمْرِكُمْ وَالْأَمْرُ إِلَى هَؤُلَاءِ السِّتَّةِ فَمَنْ بَعَلَ أَمْرَكُمْ فَاضْرِبُوا عُنُقَهُ يَعْنِي مَنْ خَالَفَكُمْ»

الطبقات الکبریٰ لابن سعد، ذکر الشوریٰ وماکان من امرھم

ترجمہ: امر خلافت میں مشورہ کرو لیکن یہ یاد رہے کہ امر خلافت انہی چھ حضرات کے درمیان ہی رہے گا۔ جو شخص (خلیفہ منتخب ہونے کے اتفاقی موقف کا) انکار کرے اس کی گردن اڑا دو۔

فائدہ: مَنۡ بَعَلَ أَمۡرَكُمۡ کا معنیٰ ہے مَنۡ خَالَفَكُمۡ ۔(یعنی جو تمہاری مخالفت کرے)

(7): امام ابو زید عمر بن شبہ بن عبیدہ بن ریطۃ النمیری البصری رحمہ اللہ (ت:262ھ)روایت نقل کرتے ہیں:

فَإِنۡ رَضِيَ ثَلَاثَةٌ رَجُلًا مِنۡهُمۡ وَثَلَاثَةٌ رَجُلًا مِنۡهُمۡ فَحَكِّمُوا عَبۡدَ اللّٰهِ بۡنَ عُمَرَ فَأَيُّ الۡفَرِيقَيۡنِ حَكَمَ لَهُ فَلۡيَخۡتَارُوا رَجُلًا مِنۡهُمۡ فَإِنۡ لَمۡ يَرۡضَوۡا بِحُكۡمِ عَبۡدِ اللّٰهِ بۡنِ عُمَرَ فَكُونُوا مَعَ الَّذِينَ فِيهِمۡ عَبۡدُ الرَّحۡمَنِ بۡنُ عَوۡفٍ.

تاریخ المدینۃ لابن شبہ، تحت مقتل عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ

ترجمہ: مذکورہ چھ افراد میں سے تین ایک شخص کے بارے میں رائے دیں اور باقی تین دوسرے شخص کے بارے میں رائے دیں تو ایسی صورت میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو ثالث تسلیم کرلیں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما (دو فریقوں میں سے) جس فریق کے حق میں فیصلہ دیں ان میں سے ایک کو منتخب کرلیا جائے۔ اگر عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے فیصلے پر اتفاق نہ ہو تو جس فریق میں عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ ہوں، اس فریق کے ساتھ ہو جائیں۔

(8): امام ابو عبداللہ محمد بن سعد بن منیع الہاشمی البغدادی رحمہ اللہ (ت:230ھ)روایت نقل کرتے ہیں:

وَإِنِ اجۡتَمَعَ رَأۡيُ ثَلَاثَةٍ وَثَلَاثَةٍ فَاتَّبِعُوا صِنۡفَ عَبۡدِ الرَّحۡمَنِ بۡنِ عَوۡفٍ وَاسۡمَعُوا وَأَطِيعُوا

الطبقات الکبریٰ لابن سعد، ذکر الشوریٰ وماکان من امرھم

ترجمہ: چھ افراد میں سے تین ایک شخص کے بارے میں رائے دیں اور باقی تین دوسرے شخص کے بارے میں رائے دیں تو ایسی صورت میں حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کی اتباع کرنا۔ ان کی بات سننا اور اس پر عمل کرنا۔

استخلافِ عثمان رضی اللہ عنہ میں حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کا دانشمندانہ کردار:

جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی تدفین سے لوگ فارغ ہوئے تو ممبران شوریٰ (علیٰ اختلاف القولین) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا یا فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کے گھر میں جمع ہوئے۔ اس دوران حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے چند امور سرانجام دیے:

(1): حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ مجوزہ امیدواروں کی تعداد چھ سے تین تک لے آئے۔

(2): حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے حضرت عثمان اور حضرت علی رضی اللہ عنہما کو فرمایا کہ جو بھی امر خلافت سے اپنی براءت ظاہر کرے گا ہم خلافت اسی کو دے دیں گے اور اللہ اس کا نگہبان ہو گا۔

(3): حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے دونوں حضرات کی اجازت سے خلیفہ نامزد کرنے کی ذمہ داری خود لے لی۔

(4): حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے دونوں کو اعتماد میں لیا۔

(5): حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے ان دونوں حضرات سے متعلق خود بھی غور وخوض کیا اور اھل مدینہ سے مشورہ بھی کیا۔

(6): حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی بیعتِ خلافت کی، پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کی۔ اس کے بعد تمام اہلِ مدینہ نے کی۔

اس حوالے سے محدثین ومؤرخین کی چند عبارات ملاحظہ فرمائیں:

[1]: امام ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل البخاری رحمہ اللہ (ت:256ھ) روایت ذکر کرتے ہیں:

فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ: اجْعَلُوا أَمْرَكُمْ إِلَى ثَلَاثَةٍ مِنْكُمْ. فَقَالَ الزُّبَيْرُ: قَدْ جَعَلْتُ أَمْرِي إِلَى عَلِيٍّ. فَقَالَ طَلْحَةُ: قَدْ جَعَلْتُ أَمْرِي إِلَى عُثْمَانَ وَقَالَ سَعْدٌ: قَدْ جَعَلْتُ أَمْرِي إِلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ.

صحیح البخاری، باب مناقب عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ، رقم الحدیث:3700

ترجمہ: حضرت عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے (امورِ مشاورت کو احسن طریقے سے نمٹانے کے لیے اولاً) یہ رائے پیش کی کہ آپ لوگ اپنا معاملہ اپنے میں سے تین لوگوں کے حوالے کر دیں۔ چنانچہ

- حضرت زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں اپنا معاملہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے حوالے کرتا ہوں۔
- حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں اپنا معاملہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے حوالے کرتا ہوں۔
- حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں اپنا معاملہ حضرت عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کے حوالے کرتا ہوں۔

[2]: امام ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل البخاری رحمہ اللہ (ت:256ھ) روایت ذکر کرتے ہیں:

أَيُّكُمَا تَبَرَّأَ مِنْ هَذَا الْأَمْرِ فَنَجْعَلُهُ إِلَيْهِ وَاللهُ عَلَيْهِ وَالْإِسْلَامُ لَيَنْظُرَنَّ أَفْضَلَهُمْ فِي نَفْسِهِ فَأُسْكِتَ الشَّيْخَانِ.

صحیح البخاری، باب مناقب عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ، رقم الحدیث:3700

ترجمہ: (حضرت عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے حضرت عثمان اور حضرت علی رضی اللہ عنہما کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا) آپ دونوں میں سے جو بھی امر خلافت سے اپنی براءت ظاہر کرے گا ہم خلافت اسی کو دے دیں گے اور اللہ اس کا نگہبان ہو گا مزید یہ کہ اسلام کے حقوق کی ذمہ داری اس پر ہو گی۔ ہر شخص کو غور کرنا چاہیے کہ اس کے خیال میں کون افضل ہے؟ اس پر شیخین (دونوں بزرگ) خاموش ہو گئے۔

[3]: امام ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل البخاری رحمہ اللہ (ت:256ھ) روایت ذکر کرتے ہیں:

أَفَتَجْعَلُونَهُ إِلَيَّ وَاللهُ عَلَيَّ أَنْ لَا آلُو عَنْ أَفْضَلِكُمْ قَالَا نَعَمْ.

صحیح البخاری، باب مناقب عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ، رقم الحدیث:3700

ترجمہ: کیا آپ لوگ انتخاب کی ذمہ داری مجھ پر ڈالتے ہیں؟ اللہ گواہ ہے کہ میں آپ میں سے جو افضل ہو گا اسے منتخب کرنے میں کسی قسم کی کوتاہی نہیں کروں گا۔ ان حضرات نے جواب دیا: جی ہاں!

[4]: امام ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل البخاری رحمہ اللہ (ت:256ھ) روایت ذکر کرتے ہیں:

فَأَخَذَ بِيَدِ أَحَدِهِمَا فَقَالَ لَكَ قَرَابَةٌ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْقَدَمُ فِي الْإِسْلَامِ مَا قَدْ عَلِمْتَ فَاللهُ عَلَيْكَ لَئِنْ أَمَّرْتُكَ لَتَعْدِلَنَّ وَلَئِنْ أَمَّرْتُ عُثْمَانَ لَتَسْمَعَنَّ وَلَتُطِيعَنَّ ثُمَّ خَلَا بِالْآخَرِ فَقَالَ لَهُ مِثْلَ ذَلِكَ.

صحیح البخاری، باب مناقب عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ، رقم الحدیث:3700

ترجمہ: پھر آپ رضی اللہ عنہ نے ان دونوں میں سے ایک (حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ) کا ہاتھ پکڑا اور ان سے فرمایا کہ آپ کی

اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے قریبی رشتہ داری ہے اور آپ کو ابتداء میں اسلام قبول کرنے کا شرف بھی حاصل ہے۔ جیسا کہ آپ کو خود بھی یہ بات بخوبی معلوم ہے اللہ آپ کا نگہبان ہے اگر میں آپ کے بارے میں خلیفہ ہونے کا فیصلہ کروں تو کیا آپ عدل سے کام لیں گے اور اگر میں عثمان رضی اللہ عنہ کو خلیفہ بنا دوں تو کیا آپ ان کے احکام مانیں گے اور اطاعت کریں گے؟ اس کے بعد دوسرے (حضرت عثمان رضی اللہ عنہ) کو الگ لے گئے اور ان سے بھی یہی بات فرمائی۔

[5]: امام ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل البخاری رحمہ اللہ (ت:256ھ) روایت ذکر کرتے ہیں:

يَا عَلِيُّ! إِنِّي قَدْ نَظَرْتُ فِي أَمْرِ النَّاسِ، فَلَمْ أَرَهُمْ يَعْدِلُونَ بِعُثْمَانَ، فَلا تَجْعَلَنَّ عَلَى نَفسِكَ سَبِيلاً

صحیح البخاری، باب مناقب عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ، رقم الحدیث:7207

ترجمہ: حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے فرمایا: علی (میرے بھائی) آپ بات دل پہ نہ لینا میں نے لوگوں (اھل مدینہ سے مشاورت کے بعد) ان کی آراء میں غور وخوض کیا ہے (میری اور ان کی دیانتدارانہ رائے یہ ہے کہ) وہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ (افضیلت کے پیش نظر) کسی کو ان کے برابر نہیں سمجھتے۔

امام ابوزید عمر بن شبہ بن عبیدہ بن ریطۃ النمیری البصری رحمہ اللہ (ت:262ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ: يَا عَلِيُّ، لَا تَجْعَلْ عَلَى نَفْسِكَ سَبِيلًا، فَإِنِّي قَدْ نَظَرْتُ وَشَاوَرْتُ النَّاسَ فَإِذَا هُمْ لَا يَعْدِلُونَ بِعُثْمَانَ،

تاریخ المدینۃ لابن شبہ، تحت مقتل عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ

ترجمہ: حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے فرمایا: علی (میرے بھائی) آپ بات دل پہ نہ لینا میں نے خود بھی خوب غور و خوض کیا ہے اور لوگوں (اھل مدینہ) سے مشورہ بھی کیا ہے (میری اور ان کی دیانتدارانہ رائے یہ ہے کہ) وہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ (افضیلت کے پیش نظر) کسی کو ان کے برابر نہیں سمجھتے۔

[6]: امام ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل البخاری رحمہ اللہ (ت:256ھ) روایت ذکر کرتے ہیں:

فَلَمَّا أَخَذَ الْمِيثَاقَ قَالَ ارْفَعْ يَدَكَ يَا عُثْمَانُ فَبَايَعَهُ فَبَايَعَ لَهُ عَلِيٌّ وَوَلَجَ أَهْلُ الدَّارِ فَبَايَعُوهُ

صحیح البخاری، باب مناقب عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ، رقم الحدیث:3700

ترجمہ: اور جب (دونوں سے) وعدہ لے لیے تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ آپ (ہم سے بیعت لینے کے لیے) ہاتھ آگے بڑھائیں۔ (حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ہاتھ آگے بڑھایا) آپ رضی اللہ عنہ نے بیعت کی، پھر اس کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بھی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی بیعت کی اور اہل مدینہ آئے اور انہوں نے بیعت کی۔

امام ابوعبداللہ محمد بن سعد بن منیع الہاشمی البغدادی رحمہ اللہ (ت:230ھ) روایت نقل کرتے ہیں۔

عَنْ سَلَمَةَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: «أَوَّلُ مَنْ بَايَعَ لِعُثْمَانَ؛ عَبْدُ الرَّحْمَنِ ثُمَّ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ.

الطبقات الکبریٰ لابن سعد، ذکر بیعۃ عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ

ترجمہ: حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سب سے پہلے جس نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی بیعت کی وہ عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ ہیں اور اس کے بعد علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ ہیں۔

عثمان سے بغض رکھنے والا عند اللہ مبغوض

امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورة الترمذی رحمہ اللہ (ت 279ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

عَنْ جَابِرٍ قَالَ: أُتِيَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجَنَازَةِ رَجُلٍ لِيُصَلِّيَ عَلَيْهِ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ، فَقِيلَ: يَا رَسُولَ اللهِ مَا رَأَيْنَاكَ تَرَكْتَ الصَّلَاةَ عَلَى أَحَدٍ قَبْلَ هَذَا؟ قَالَ: إِنَّهُ كَانَ يَبْغَضُ عُثْمَانَ فَأَبْغَضَهُ اللهُ.

جامع الترمذی، باب وفی مناقب عثمان رضی اللہ عنہ، رقم الحدیث: 3709

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں میت لائی گئی کہ آپ اس کی نماز جنازہ پڑھائیں۔ لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی نماز جنازہ ادا نہیں کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے (از راہ تعجب) پوچھا گیا کہ اے اللہ کے رسول! ہم نے آپ کو کسی کی نماز جنازہ چھوڑتے نہیں دیکھا۔ (اس کی کیوں چھوڑ دی؟) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ (میرے) عثمان سے دلی نفرت رکھتا تھا۔ اس لیے یہ شخص اللہ کا بھی مبغوض ٹھہرا۔

اپنے عہد خلافت میں

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بعد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو اتفاقِ رائے سے خلیفہ نامزد کر دیا گیا۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے طرز خلافت کی ایک جھلک:

1: پہلا خطبہ:

سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ جب خلیفہ بنے تو آپ نے ایک خطبہ ارشاد فرمایا۔

امام ابو جعفر محمد بن جریر بن یزید بن کثیر بن غالب الطبری رحمہ اللہ (ت:310ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

فَإِنِّي قَدْ كُلِّفْتُ وَقَدْ قَبِلْتُ أَلَا وَإِنِّي مُتَّبِعٌ وَلَسْتُ بِمُبْتَدِعٍ أَلَا وَإِنَّ لَكُمْ عَلَيَّ بَعْدَ كِتَابِ اللهِ عزوجل وَسُنَّةِ نَبِيِّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثًا:

- اِتِّبَاعُ مَنْ كَانَ قَبْلِي فِيمَا اجْتَمَعْتُمْ عَلَيْهِ وَسَنَنْتُمْ وَسَنُّ سُنَّةِ أَهْلِ الْخَيْرِ فِيمَا لَمْ تَسُنُّوا عَنْ مَلإٍ.
- وَالْكَفُّ عَنْكُمْ إِلَّا فِيمَا اسْتَوْجَبْتُمُ الْعُقُوبَةَ
- وَإِنَّ الدُّنْيَا خَضِرَةٌ وَقَدْ شُهِيَتْ إِلَى النَّاسِ وَمَالَ إِلَيْهَا كَثِيرٌ مِنْهُمْ فَلَا تَرْكَنُوا إِلَى الدُّنْيَا وَلَا تَثِقُوا بِهَا فَإِنَّهَا لَيْسَتْ بِثِقَةٍ وَاعْلَمُوا أَنَّهَا غَيْرُ تَارِكَةٍ إِلَّا مَنْ تَرَكَهَا.

تاریخ الطبری تاریخ الرسل والملوک، حوادث متفرقہ

ترجمہ: لوگو! مجھ پر خلافت کی ذمہ داری ڈالی گئی ہے اور میں نے اسے قبول کیا۔ میں پہلے لوگوں کی پیروی میں امور خلافت انجام دوں گا ان سے ہٹ کر نہیں۔ (دوسرا معنیٰ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ میں متبع سنت ہوں مبتدع نہیں ہوں) قرآن وسنت پر عمل کرنے کے بعد تم سب کے میرے اوپر تین بنیادی حقوق ہیں:

1. میں پہلے گزرے ہوئے لوگوں کی ان چیزوں میں اتباع کروں جن پر آپ لوگوں نے اتفاق واجماع کر لیا ہے اور طریقہ متعین کر لیا ہے۔ اور آپ لوگوں نے اور اہل خیر نے جو طریقہ متعین کیا ہے وہ تمام لوگوں کے سامنے متعین کروں۔
2. میں تم میں سے کسی پر کسی طرح کی کوئی زیادتی نہ کروں۔ الا یہ کہ تم خود (کسی جرم کا ارتکاب کر کے) اپنے اوپر سزا کو لازم کر لو۔
3. دنیا (دیکھنے کے اعتبار سے) سرسبز وشاداب ہے اور لوگوں کی طرف لپک رہی ہے اور بہت سارے لوگ اس کی طرف مائل ہو چکے ہیں۔ لہٰذا آپ لوگ دنیا کی طرف مائل نہ ہونا، اس پر اعتماد نہ کرنا کیونکہ یہ دنیا قابل اعتماد نہیں اور ہاں دنیا کسی کو چھوڑنے والی نہیں ہاں کوئی خود اس سے کنارہ کش ہو جائے تو الگ بات ہے۔

2: والیان حکومت کے نام پہلا خط:

امام ابو جعفر محمد بن جریر بن یزید بن کثیر بن غالب الطبری رحمہ اللہ (ت:310ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

كَانَ أَوَّلُ كِتَابٍ كَتَبَهُ عُثْمَانُ إِلَى عُمَّالِهِ: أَمَّا بَعْدُ، فَإِنَّ اللهَ أَمَرَ الأَئِمَّةَ أَنْ يَكُونُوا رُعَاةً وَلَمْ يَتَقَدَّمْ إِلَيْهِمْ أَنْ يَكُونُوا جُبَاةً وَإِنَّ صَدْرَ هَذِهِ الأُمَّةِ خُلِقُوا رُعَاةً لَمْ يُخْلَقُوا جُبَاةً، وَلَيُوشِكَنَّ أَئِمَّتُكُمْ أَنْ يَصِيرُوا جُبَاةً وَلا يَكُونُوا رُعَاةً فَإِذَا

عَادُوا كَذٰلِكَ انْقَطَعَ الْحَيَاءُ وَالْأَمَانَةُ وَالْوَفَاءُ أَلا وَإِنَّ أَعْدَلَ السِّيرَةِ أَنْ تَنْظُرُوا فِي أُمُورِ الْمُسْلِمِينَ فِيمَا عَلَيْهِمْ فَتُعْطُوهُمْ مَا لَهُمْ وَتَأْخُذُوهُمْ بِمَا عَلَيْهِمْ ثُمَّ تُثْنُوا بِالذِّمَّةِ فَتُعْطُوهُمُ الَّذِي لَهُمْ وَتَأْخُذُوهُمْ بِالَّذِي عَلَيْهِمْ .ثُمَّ الْعَدُوَّ الَّذِي تَنْتَابُونَ فَاسْتَفْتِحُوا عَلَيْهِمْ بِالْوَفَاءِ

تاریخ الطبری تاریخ الرسل والملوک، تحت کتب عثمان رضی اللہ عنہ الی عمالہ

ترجمہ: سب سے پہلا خط جو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے والیان حکومت کے نام تحریر کیا اس میں حمد و صلاۃ کے بعد لکھا: اللہ تعالیٰ نے والیان حکومت کو حکم فرمایا ہے کہ وہ (رعایا کے) نگہبان بنیں۔ صرف ٹیکس وصول کرنے والے نہ بنیں۔ اس امت کے اولین لوگ نگہبان بنائے گئے ٹیکس وصول کرنے والے نہیں بنائے گئے۔ (حالات کو دیکھ کر یوں معلوم ہوتا ہے کہ) آپ لوگوں کے امراء ٹیکس وصول کرنے والے بن جائیں گے اور نگہبان ہونے والی حیثیت کو برقرار نہ رکھ سکیں۔ (خدانخواستہ) اگر ایسا ہو گیا تو حیا، امانت اور وفاداری ختم ہو جائے گی۔ معتدل طرز زندگی یہ ہے کہ آپ لوگ مسلمانوں کے مسائل میں غور و فکر کرو۔ ان کے جو حقوق ہیں وہ ادا کرو۔ اور ان کے ذمہ جو (ریاست کے) حقوق ہیں وہ ان سے وصول کرو۔ اس کے بعد ذمی لوگوں کو مسائل میں غور و فکر کرو ان کے جو حقوق ہیں وہ ادا کرو۔ اور ان کے ذمہ جو (ریاست کے) حقوق ہیں وہ ان سے وصول کرو۔ اس کے بعد دشمنوں کے مسائل میں غور و فکر کرو جن کے مقابلے میں آپ ڈٹے ہوئے ہو (اسلام اور اہل اسلام سے) وفاداری سے (ان کے خلاف) فتح حاصل کرو۔

3: خراج وصول کرنے والوں کے نام پہلا خط:

امام ابو جعفر محمد بن جریر بن یزید بن کثیر بن غالب الطبری رحمہ اللہ (ت: 310ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

وَكَانَ أَوَّلَ كِتَابٍ كَتَبَهُ إِلَى عُمَّالِ الْخَرَاجِ: أَمَّا بَعْدُ، فَإِنَّ اللَّهَ خَلَقَ الْخَلْقَ بِالْحَقِّ، فَلا يَقْبَلُ إِلا الْحَقَّ، خُذُوا الْحَقَّ وَأَعْطُوا الْحَقَّ بِهِ وَالْأَمَانَةَ الْأَمَانَةَ، قُومُوا عَلَيْهَا، وَلا تَكُونُوا أَوَّلَ مَنْ يَسْلُبُهَا، فَتَكُونُوا شُرَكَاءَ مَنْ بَعْدَكُمْ إِلَى مَا اكْتَسَبْتُمْ وَالْوَفَاءَ الْوَفَاءَ، لا تَظْلِمُوا الْيَتِيمَ وَلا الْمُعَاهَدَ، فَإِنَّ اللَّهَ خَصْمٌ لِمَنْ ظَلَمَهُمْ.

تاریخ الطبری تاریخ الرسل والملوک، تحت کتب عثمان رضی اللہ عنہ الی عمالہ

ترجمہ: سب سے پہلا خط جو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے خراج وصول کرنے والوں کے نام تحریر کیا اس میں حمد و صلاۃ کے بعد لکھا: اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو برحق طور پر پیدا فرمایا۔ اللہ تعالیٰ حق ہی کو قبول فرماتا ہے۔ حق لو اور لوگوں کو حق دو، امانت اور راست بازی کا ہمیشہ خیال رکھو، پہلے پہلے امانت ضائع کرنے والے نہ بنو (کیونکہ آپ لوگوں سے پہلے اس امت میں یہ جرم کسی نے نہیں کیا) اس صورت میں آپ بعد والوں کے شریک جرم بن جاؤ گے وفاداری اور ایفائے عہد کا خیال رکھو، نہ یتیم پر ظلم کرو اور نہ ہی معاہد (ذمی) پر کیونکہ مظلوم کا مدعی خود خدا ہوتا ہے۔

4: سپہ سالاروں کے نام پہلا خط:

امام ابو جعفر محمد بن جریر بن یزید بن کثیر بن غالب الطبری رحمہ اللہ (ت: 310ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

وَكَانَ أَوَّلَ كِتَابٍ كَتَبَهُ إِلَى أُمَرَاءِ الْأَجْنَادِ فِي الْفُرُوجِ: أَمَّا بَعْدُ، فَإِنَّكُمْ حُمَاةُ الْمُسْلِمِينَ وَذَادَتُهُمْ، وَقَدْ وَضَعَ لَكُمْ عُمَرُ مَا لَمْ يَغِبْ عنا، بل كان عن ملامنا، وَلا يَبْلُغَنِي عَنْ أَحَدٍ مِنْكُمْ تَغْيِيرٌ وَلا تَبْدِيلٌ فَيُغَيِّرَ اللَّهُ مَا بِكُمْ وَيَسْتَبْدِلَ بِكُمْ

غَيْرَكُمْ. فَانْظُرُوا كَيْفَ تَكُونُونَ، فَإِنِّي أَنْظُرُ فِيمَا أَلْزَمَنِي اللهُ النَّظَرَ فِيهِ، وَالْقِيَامَ عَلَيْهِ.

تاریخ الطبری تاریخ الرسل والملوک، تحت کتب عثمان رضی اللہ عنہ الی عمالہ

ترجمہ: سب سے پہلا خط جو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے سرحدوں پر موجود اسلامی افواج اور بالخصوص سپہ سالاروں کے نام تحریر کیا اس میں حمد وصلاۃ کے بعد لکھا: تم لوگ مسلمانوں کی حمایت اور ان کی طرف سے دفاع کا فریضہ سرانجام دے رہے ہو تمہارے لیے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جو قوانین مقرر فرمائے تھے وہ ہم میں سے کسی پر مخفی نہیں بلکہ ہماری مشاورت سے بنائے تھے۔ اس لیے مجھ تک یہ خبر نہیں پہنچنی چاہیے کہ تم نے ان قوانین میں رد و بدل سے کام لیا ہے اور اگر تم نے ایسا کیا تو یاد رکھنا کہ اللہ تعالیٰ تمہاری جگہ دوسری قوم کو لے آئیں گے اب تم خود فیصلہ کرو کہ تم نے کیسے بن کے رہنا ہے؟ اور اللہ تعالیٰ نے جو ذمہ داری مجھ پر ڈالی ہے میں بھی اس کی ادائیگی کی پوری کوشش کر رہا ہوں۔

5: عام رعایا کے نام ہدایات:

امام ابو جعفر محمد بن جریر بن یزید بن کثیر بن غالب الطبری رحمہ اللہ (ت: 310ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

وَكَانَ كِتَابُهُ إِلَى الْعَامَّةِ: أَمَّا بَعْدُ، فَإِنَّكُمْ إِنَّمَا بَلَغْتُمْ مَا بَلَغْتُمْ بِالاقْتِدَاءِ وَالاتِّبَاعِ، فَلا تَلْفِتَنَّكُمُ الدُّنْيَا عَنْ أَمْرِكُمْ، فَإِنَّ أَمْرَ هَذِهِ الأُمَّةِ صَائِرٌ إِلَى الابْتِدَاعِ بَعْدَ اجْتِمَاعِ ثَلاثٍ فِيكُمْ: تَكَامُلُ النِّعَمِ، وَبُلُوغُ أَوْلادِكُمْ مِنَ السَّبَايَا، وَقِرَاءَةُ الأَعْرَابِ وَالأَعَاجِمِ الْقُرْآنَ، فان رسول الله قَالَ: [الْكُفْرُ فِي الْعُجْمَةِ] فَإِذَا اسْتُعْجِمَ عَلَيْهِمْ أَمْرٌ تَكَلَّفُوا وَابْتَدَعُوا.

تاریخ الطبری تاریخ الرسل والملوک، تحت کتب عثمان رضی اللہ عنہ الی عمالہ

ترجمہ: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے عامۃ الناس کے نام ہدایات جاری فرمائیں اس میں حمد وصلاۃ کے بعد لکھا: آپ لوگ جس مقام پر پہنچے ہو وہ اسلاف کی تقلید سے پہنچے ہو خیال کرنا دنیا کہیں تمہیں اس منہج سے دور نہ کرے۔ کیونکہ جب اس امت میں تین چیزیں جمع ہو جائیں گی تو اس کا معاملہ بدعت کی طرف چل پڑے گا۔ نعمتوں کی فراوانی، جنگی قیدی خواتین سے آپ کی اولاد کا بلوغت تک پہنچنا اور عجمیوں کی طرح (بغیر قواعد تجوید) قرآن کریم پڑھنا۔ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ کفر عجمیوں میں ہے۔ جب ان پر کوئی معاملہ دشوار گزرتا ہے تو بدعت ایجاد کر لیتے ہیں۔

6: فوجیوں کے وظائف میں اضافہ:

امام ابو جعفر محمد بن جریر بن یزید بن کثیر بن غالب الطبری رحمہ اللہ (ت: 310ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

عَنْ عَامِرٍ الشَّعْبِيِّ، قَالَ: أَوَّلُ خَلِيفَةٍ زَادَ النَّاسَ فِي أُعْطِيَاتِهِمْ مِائَةً عُثْمَانُ، فَجَرَتْ.

تاریخ الطبری تاریخ الرسل والملوک، تحت کتب عثمان رضی اللہ عنہ الی عمالہ

ترجمہ: حضرت عامر الشعبی رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پہلے خلیفہ ہیں جنہوں نے فوجیوں کے وظائف میں سو سو درہم کے اضافہ کیا۔

7: ساحلی علاقوں کی مضبوطی:

امام احمد بن یحیٰ بن جابر بن داود البَلاذُری رحمہ اللہ (ت 279ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

لَمَّا اسْتُخْلِفَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ كَتَبَ إِلَى مُعَاوِيَةَ يَأْمُرُهُ بِتَحْصِينِ السَّوَاحِلِ وَشَحْنَتِهَا وَإِقْطَاعِ مَنْ يُنْزِلُهُ إِيَّاهَا الْقَطَائِعَ فَفَعَلَ.

فتوح البلدان، فتح مدینۃ دِمَشق وارضہا

ترجمہ: جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ خلیفہ بنے تو آپ نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو ایک خط لکھا جس میں ساحلی علاقوں کو مضبوط بنانے اور حفاظتی دستے متعین کرنے کا حکم دیا مزید یہ کہ جو ان علاقوں میں مقیم لوگوں کے لیے وظائف اور جاگیریں مقرر کرنے کا حکم دیا۔

8: بچوں کے وظائف:

امام ابوعبد اللہ محمد بن سعد بن منیع الہاشمی البغدادی رحمہ اللہ (ت:230ھ) روایت نقل کرتے ہیں۔

عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، قَالَ: قَدِمَ جَدِّي الْخِيَارُ عَلَى عُثْمَانَ فَقَالَ: كَمْ مَعَكَ مِنْ عِيَالِكَ يَا شَيْخُ؟ فَقَالَ: إِنَّ مَعِي فَذْكَرَ فَقَالَ: أَمَّا أَنْتَ يَا شَيْخُ فَقَدْ فَرَضْنَا لَكَ خَمْسَ عَشْرَةَ يَعْنِي أَلْفًا وَخَمْسَمِائَةٍ, وَلِعِيَالِكَ مِائَةً مِائَةٍ

الطبقات الکبریٰ لابن سعد، تحت ترجمۃ ابو اسحاق السبیعی رحمہ اللہ

ترجمہ: حضرت ابو اسحاق الہمدانی رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ میرے دادا خیار حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس گئے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ شیخ! آپ کے اہل و عیال کتنے افراد پر مشتمل ہیں؟ انہوں نے بتایا کہ اتنے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے آپ کے لیے 1500 درہم جبکہ آپ کے اہل و عیال میں سے ہر ایک کے لیے ایک ایک سو درہم مقرر کر دیا ہے۔

فائدہ: امام ابویوسف یعقوب بن سفیان بن جوان الفارسی الفسوی رحمہ اللہ (ت:277ھ) نے "المعرفۃ والتاریخ" میں لکھا ہے کہ ابو اسحاق الہمدانی رحمہ اللہ کے دادا خیار رحمہ اللہ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو بتایا: إِنَّ مَعِي سِتِّين کہ میرے پاس 60 لوگ رہتے ہیں۔ اگر خیار اور ان کے اہل خانہ کے دراہم کو ملایا جائے تو وہ 7500 دراہم بنتے ہیں۔

امام حافظ عماد الدین ابو الفداء اسماعیل بن خطیب عمر بن کثیر الدمشقی رحمہ اللہ (ت:774ھ) فرماتے ہیں:

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ جَدَّتِهِ -وَكَانَتْ تَدْخُلُ عَلَى عُثْمَانَ وَهُوَ مَحْصُورٌ- فَوَلَدَتْ هِلَالًا، فَفَقَدَهَا يَوْمًا فَقِيلَ لَهُ: إِنَّهَا قَدْ وَلَدَتْ هَذِهِ اللَّيْلَةَ غُلَامًا، قَالَتْ: فَأَرْسَلَ إِلَيَّ بِخَمْسِينَ دِرْهَمًا وَشُقَيْقَةً سُنْبُلَانِيَّةً، وَقَالَ: هَذَا عَطَاءُ ابْنِكِ وَكِسْوَتُهُ، فَإِذَا مَرَّتْ بِهِ سَنَةٌ رَفَعْنَاهُ إِلَى مِائَةٍ.

البدایہ والنہایۃ لابن کثیر، تحت ذکر شیء من سیرتہ وھی دالۃ علی فضیلتہ

ترجمہ: حضرت محمد بن ہلال رحمہ اللہ اپنی دادی سے روایت کرتے ہیں...... یہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس ایام محاصرہ میں آیا کرتی تھیں...... ان کے ہاں بیٹا ہلال پیدا ہوا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ایک دن ان کو اپنے ہاں نہ دیکھا (تو پوچھا کہ اس خاتون کا کیا بنا؟) آپ کو بتایا گیا کہ انہوں نے گزشتہ رات ایک بچے کو جنم دیا ہے۔ محمد بن ہلال رحمہ اللہ کی دادی صاحبہ فرماتی ہیں کہ حضرت عثمان

رضی اللہ عنہ نے میرے پاس پچاس درہم اور سنبلانی کپڑے بھیجے اور ساتھ ہی یہ بھی کہلا بھیجا کہ یہ تیرے بیٹے کا وظیفہ اور کپڑا ہے جب یہ ایک سال کا ہو جائے گا تو اس کا وظیفہ بڑھا کر سو درہم کر دیں گے۔

9: فتوحات:

آپ رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں فتوحات کی دو قسمیں تھیں:

نمبر1: بعض ممالک جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت میں فتح ہو چکے تھے وہاں کے لوگوں نے بغاوت کی تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے دوبارہ فتح کیا۔

ان علاقوں میں آذربائیجان، آرمینیہ، رَے اور اسکندریہ کا نام قابلِ ذکر ہے۔ تاریخ طبری اور البدایہ والنہایہ میں ان علاقوں کا تفصیلاً ذکر ملتا ہے۔

نمبر2: وہ نئے علاقے جو پہلے فتح نہیں ہوئے تھے۔

ان علاقوں میں بلاد روم اور قلعے، بلاد مغرب، طرابلس، اِنطاکیہ، طَرَطُوس، شِمْشَاط، مَلَطِیَّہ، افریقہ، سوڈان، ماوراء النہر، ایشائے کوچک، ایران، ترکستان، اندلس، اِصْطَخْر، قِنَّسْرِیْن، قَبْرص، فارس، سجستان، خراسان، مکران، طبرستان، قہستان، اَبْرَشَهْر، طوس، بِیُوْرُو، حُمْران، سَرَخْس، بیہق مرو، طالقان، مَرْوْرُوْذ، فاریاب، طَخَارِسْتان، جوزجان، بلخ، ہَرات، بَاذَغِیْس، مَرْوَیْن وغیرہ شامل ہیں۔ ان میں سے ہر علاقے کی فتح کی تفصیل کتب تاریخ میں تفصیل کے ساتھ موجود ہے۔ گویا ایشیا، یورپ اور افریقہ کے بڑے بڑے ممالک فتح کیے۔ فارس و روم کی سیاسی قوت کا استیصال کیا اور روئے زمین کا بیشتر حصہ اسلامی سلطنت کے زیر نگیں آیا۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی طرز فقاہت کی ایک جھلک

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اپنے زمانہ خلافت میں بہت سے مجتہدانہ فیصلے کیے جو آپ کی فقاہت پر روشن دلیل ہیں۔ چند ایک کا مختصر مگر جامع تذکرہ پیش خدمت ہے:

1: جمع قرآن کے مراحل اور عثمانی مصحف:

قرآن کریم کے جمع کے تین مراحل ہیں۔

پہلا مرحلہ:

اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک زمانے میں قرآن کریم کا جو حصہ نازل ہوتا اسے فوراً تحریر کر لیا جاتا۔

رَسُوْلٌ مِّنَ اللّٰهِ يَتْلُوْا صُحُفًا مُّطَهَّرَةً ۝

سورۃ البینۃ، رقم الآیۃ:2

ترجمہ: (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے عظیم الشان رسول ہیں جو پاک صحائف کی تلاوت کرتے ہیں۔

فائدہ: یہ تبھی ممکن ہے کہ جب قرآن کریم کو صحائف میں لکھ لیا جاتا ہو۔ اس لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کاتبین وحی مقرر تھے۔

امام ابوعبد اللہ محمد بن اسماعیل البخاری رحمہ اللہ (المتوفیٰ:256ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ[لَا يَسْتَوِى الْقٰعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ] [وَ الْمُجٰهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ] قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ادْعُ لِي زَيْدًا وَلْيَجِئْ بِاللَّوْحِ وَالدَّوَاةِ وَالْكَتِفِ أَوِ الْكَتِفِ وَالدَّوَاةِ ثُمَّ قَالَ اكْتُبْ [لَا يَسْتَوِى الْقٰعِدُوْنَ]

صحیح البخاری، باب کاتب النبی صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحدیث:4990

ترجمہ: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب آیت کریمہ [لَا يَسْتَوِى الْقٰعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ] [وَ الْمُجٰهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ] نازل ہوئی تو اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا کہ زید کو میرے پاس بھیجو وہ تختی، دوات اور (کسی بڑے جانور کے) کندھے کی صاف ہڈی لے کر آئے۔ یا پھر یوں فرمایا کہ (کسی بڑے جانور کے) کندھے کی صاف ہڈی اور دوات لے کر میرے پاس آئے۔ (چنانچہ میں ان کو بلا کر لے آیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے) فرمایا: لکھو! [لَا يَسْتَوِى الْقٰعِدُوْنَ].

امام ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب الشامی الطبرانی (ت360ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ: كُنْتُ أَكْتُبُ الْوَحْيَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكَانَ «إِذَا نَزَلَ عَلَيْهِ أَخَذَتْهُ بُرَحَاءُ شَدِيدَةٌ، وَعَرِقَ عَرَقًا شَدِيدًا مِثْلَ الْجُمَانِ، ثُمَّ سُرِّيَ عَنْهُ». فَكُنْتُ أَدْخُلُ عَلَيْهِ بِقِطْعَةِ الْكَتِفِ أَوْ كِسْرَةٍ، فَأَكْتُبُ وَهُوَ يُمْلِي عَلَيَّ، فَمَا أَفْرَغُ حَتَّى تَكَادَ رِجْلِي تَنْكَسِرُ مِنْ ثِقَلِ الْقُرْآنِ، وَحَتَّى أَقُولَ: لَا أَمْشِي عَلَى رِجْلِي أَبَدًا، فَإِذَا فَرَغْتُ قَالَ: «اقْرَأْهُ»، فَأَقْرَؤُهُ، فَإِنْ كَانَ فِيهِ سَقْطٌ أَقَامَهُ، ثُمَّ أَخْرُجُ بِهِ إِلَى النَّاسِ

المعجم الاوسط للطبرانی، رقم الحدیث:1913

ترجمہ: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں اللہ کے رسول کے لیے وحی کی کتابت کیا کرتا تھا۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہوتی تو آپ کو سخت گرمی لگتی، اور آپ کے جسم اقدس پر پسینے کے قطرات موتیوں کی مانند ڈھلکنے لگتے۔ جب آپ کی یہ کیفیت ختم ہو جاتی تو میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں (کسی بڑے جانور کے) کندھے کی صاف ہڈی یا کسی اور چیز کا ٹکڑا لے کر حاضر ہوتا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم لکھواتے جاتے اور میں لکھتا جاتا۔ یہاں تک کہ میں لکھ کر فارغ ہوتا تو قرآن کریم کو نقل کرنے کے بوجھ سے مجھے یوں لگتا کہ میری ٹانگ ٹوٹنے کے قریب ہے اور میں کبھی چل نہیں سکوں گا۔ بہر حال! جب میں فارغ ہوتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ سے فرماتے: پڑھ کر سناؤ! میں پڑھ کر سناتا اگر اس میں کوئی کمی و بیشی ہوتی تو آپ اس کی اصلاح کرا دیتے۔ اور پھر اس کو لوگوں کے سامنے لے کر تشریف لاتے۔

فائدہ: اس زمانے میں عرب میں کاغذ کم دستیاب ہوتا تھا اس لے قرآن آیات کو پتھر کی سِلوں، چمڑے کے پارچوں، بانس کے ٹکڑوں یا کسی بڑے جانور کے کندھوں کی صاف ہڈیوں وغیرہ پر لکھا جاتا تھا اور بہت کم کاغذ کے ٹکڑے استعمال ہوتے تھے۔

اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات مبارک کے وقت قرآن کریم تحریری شکل میں موجود تھا لیکن ایک جلد کے اندر جمع نہیں کیا گیا تھا۔

دوسرا مرحلہ:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اسے ایک جلد میں جمع کر دیا گیا۔

امام ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل البخاری رحمہ اللہ (المتوفی:256ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ أَرْسَلَ إِلَيَّ أَبُو بَكْرٍ مَقْتَلَ أَهْلِ الْيَمَامَةِ فَإِذَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عِنْدَهُ قَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ إِنَّ عُمَرَ أَتَانِي فَقَالَ إِنَّ الْقَتْلَ قَدِ اسْتَحَرَّ يَوْمَ الْيَمَامَةِ بِقُرَّاءِ الْقُرْآنِ وَإِنِّي أَخْشَى أَنْ يَسْتَحِرَّ الْقَتْلُ بِالْقُرَّاءِ بِالْمَوَاطِنِ فَيَذْهَبَ كَثِيرٌ مِنَ الْقُرْآنِ وَإِنِّي أَرَى أَنْ تَأْمُرَ بِجَمْعِ الْقُرْآنِ قُلْتُ لِعُمَرَ كَيْفَ تَفْعَلُ شَيْئًا لَمْ يَفْعَلْهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عُمَرُ هَذَا وَاللهِ خَيْرٌ فَلَمْ يَزَلْ عُمَرُ يُرَاجِعُنِي حَتَّى شَرَحَ اللهُ صَدْرِي لِذَلِكَ وَرَأَيْتُ فِي ذَلِكَ الَّذِي رَأَى عُمَرُ قَالَ زَيْدٌ قَالَ أَبُو بَكْرٍ إِنَّكَ رَجُلٌ شَابٌّ عَاقِلٌ لَا نَتَّهِمُكَ وَقَدْ كُنْتَ تَكْتُبُ الْوَحْيَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَتَبَّعِ الْقُرْآنَ فَاجْمَعْهُ فَوَاللهِ لَوْ كَلَّفُونِي نَقْلَ جَبَلٍ مِنَ الْجِبَالِ مَا كَانَ أَثْقَلَ عَلَيَّ مِمَّا أَمَرَنِي بِهِ مِنْ جَمْعِ الْقُرْآنِ قُلْتُ كَيْفَ تَفْعَلُونَ شَيْئًا لَمْ يَفْعَلْهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هُوَ وَاللهِ خَيْرٌ فَلَمْ يَزَلْ أَبُو بَكْرٍ يُرَاجِعُنِي حَتَّى شَرَحَ اللهُ صَدْرِي لِلَّذِي شَرَحَ لَهُ صَدْرَ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا فَتَتَبَّعْتُ الْقُرْآنَ أَجْمَعُهُ مِنَ الْعُسُبِ وَاللِّخَافِ وَصُدُورِ الرِّجَالِ الخ

صحیح البخاری، رقم الحدیث:4986

ترجمہ: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جن دنوں میں جنگ یمامہ میں حفاظ / قراء صحابہ رضی اللہ عنہم شہید ہوئے انہی دنوں کی بات ہے کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے مجھے اپنے بلانے کے لیے کسی شخص کو میرے پاس بھیجا۔ میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا وہاں پہلے سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی حضرت ابو بکر کی خدمت میں حاضر تھے۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا کہ عمر میرے پاس آئے بیٹھے ہیں ان کا کہنا یہ ہے کہ یمامہ کی سخت جنگ میں قرآن کریم کے بہت سے حفاظ / قراء کی

شہادت کا حادثہ پیش آچکا ہے اور یہ خدشہ ہے کہ اگر اسی طرح کثرت سے مختلف جنگوں میں حفاظ / قراء کی شہادت ہوتی رہی تو قرآن کریم کا بہت بڑا حصہ ضائع ہو جائے گا(اور کچھ عرصے کے بعد مکمل قرآن کی نعمت سے امت محروم ہو جائے گی)لہٰذا وقت کا تقاضا اور مصلحت ہے کہ میں قرآن کریم کو ایک جگہ پر جمع کرنے کا(بطور خلیفہ الرسول) حکم جاری کروں۔ میں نے ان سے اپنا خدشہ یہ ظاہر کیا ہے کہ ہم وہ کام کیسے کر سکتے ہیں جسے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کیا۔ عمر کہتے ہیں کہ اللہ کی قسم اس کام میں (عند اللہ) بھلائی اور بہتری ہے۔۔ اس بارے میں عمر اور میری باہمی گفتگو ہوئی ہے اللہ تعالیٰ نے میرا شرح صدر کر دیا ہے اور اب میرا بھی وہی موقف ہے جو عمر کا ہے اور مجھے بھی اس میں وہی مصلحت نظر آرہی ہے جو عمر کو نظر آرہی ہے۔راوی حضرت زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تم ایک سمجھ دار نوجوان انسان ہو۔ نیک بختی اور سعادت کی وجہ سے اس سلسلے (جمع اور نقل قرآن) میں آپ پر کوئی جھوٹ وغیرہ کی تہمت بھی نہیں لگا سکتا کیونکہ آپ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں قرآن کریم لکھا کرتے تھے لہٰذا قرآن کریم کو متفرق مقامات اور متعدد افراد سے تلاش کر کے مصحف میں جمع کرو۔ حضرت زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کی قسم !اگر پہاڑوں میں سے کسی پہاڑ کو اٹھا کر دوسری جگہ منتقل کرنے کی ذمہ داری مجھے دی جاتی تو جمع قرآن کی بنسبت وہ زیادہ آسان ہوتی۔ جس کی ذمہ داری مجھے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے سونپی تھی۔ حضرت زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بہر حال میں نے آپ رضی اللہ عنہ کا حکم سن کر عرض کی کہ آپ وہ کام کس طرح کر سکتے ہیں جو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کیا۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اللہ کی قسم !اسی میں بہتری ہے ۔ راوی حضرت زید فرماتے ہیں کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ مجھ سے اس بارے مسلسل (اپنے مجتہدانہ ذوق سے) قائل کرتے رہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے میرا بھی اسی طرح شرح صدر فرمادیا جس طرح حضرت ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما کا فرمایا تھا۔ چنانچہ میں نے قرآن کریم کو (متفرق مقامات اور متعدد افراد سے) تلاش کرنا شروع کر دیا۔ کھجور کی شاخوں، سفید پتھروں اور لوگوں (حفاظ و قراء کرام کی سینوں) سے جمع کرتا رہا(یہاں تک کہ کام مکمل ہو گیا)

فائدہ: یہ مصحف تیار ہو گیا تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اس کو اپنے پاس محفوظ کر لیا۔

فَكَانَتِ الصُّحُفُ عِنْدَ أَبِي بَكْرٍ حَتَّى تَوَفَّاهُ اللهُ ثُمَّ عِنْدَ عُمَرَ حَيَاتَهُ ثُمَّ عِنْدَ حَفْصَةَ بِنْتِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ۔

صحیح البخاری، باب جمع القرآن، رقم الحدیث:4986

ترجمہ: (حضرت زید رضی اللہ عنہ کا تیار کردہ) یہ صحیفہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی وفات تک آپ کے پاس رہا، پھر آپ کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی تحویل میں آگیا اور آپ کی شہادت کے بعد یہ آپ کی بیٹی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ سیدہ حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہا کے پاس رہا۔

عہد نبوی اور عہد صدیقی کی کتابت قرآنی:

اس فرق کو ایک جدول میں پیش کیا جاتا ہے۔

عہد نبوی کی کتابت قرآنی	عہد صدیقی کی کتابت قرآنی
مکمل ایک جگہ پر لکھاہوا نہیں تھا	مکمل ایک جگہ پر لکھ دیا گیا
قران کریم مختلف اشیاء(کھجور کی شاخوں، سفید پتھروں کی سِلوں، چمڑے کے پارچوں، بانس کے ٹکڑوں یا کسی بڑے جانور کے کندھو ں کی صاف ہڈیوں وغیرہ پر لکھاہوا تھا۔	قرآن کریم کو صرف کاغذ پر لکھا گیا
سورتوں کی باقاعدہ ترتیب نہیں تھی	سورتوں کو باقاعدہ ترتیب دیا گیا
آیات کی باقاعدہ ترتیب نہیں تھی	آیات کو باقاعدہ ترتیب دیا گیا

فائدہ: حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے جب قرآن کریم جمع کرایا تو اس میں قبائل کی مستقل لغات کو باقی رکھا۔

تیسرا مرحلہ:

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانے میں جہاں لغت قریش اور دیگر قبائل کی لغات میں اختلاف تھا ان کو مصحف میں ختم کر دیا گیا صرف لغت قریش (مع رسم الخط) باقی رکھا گیا۔

عن حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ قَدِمَ عَلَى عُثْمَانَ وَكَانَ يُغَازِي أَهْلَ الشَّأْمِ فِي فَتْحِ إِرْمِينِيَةَ وَأَذْرَبِيجَانَ مَعَ أَهْلِ الْعِرَاقِ فَأَفْزَعَ حُذَيْفَةَ اخْتِلَافُهُمْ فِي الْقِرَاءَةِ فَقَالَ حُذَيْفَةُ لِعُثْمَانَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَدْرِكْ هَذِهِ الْأُمَّةَ قَبْلَ أَنْ يَخْتَلِفُوا فِي الْكِتَابِ اخْتِلَافَ الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى فَأَرْسَلَ عُثْمَانُ إِلَى حَفْصَةَ أَنْ أَرْسِلِي إِلَيْنَا بِالصُّحُفِ نَنْسَخُهَا فِي الْمَصَاحِفِ ثُمَّ نَرُدُّهَا إِلَيْكِ فَأَرْسَلَتْ بِهَا حَفْصَةُ إِلَى عُثْمَانَ فَأَمَرَ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ وَعَبْدَ اللهِ بْنَ الزُّبَيْرِ وَسَعِيدَ بْنَ الْعَاصِ وَعَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ فَنَسَخُوهَا فِي الْمَصَاحِفِ وَقَالَ عُثْمَانُ لِلرَّهْطِ الْقُرَشِيِّينَ الثَّلَاثَةِ إِذَا اخْتَلَفْتُمْ أَنْتُمْ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ فِي شَيْءٍ مِنَ الْقُرْآنِ فَاكْتُبُوهُ بِلِسَانِ قُرَيْشٍ فَإِنَّمَا نَزَلَ بِلِسَانِهِمْ فَفَعَلُوا حَتَّى إِذَا نَسَخُوا الصُّحُفَ فِي الْمَصَاحِفِ رَدَّ عُثْمَانُ الصُّحُفَ إِلَى حَفْصَةَ وَأَرْسَلَ إِلَى كُلِّ أُفُقٍ بِمُصْحَفٍ مِمَّا نَسَخُوا وَأَمَرَ بِمَا سِوَاهُ مِنَ الْقُرْآنِ فِي كُلِّ صَحِيفَةٍ أَوْ مُصْحَفٍ أَنْ يُحْرَقَ۔

صحیح البخاری، باب جمع القرآن، رقم الحدیث:4987

ترجمہ: حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے یہ وہ زمانہ تھا کہ جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ آرمینیہ اور آذربائیجان کی فتح کے سلسلے میں شام کے غازیوں کے لیے جنگی وعسکری تیاریوں میں مصروف تھے۔ تاکہ وہ اہل عراق کو ساتھ لے کر جنگ کریں۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ لوگوں کے اختلاف قراءات کے سلسلے میں بہت پریشان تھے۔ حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے عرض کی: امیر المومنین! اس سے پہلے یہ امت بھی یہود ونصاریٰ کی طرح کتاب اللہ میں اختلاف کرے آپ اس معاملے کو سنبھالیے! (اور سارا واقعہ عرض کیا کہ لوگ ایک دوسرے کے

سامنے یوں کہہ رہے ہیں کہ میری قراءت آپ کی قراءت سے بہتر ہے) چنانچہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے سیدہ حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہما کی خدمت میں اپنا قاصد بھیجا کہ وہ صحائف (جو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے سرکاری طور پر جمع کرائے تھے جس میں اختلاف قراءات کو لغات قبائل مع رسم الخطوط باقی رکھا گیا تھا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد آپ کے پاس ہیں۔) مجھے دے دیجیے! (حضرت حفصہ رضی اللہ عنہانے آپ کے حوالے کر دیے) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ (جن کا تعلق انصار سے تھا)، حضرت عبد اللہ بن زبیر، حضرت سعید بن العاص اور حضرت عبد الرحمٰن بن حارث بن ہشام رضی اللہ عنہم (ان تینوں کا تعلق مہاجرین قریش کے ساتھ تھا) کو حکم دیا کہ ان صحیفوں (جو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے سرکاری طور پر جمع کرائے تھے) کو مصاحف میں نقل کریں۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے تینوں قریشیوں کو فرمایا کہ جب آپ کا حضرت زید بن ثابت کے ساتھ کسی لفظ میں قراءت مع رسم الخط کا اختلاف آجائے تو اسے قریش کی لغت مع رسم الخط کے مطابق لکھنا۔ کیونکہ قرآن کریم (اولا) قریش کی زبان میں نازل ہوا تھا۔ چنانچہ ان حضرات نے ایسا ہی کیا جب تمام تمام صحائف کو مختلف مصاحف میں نقل کر لیا گیا تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے وہ سارے صحیفے سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کو واپس کر دیے اور ریاست مدینہ کے ماتحت سلطنتوں میں اس کا ایک ایک نسخہ بھیج دیا اور حکم دیا کہ اس کے علاوہ اگر کوئی اور چیز قرآن کی طرف منسوب کی جاتی ہے خواہ وہ کسی صحیفے میں ہو یا مصحف میں اسے جلا دیا جائے۔

عہد صدیقی اور عہد عثمانی کی کتابت قرآنی:

امام ابو الحسن نور الدین علی بن محمد الملا الھروی القاری رحمہ اللہ (ت:1014ھ) فرماتے ہیں:

كَانَ غَرَضُ الصِّدِّيقِ جَمْعُ الْقُرْآنِ بِجَمِيعِ أَحْرُفِهِ وَوُجُوهِهِ الَّتِي نَزَلَ بِهَا وَذَلِكَ عَلَى لُغَةِ قُرَيْشٍ وَغَيْرِهَا، وَكَانَ غَرَضُ عُثْمَانَ تَجْرِيدُ لُغَةِ قُرَيْشٍ مِنْ تِلْكَ الْقُرْآنِ۔

مرقاۃ المفاتیح شرح مشکوۃ المصابیح، رقم الحدیث:2221

ترجمہ: حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے جمع قرآن کی غرض یہ تھی کہ جتنی حروف اور وجوہ پر نازل ہوا ہے چاہے وہ لغت قریش میں ہے یا غیر لغت قریش میں ان سب کو جمع کر دیا جائے جبکہ حضرت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی غرض یہ تھی کہ اسے صرف لغت قریش میں باقی رکھا جائے باقی لغات (مع رسم الخطوط) کو حذف کر دیا جائے۔

2: مسئلہ اتباع سلف:

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا نظریہ اور موقف یہ تھا کہ اھل اسلام کو قرآن و سنت کی پیروی اسلاف کی تعبیرات کی روشنی میں کرنی چاہیے اس بارے میں ہر شخص کو فکری طور پر آزادی نہیں دینی چاہیے کہ وہ جس بات کو دین سمجھیں یا دین کی جس بات کی جو تعبیر ان کے ذہن میں آئے اسی پر عمل کرنا شروع کر دیں۔ آپ رضی اللہ عنہ کا نظریہ سلف کی اتباع کا تھا۔

امام ابو جعفر محمد بن جریر بن یزید بن کثیر بن غالب الطبری رحمہ اللہ (ت:310ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

وَكَانَ كِتَابُهُ إِلَى الْعَامَّةِ: أَمَّا بَعْدُ، فَإِنَّكُمْ إِنَّمَا بَلَغْتُمْ مَا بَلَغْتُمْ بِالاقْتِدَاءِ وَالاتِّبَاعِ. فَلا تَلْفِتَنَّكُمُ الدُّنْيَا عَنْ أَمْرِكُمْ،

تاریخ الطبری تاریخ الرسل والملوک، تحت کتب عثمان رضی اللہ عنہ الی عمالہ

ترجمہ: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے عامۃ الناس کے نام ہدایات جاری فرمائیں اس میں حمد وصلاۃ کے بعد لکھا: آپ لوگ جس مقام پر پہنچے ہو وہ پہلوں کی تقلید سے پہنچے ہو خیال کرنا دنیا کہیں تمہیں اس منہج سے دور نہ کرے۔

یہ صرف زبانی جمع خرچ نہیں تھا بلکہ آپ خود بھی اسی منہج پر تھے۔

امام ابو جعفر محمد بن جریر بن یزید بن کثیر بن غالب الطبری رحمہ اللہ (ت:310ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

أَلَا وَإِنَّ لَكُمْ عَلَيَّ بَعْدَ كِتَابِ اللهِ عزوجل وَسُنَّةِ نَبِيِّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثًا اِتِّبَاعُ مَنْ كَانَ قَبْلِيْ فِيمَا اجْتَمَعْتُمْ عَلَيْهِ۔

تاریخ الطبری تاریخ الرسل والملوک، حوادث متفرقہ

ترجمہ: قرآن و سنت پر عمل کرنے کے بعد تم سب کے میرے اوپر تین بنیادی حقوق ہیں: پہلا یہ ہے کہ میں پیشرو لوگوں کی ان چیزوں میں اتباع کروں جن پر آپ لوگوں نے اتفاق واجماع کر لیا ہے۔

3: ترک قراءۃ خلف الامام:

نماز میں امام کے پیچھے مقتدی قراءت کرے یا نہ کرے؟ اس بارے احادیث مبارکہ و آثار شریفہ کا ذخیرہ کتب حدیث میں پایا جاتا ہے۔ فقہاء احناف بالخصوص امام ابو حنیفہ نعمان بن ثابت رحمہ اللہ (ت:150ھ) کا موقف یہ ہے کہ مقتدی کے لیے امام کے پیچھے سورۃ الفاتحہ اور اس کے بعد والی سورت کی قراءت کرنا مکروہ تحریمی ہے۔ خواہ نماز جہری ہو یا سری بلکہ اسے خاموش رہنے کا حکم ہے۔

قرآن کریم میں ہے:

وَ اِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَ اَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿۲۰۴﴾

سورۃ الاعراف، رقم الآیۃ:204

ترجمہ: جب قرآن کریم کی تلاوت کی جائے تو اسے خوب غور سے سنو اور مکمل طور پر خاموش رہو تا کہ تمہارے اور رحم کیا جائے۔

مذکورہ بالا آیت کریمہ اور اس مضمون پر مشتمل احادیث مبارکہ کے پیش نظر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اپنے اجتہاد سے ترک قراءۃ خلف الامام ہی کو راجح قرار دیتے تھے۔ چنانچہ حضرات شیخین (ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما) کے اقوال کے ساتھ ساتھ آپ کے قول کا بھی تذکرہ ملتا ہے۔

امام ابو بکر عبد الرزاق بن ہمام الصنعانی رحمہ اللہ (ت:211ھ) روایت ذکر کرتے ہیں:

عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبَابَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ كَانُوْا يَنْهَوْنَ عَنِ الْقِرَاءَةِ خَلْفَ الْاِمَامِ۔

المصنف لعبد الرزاق، رقم الحدیث:2810

ترجمہ: حضرت موسیٰ بن عقبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابو بکر، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم امام کے پیچھے (مقتدی کو) قراءت کرنے سے روکتے تھے۔

امام ابو محمد محمود بن احمد بن موسیٰ بن احمد بن حسین بدر الدین العینی الغیتابی الحنفی رحمہ اللہ (ت:855ھ) روایت ذکر کرتے

ہیں:

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كَانَ عَشَرَةٌ مِّنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَوْنَ عَنِ الْقِرَاءَةِ خَلْفَ الْإِمَامِ أَشَدَّ النَّهْيِ: أَبُوْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقُ وَعُمَرُ الْفَارُوْقُ وَعُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ وَعَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ وَسَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُمْ۔

عمدۃ القاری، باب وجوب القراءۃ للامام والماموم، رقم الحدیث:756

ترجمہ: حضرت زید بن اسلم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے دس صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ایسے تھے جو امام کے پیچھے (مقتدی کو) قراءت کرنے سے سختی سے روکتے تھے۔ اور وہ یہ ہیں: حضرت ابو بکر صدیق، عمر فاروق، عثمان بن عفان، علی بن ابی طالب، عبد الرحمٰن بن عوف، سعد بن ابی وقاص، عبد اللہ بن مسعود، زید بن ثابت، عبد اللہ بن عمر اور عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہم۔

4: جمعہ کی اذان ثانی:

اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما کے دور میں نماز جمعہ کے لیے صرف ایک اذان دی جاتی تھی۔ جو آج کل دوسری آذان کہلاتی ہے یعنی وہ اذان جو موذن امام کے سامنے کھڑے ہو کر دیتا ہے اور اس کے بعد عربی خطبہ دیا جاتا ہے۔ جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا زمانہ خلافت آیا اور مسلمانوں کی تعداد میں بھی خاطر خواہ اضافہ ہوا تو آپ کے اجتہادی حکم سے اذان ثانی شروع ہوئی جسے تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے قبول کیا جو آج تک جاری وساری ہے۔

امام ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل البخاری رحمہ اللہ (ت:256ھ) روایت ذکر کرتے ہیں:

عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ يَقُولُ إِنَّ الْأَذَانَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ كَانَ أَوَّلُهُ حِينَ يَجْلِسُ الْإِمَامُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ عَلَى الْمِنْبَرِ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا فَلَمَّا كَانَ فِي خِلَافَةِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَكَثُرُوا أَمَرَ عُثْمَانُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ بِالْأَذَانِ الثَّالِثِ فَأُذِّنَ بِهِ عَلَى الزَّوْرَاءِ فَثَبَتَ الْأَمْرُ عَلَى ذٰلِكَ۔

صحیح البخاری، باب التاذین عند الخطبۃ، رقم الحدیث:916

ترجمہ: حضرت سائب بن یزید رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما کے زمانوں میں جمعہ کی آذان اس وقت ہوتی جب امام منبر پر بیٹھ جاتا۔ جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا زمانہ خلافت آیا تو لوگوں کی تعداد بہت بڑھ گئی تب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے (اجتہادی) حکم دیا کہ زوراء نامی جگہ پر تیسری آذان دی جائے۔ اذان کا یہ طریقہ مستقل طور پر رائج ہو گیا۔ (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے مبارک زمانے میں اس آذان پر کسی ایک نے بھی اعتراض نہیں کیا اس لیے اس آذان پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا اجماع ہو گیا، جس کی مخالفت جائز نہیں)

فائدہ: حدیث مبارک میں اس آذان کو تیسری آذان اس لیے کہا گیا ہے کہ جمعہ کی نماز کے لیے ایک آذان اور (اکثر الفاظ آذان پر مشتمل) ایک اقامت پہلے سے موجود تھی۔ اس اعتبار سے حدیث مبارک میں اسے تیسری آذان کہا گیا ہے۔

5: مسئلہ بیس تراویح:

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے پہلے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت میں رمضان المبارک کے پورے مہینے میں بیس رکعات تراویح پڑھی جاتی تھی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے بھی باوجود مجتہد ہونے کے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے مجتہدانہ فیصلے (جو کہ بصورت اجماع منعقد ہو چکا تھا) کی موافقت فرمائی۔

امام ابو بکر احمد بن الحسین بن علی البیہقی رحمہ اللہ (ت:458ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ: كَانُوا يَقُومُونَ عَلَى عَهْدِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ بِعِشْرِينَ رَكْعَةً- قَالَ- وَكَانُوا يَقْرَءُونَ بِالْمِئِينِ، وَكَانُوا يَتَوَكَّئُونَ عَلَى عُصِيِّهِمْ فِي عَهْدِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مِنْ شِدَّةِ الْقِيَامِ.

السنن الکبریٰ للبیہقی، باب ماروی فی عدد رکعات القیام فی شہر رمضان، رقم الحدیث:4801

ترجمہ: حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بیس رکعات تراویح پڑھتے تھے اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں لمبے قیام کی وجہ سے اپنی لاٹھیوں پر سہارا لے کر کھڑے ہوتے تھے۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی طرز عبادت کی ایک جھلک

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی زندگی زاہدانہ تھی۔ دنیا کے اسباب موجود ہونے کے باوجود آپ کے دل میں دنیا نہیں تھی بلکہ ہر وقت عبادات میں مصروف اور فکر آخرت میں مگن رہتے تھے۔ اس کی ایک جھلک پیش خدمت ہے:

1: ایک رکعت میں قرآن کریم:

امام ابو الفضل زین الدین عبد الرحیم بن الحسین بن عبد الرحمٰن بن ابی بکر بن ابراہیم العراقی رحمہ اللہ (ت:806ھ) فرماتے ہیں:

وَأَحَدُ مَنْ أَحْيَا اللَّيْلَ بِرَكْعَةٍ قَرَأَ فِيهَا الْقُرْآنَ كُلَّهُ.

طرح التثریب فی شرح التقریب، تحت ترجمۃ عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ

ترجمہ: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا شمار ان خوش نصیب صحابہ میں ہوتا ہے جو ساری ساری رات عبادت کیا کرتے تھے اور ایک ہی رکعت میں مکمل قرآن کریم کی تلاوت فرمالیا کرتے تھے۔

2: روزوں کی کثرت:

امام شمس الدین ابوعبداللہ محمد بن احمد بن عثمان الذھبی رحمہ اللہ (ت:748ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ جَدَّتِهِ: أَنَّ عُثْمَانَ كَانَ يَصُومُ الدَّهْرَ.

تاریخ الاسلام ووفیات المشاہیر والاعلام للذھبی، تحت ترجمۃ عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ

ترجمہ: حضرت زبیر بن عبد اللہ رحمہ اللہ اپنی دادی سیدہ اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ (تقریباً) سارا سال روزے رکھا کرتے تھے۔

فائدہ: شریعت اسلامیہ میں پانچ دن روزے رکھنا ممنوع ہے۔ اور وہ یہ ہیں: عید الفطر (یکم شوال المکرم) عید الاضحیٰ کے تین دن (دسویں، گیارہویں اور بارہویں ذوالحج) اور ان کے بعد ایک دن یعنی تیرہویں ذوالحج۔ انہی دنوں کو ایام ممنوعہ یا ایام مَنْہِیَّہ کہتے ہیں۔

3: مسلسل دس حج:

امام احمد بن یحیٰ بن جابر بن داود البلاذُری رحمہ اللہ (ت 279ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

حَجَّ عُثْمَانُ فِي خِلَافَتِهِ كُلِّهَا عَشْرَ سِنِينَ إِلَى السَّنَةِ الَّتِي حُوصِرَ فِيهَا

انساب الاشراف للبلاذُری، امر الشوریٰ وبیعۃ عثمان رضی اللہ عنہ

ترجمہ: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اپنی خلافت میں مسلسل دس سال تک حج کیے سوائے آخری محاصرے والے سال کے۔

4: صلہ رحمی:

صلہ رحمی میں بھی آپ کا مقام بہت بلند ہے۔

امام ابو الفضل زین الدین عبد الرحیم بن الحسین بن عبد الرحمٰن بن ابی بکر بن ابراہیم العراقی رحمہ اللہ (ت:806ھ) روایت

نقل فرماتے ہیں:

قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنهُ: كَانَ أَوْصَلَنَا لِلرَّحِمِ.

طرح التثریب فی شرح التقریب تحت الترجمۃ عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ

ترجمہ: حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سب سے زیادہ صلہ رحمی کرنے والے تھے۔

امام ابوالفضل زین الدین عبدالرحیم بن الحسین بن عبدالرحمٰن بن ابی بکر بن ابراہیم العراقی رحمہ اللہ (ت:806ھ) روایت نقل فرماتے ہیں:

قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: لَقَدْ قَتَلُوهُ وَإِنَّهُ لَمِنْ أَوْصَلِهِمْ لِلرَّحِمِ وَأَتْقَاهُمْ لِرَبِّهِ.

طرح التثریب فی شرح التقریب تحت الترجمۃ عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ

ترجمہ: ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سب سے زیادہ صلہ رحمی کرنے والے تھے۔ اور اپنے رب سے ڈرنے والے تھے۔

5: تواضع وانکساری:

بہت بڑی سلطنت کے حاکم کے ہونے کے باوجود ایک غلام کی دعوت پر تشریف لے گئے۔

امام ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل البخاری رحمہ اللہ (ت:256ھ) روایت ذکر کرتے ہیں:

وَقَدْ أَجَابَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ عَبْدًا لِلْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ.

صحیح البخاری، تحت باب اجابۃ الحاکم الدعوۃ

ترجمہ: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے ایک غلام کی دعوت کو قبول فرمایا۔

6: خشیت الٰہی:

امام ابوعبداللہ محمد بن یزید ابن ماجۃ (ت 273ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

عَنْ هَانِئٍ، مَوْلَى عُثْمَانَ، قَالَ: كَانَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ إِذَا وَقَفَ عَلَى قَبْرٍ يَبْكِي حَتَّى يَبُلَّ لِحْيَتَهُ، فَقِيلَ لَهُ: تَذْكُرُ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ، وَلَا تَبْكِي، وَتَبْكِي مِنْ هَذَا؟ قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: «إِنَّ الْقَبْرَ أَوَّلُ مَنَازِلِ الْآخِرَةِ، فَإِنْ نَجَا مِنْهُ، فَمَا بَعْدَهُ أَيْسَرُ مِنْهُ، وَإِنْ لَمْ يَنْجُ مِنْهُ، فَمَا بَعْدَهُ أَشَدُّ مِنْهُ»

سنن ابن ماجہ، باب ذکر القبر والبلیٰ، رقم الحدیث: 4267

ترجمہ: حضرت رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ حضرت ہانی رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ جب کسی قبر کے قریب سے گزرتے تو بہت روتے یہاں تک کہ آپ داڑھی مبارک آنسوؤں سے تر بتر ہو جاتی۔ ان سے پوچھا گیا کہ جنت و دوزخ کا ذکر آئے تو آپ (اس قدر) نہیں روتے قبر کو دیکھ کر بہت روتے ہیں اس کی کیا وجہ ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے جواب میں فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قبر؛ آخرت کی منزلوں میں سے پہلی منزل ہے جو اس میں کامیاب ہو گیا اس کے لیے اگلی منزلیں بھی آسان ہوں گی اور جو اس میں ناکام ہو گیا اس کے لیے اگلی منزلیں بھی مشکل ہوں گی۔

قتل عثمان رضی اللہ عنہ کے محرکات واسباب

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے قتل کے اسباب سے متعلق اسلامی تاریخ کے سینکڑوں صفحات پر پھیلی ہوئی ایک حقیقت جسے اجمالی طور پر نمبر وار بیان کرنے پر اکتفاء کیا جارہا ہے۔

نمبر1: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت میں فتوحات کے دروازے مشرق سے مغرب اور شمال سے جنوب تک کھل گئے۔ مال غنیمت میں فراوانی ہوئی، لوگوں کے ہاتھ مال و دولت سے بھر گئے۔ جس نے مسلمانوں میں وہ لوازم واثرات پیدا کیے جو ہر قوم میں ایسی حالت میں پیدا ہو جاتے ہیں۔ جو آخر کار انحطاط اور ضعف کا سبب بنتے ہیں۔

امام ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل البخاری رحمہ اللہ (ت:256ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يُحَدِّثُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَلَسَ ذَاتَ يَوْمٍ عَلَى الْمِنْبَرِ وَجَلَسْنَا حَوْلَهُ فَقَالَ إِنِّي مِمَّا أَخَافُ عَلَيْكُمْ مِنْ بَعْدِي مَا يُفْتَحُ عَلَيْكُمْ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا وَزِينَتِهَا.

صحیح البخاری، رقم الحدیث:1465

ترجمہ: حضرت عطاء بن یسار رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے سنا وہ فرماتے ہیں کہ ایک دن اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تشریف فرما تھے ہم بھی آپ لوگوں کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں آپ لوگوں سے متعلق اس بات سے ڈرتا ہوں کہ تم پر دنیا کی خوشحالی اور اس کی زیب وزینت کے دروازے کھول دیے جائیں گے۔

امام حافظ عماد الدین ابو الفداء اسماعیل بن خطیب عمر بن کثیر الدمشقی رحمہ اللہ (ت:774ھ) فرماتے ہیں:

عَنِ الْحَسَنِ رَحِمَهُ اللهُ يَقُولُ: أَدْرَكْتُ عُثْمَانَ عَلَى مَا نَقَمُوا عَلَيْهِ، قَلَّمَا يَأْتِي عَلَى النَّاسِ يَوْمٌ إِلَّا وَهُمْ يَقْتَسِمُونَ فِيهِ خَيْرًا، يُقَالُ لَهُمْ: يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ اغْدُوا عَلَى أَعْطِيَاتِكُمْ، فَيَأْخُذُونَهَا وَافِرَةً، ثُمَّ يُقَالُ لَهُمْ: اغْدُوا عَلَى أَرْزَاقِكُمْ فَيَأْخُذُونَهَا وَافِرَةً، ثُمَّ يُقَالُ لَهُمُ اغْدُوا عَلَى السَّمْنِ وَالْعَسَلِ، الْأَعْطِيَاتُ جَارِيَةٌ، وَالْأَرْزَاقُ دَارَّةٌ، وَالْعَدُوُّ مُتَّقًى، وَذَاتُ الْبَيْنِ حَسَنٌ، وَالْخَيْرُ كَثِيرٌ..... قَالَ الْحَسَنُ: فَلَوْ أَنَّهُمْ صَبَرُوا حِينَ رَأَوْهَا لَوَسِعَهُمْ مَا كَانُوا فِيهِ مِنَ الْعَطَاءِ وَالرِّزْقِ وَالْخَيْرِ الْكَثِيرِ، بل قَالُوا: لَا وَاللهِ مَا نُصَابِرُهَا..... وَالْأُخْرَى كَانَ السَّيْفُ مُغْمَدًا عَنْ أَهْلِ الْإِسْلَامِ فَسَلُّوهُ عَلَى أَنْفُسِهِمْ، فَوَاللهِ مَا زَالَ مَسْلُولًا إِلَى يَوْمِ النَّاسِ، هَذَا وَايْمُ اللهِ إِنِّي لَأُرَاهُ سَيْفًا مَسْلُولًا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ.

البدایہ والنہایۃ لابن کثیر، تحت ذکر شیء من سیرتہ وھی دالۃ علی فضیلتہ

ترجمہ: حضرت حسن بصری رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ لوگ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پر غصہ نکالتے تھے اس کے باوجود میں نے آپ رضی اللہ عنہ کا زمانہ پایا بہت کم کوئی دن ایسا گزرتا ہوگا جس میں مال تقسیم نہ ہوتا ہو، اعلان کیا جاتا کہ مسلمانو! آؤ اپنے عطیات لے جاؤ، وہ لوگ آتے اور زیادہ مقدار میں لے جاتے۔ پھر اعلان ہوتا کہ آؤ اپنی خوراک لے جاؤ وہ لوگ آتے اور زیادہ مقدار میں لے جاتے۔ پھر اعلان ہوتا کہ آؤ گھی لے جاؤ، شہد لے جاؤ۔ عطیات کا سلسلہ جاری تھا، وظائف فراوانی سے ملتے تھے، دشمنی وعداوت نہ تھی

آپس میں تعلقات اچھے تھے۔ ہر طرف خیر ہی خیر تھی...... حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جو عطایا، خوراک، مال و دولت ان کے پاس تھی اگر اس پر وہ صبر کرتے تو ان کے لیے کافی ہوتا۔ لیکن وہ (حرص کی وجہ سے) یوں کہنے لگے: اللہ کی قسم! ہم ان چیزوں پر صبر نہیں کر سکتے (ہمیں مزید بھی چاہییں) ...... دوسری بات یہ کہ مسلمانوں کی تلواریں اپنوں کے خلاف میانوں میں بند تھیں، (پھر کچھ زمانہ گزرا) لوگوں نے اپنوں کے خلاف تلواریں کھینچ لیں جو آج تک کھنچی ہوئی ہیں اور اللہ کی قسم میرا خیال یہ ہے کہ اب قیامت تک کھنچی ہی رہیں گی۔

نمبر 2: جنگی لونڈیوں سے پیدا ہونے والی مسلمانوں کی اولادیں بڑی ہو گئی تھیں۔ جن میں آزاد خیالی اور تعیش پرستی عام ہونے لگی۔

امام شمس الدین ابو عبد اللہ محمد بن احمد بن عثمان الذھبی رحمہ اللہ (ت: 748ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

أَوَّلُ مُنْكَرٍ ظَهَرَ بِالْمَدِيْنَةِ طَيَرَانُ الحَمَامِ، وَالرَّمْيُ...... فَأَمَرَ عُثْمَانُ رَجُلًا فَقَصَّهَا وَ كَسَرَ الْجُلَاهِقَاتِ۔

تاریخ الاسلام ووفیات المشاہیر والاعلام للذھبی، تحت ترجمۃ عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ

ترجمہ: پہلی برائی جو ریاست مدینہ میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانے میں ظاہر ہوئی وہ کبوتر بازی اور غلیل بازی تھی...... حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو مقرر کیا جو لوگوں کو ان کاموں سے سختی سے منع کرتا اور غلیلیں توڑ دیتا۔

اس طرح کے لوگ جب کسی جرم میں پکڑے جاتے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ان کو سزا دیتے اور اپنی صوابدید پر اکثر کو جلا وطن کر دیتے۔ یہ لوگ انتقامی جذبے سے زندگیاں گزار رہے تھے بعد میں یہی لوگ قتل عثمان رضی اللہ عنہ میں پیش پیش رہے۔

نمبر 3: مراکش سے کابل تک کا علاقہ اسلام کے زیر نگیں تھا وہاں جو کافر قومیں (یہود و مجوس) موجود تھیں وہ محکوم تھیں۔ ان کے دلوں میں مسلمانوں کے خلاف عداوت کا جذبہ پایا جاتا تھا لیکن عسکری طاقت کے زور پر مسلمانوں کو شکست نہیں دے سکتے تھے اس لیے انہوں نے سازشوں کے جال بچھائے جس کے نتیجے میں قتل عثمان رضی اللہ عنہ کا دلخراش سانحہ بھی رونما ہوا۔

نمبر 4: حکومت کے اہم مناصب پر قریشی لوگ براجمان تھے۔ نوجوان قریشی جو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت میں عہدوں پر موجود تھے ان سے دوسرے قبائل کے لوگوں میں حسد پیدا ہوا کہ ملکی فتوحات میں ہماری تلواروں کی کمائی بھی شامل ہے اس لیے مناصب اور عہدوں پر ہمیں بھی مساوات چاہیے۔ کچھ ہی عرصے میں اسی حسد نے قتل عثمان رضی اللہ عنہ کی صورت اختیار کر لی۔

نمبر 5: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ فطرتاً ذی مروت اور نرم خو انسان تھے۔ عموماً لوگوں سے سختی کا برتاؤ نہیں کرتے تھے اس وجہ سے بھی شریروں کے حوصلے بلند ہوئے بعد میں یہی شریر و فتنہ پرور لوگوں نے بے خوف ہو کر قاتلین عثمان کا ساتھ دیا اور قتل عثمان رضی اللہ عنہ کے دلدوز صدمے سے امت کو دوچار ہونا پڑا۔

نمبر 6: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اموی خاندان کے چشم و چراغ تھے۔ آپ کے فطری جذبات اپنے خاندان کے لیے

خیر خواہانہ تھے۔ اپنے ذاتی اموال سے ان کی امداد کرتے اور ہدایاو تحائف سے نوازتے۔ شر پسندوں نے اس نیکی کو غلط رنگ دیا اور یہ مشہور کر دیا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اقرباء پروری کرتے ہوئے سرکاری بیت المال سے انہیں مال و دولت دیتے ہیں۔ جس کی وجہ سے بعض لوگوں میں یہ جذبات پیدا ہوئے کہ ایسے شخص کو خلیفہ نہیں ہونا چاہیے۔

نمبر7: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے جن لوگوں کو جن علاقوں میں عامل اور حاکم مقرر فرمایا وہاں کے لوگ جب جرائم کرتے تو حکام ان پر حدود و قصاص جاری کرتے، تعزیرات کا نفاذ ہوتا۔ بالخصوص بصرہ، کوفہ اور مصر کے جرائم پیشہ لوگوں نے ان حکام کے خلاف تنظیمیں بنائیں، حکام کو معزول کرانے کے لیے خلیفہ وقت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پر دباؤ ڈالنے کی کوشش کی جسے آپ نے کسی صورت قبول نہ کیا بعد میں یہی لوگ اپنے علاقوں سے مدینہ پہنچے اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو شہید کیا۔

نمبر8: سبائی فتنہ پیش پیش رہا۔ جس کا بانی عبداللہ بن سبا تھا۔ اس کا تعلق یمن سے تھا، یہودی تھا، تقیہ اور جھوٹ کی بنیاد پر اپنا مسلمان ہونا ظاہر کیا۔ اس کے چند معتقدات یہ ہیں:

(1): لوگوں پر تعجب ہے کہ وہ یہ تو جانتے ہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام قرب قیامت دنیا میں لوٹ آئیں گے (یعنی ان کی رجعت ہوگی) لیکن محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی رجعت کی تکذیب کرتے ہیں۔ حالانکہ قرآن کریم میں ہے:

اِنَّ الَّذِیۡ فَرَضَ عَلَیۡکَ الۡقُرۡاٰنَ لَرَآدُّکَ اِلٰی مَعَادٍ ؕ

سورۃ القصص، رقم الآیۃ:85

ترجمہ: جس اللہ نے آپ پر قرآن نازل کیا وہ آپ کو دوبارہ پہلی جگہ پر لانے والا ہے۔

فائدہ: آیت کریمہ کی صحیح تفسیر یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو واپس مکہ لائیں گے جہاں سے نکلنے اور ہجرت پر لوگوں نے آپ کو مجبور کیا۔ اور فتح مکہ کے موقع پر اس کا ظہور بھی ہو چکا ہے۔

(2): ہزارہا انبیاء گزرے ہیں اور ہر نبی نے اپنا ایک وصی (جس کے بارے میں اس نے اپنے جانشین ہونے کی وصیت کی ہو) چھوڑا ہے۔ اور علی؛ محمد کے وصی ہیں۔ محمد خاتم الانبیاء اور علی خاتم الاوصیاء ہیں۔

(3): بھلا بتاؤ! اس سے بڑھ کر کون ظالم ہوگا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وصیت کو نافذ نہ ہونے دے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وصی کی کرسی پر کود پر بیٹھ جائے۔ اور خلافت کو ناجائز طریقے سے اپنے ہاتھ میں لے لے۔

اپنے مذکورہ بالا معتقدات فاسدہ و باطلہ کی بنیاد پر اس نے لوگوں کو ذہن سازی شروع کی کہ اٹھو! اس نظام کو بدلو، عثمان کی طرف سے جو امراء مقرر ہیں ان پر طعن و تنقید شروع کرو۔ اپنی اس غلط اور باطل کوشش کو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا نام دو۔ لوگوں کو اپنی طرف مائل کرو اور انہیں دعوت دو۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے قتل میں اس کی تحریک کے زیادہ اثرات پائے جاتے ہیں۔

نمبر9: یہی عبد اللہ بن سبا اپنی مزعومہ و مذمومہ عقائد و نظریات کی دعوت دینے دیہاتوں میں پھرا، بعض قبائل کے لوگوں کے وہاں کے عاملین و حکام کے خلاف بھڑکایا اور آخر کار مصر پہنچا وہاں اپنی باتوں کو پھیلایا، مصری لوگ اس فتنے کا شکار ہوئے اور قتل عثمان میں پیش پیش رہے۔

نمبر10: دیگر محرکات و عوامل کے ساتھ ساتھ عبد اللہ بن سبا کی محنت سے تیار شدہ فسادی لوگ بصرہ، کوفہ اور مصر سے حج کے دنوں میں حجاج کے قافلوں کے ساتھ نکلے، مکہ جانے کے لیے انہیں مدینہ منورہ کا راستہ پڑتا تھا۔ بصرہ سے چار فرقوں پر مشتمل ایک فسادی گروہ تھا جس کی تعداد ایک ہزار تھی، کوفہ سے چار فرقوں پر مشتمل ایک فسادی گروہ تھا جس کی تعداد ایک ہزار تھی، مصر سے چار فرقوں پر مشتمل ایک فسادی گروہ تھا جس کی تعداد ایک ہزار تھی۔ انہوں نے اپنے اپنے مراکز میں یہ بات آپس میں طے کی کہ ہم حجاج کرام کے قافلوں کے ساتھ روانہ ہوں گے، مدینہ پہنچ کر ہم ان حاجیوں کا ساتھ چھوڑ دیں گے، کوفہ بصرہ اور مصر کے حجاج مدینہ سے مکہ چلے جائیں گے۔ اور خود اہل مدینہ کی خاطر خواہ تعداد حج کے لیے مکہ چلے جائے گی جس کی وجہ سے مدینہ میں زیادہ لوگ موجود نہیں ہوں گے اس موقع پر عثمان کا محاصرہ کریں گے اور انہیں قتل کر دیں گے۔ یہ لوگ شوال 35 ہجری میں مدینہ منورہ کے قریب پہنچ گئے۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے گھر کا محاصرہ

فسادی لوگ مدینہ میں پہنچ گئے اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے گھر کا محاصرہ کر لیا۔ کافی دنوں تک محاصرہ جاری رہا اس دوران آپ کا کھانا وغیرہ بند کر دیا باہر سے کوئی شخص اندر کوئی چیز نہیں بھیج سکتا تھا۔ البتہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بڑی مشکل سے آپ رضی اللہ عنہ کے پاس پانی پہنچایا۔

امام احمد بن یحیٰ بن جابر بن داود البلاذری رحمہ اللہ (ت:279ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

قَالَ جُبَيْرُ بْنُ مُطْعِمٍ: حُصِرَ عُثْمَانُ حَتّٰى كَانَ لَا يَشْرَبُ إِلَّا مِنْ فَقِيْرٍ فِي دَارِهٖ، فَدَخَلْتُ عَلٰى عَلِيٍّ فَقُلْتُ: أَرَضِيْتَ بِهٰذَا أَنْ يُحْصَرَ ابْنُ عَمَّتِكَ حَتّٰى وَاللّٰهِ مَا يَشْرَبُ إِلَّا مِنْ فَقِيْرٍ فِي دَارِهٖ؟ فَقَالَ: سُبْحَانَ اللّٰهِ! أَوَقَدْ بَلَّغُوْا بِهٖ هٰذِهِ الْحَالَ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، فَعَمَدَ إِلٰى رَوَايَا مَاءٍ فَأَدْخَلَهَا إِلَيْهِ فَسَقَاهُ.

انساب الاشراف للبلاذری، امر الشوریٰ و بیعۃ عثمان رضی اللہ عنہ

ترجمہ: حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو اس طرح محصور کر دیا گیا کہ پانی پینے کو نہیں تھا، اپنی حویلی کے ایک فقیر سے پانی لے کر پیتے تھے۔ یہ حالت دیکھ کر میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو اور ان سے عرض کی: کیا آپ اس بات پر راضی ہیں کہ آپ کے پھوپھی زاد اس حالت میں محصور ہیں کہ انہیں پانی تک نہیں مل رہا اور وہ اپنی حویلی کے ایک فقیر سے لے کر پی رہے ہیں!! حضرت علی رضی اللہ عنہ نے (از راہِ تعجب و تاسف) فرمایا: سبحان اللہ! کیا ان لوگوں نے انہیں اس حال تک پہنچا دیا ہے؟ حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے کہا بالکل انہوں نے یہی حال کر دیا ہے۔ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پانی لانے والوں جانوروں پر پانی بھیج کر انہیں پانی پلانے کا انتظام فرمایا۔

امام ابو زید عمر بن شبہ بن عبیدہ بن ریطۃ النمیری البصری رحمہ اللہ (ت:262ھ) ایک اور روایت نقل کرتے ہیں:

عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: أَشْرَفَ عُثْمَانُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَلَى النَّاسِ وَهُوَ مَحْصُوْرٌ فَقَالَ: أَفِيْكُمْ عَلِيٌّ؟ قَالُوْا: لَا. قَالَ: أَفِيْكُمْ سَعْدٌ؟ قَالُوْا: لَا. فَسَكَتَ. ثُمَّ قَالَ: أَلَا أَحَدٌ يُبَلِّغُ مَاءً؟ فَبَلَغَ ذٰلِكَ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَبَعَثَ إِلَيْهِ بِثَلَاثِ قِرَبٍ مَمْلُوْءَةٍ فَمَا كَادَتْ تَصِلُ إِلَيْهِ حَتّٰى جُرِحَ فِي سَبَبِهَا عِدَّةٌ مِنْ مَوَالِي بَنِي هَاشِمٍ وَمَوَالِي بَنِي أُمَيَّةَ.

تاریخ المدینۃ لابن شبہ، تحت رجوع اھل مصر بعد شخوصھم

ترجمہ: حضرت سعید بن مسیب رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اپنے گھر میں نظر بند تھے ایک دن حضرت عثمان رضی اللہ عنہ دیوار سے جھانک کر فرمایا کہ کیا آپ لوگوں میں علی موجود ہیں؟ لوگوں نے جواب دیا کہ نہیں۔ آپ نے پوچھا کہ کیا سعد موجود ہیں؟ لوگوں نے جواب دیا کہ نہیں۔ پھر آپ کچھ دیر کے لیے خاموش ہو گئے۔ اس کے بعد فرمایا: کیا کوئی (مجھ تک) پانی پہنچا سکتا ہے؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اس بات کا پتہ چلا۔ انہوں نے آپ کی طرف پانی سے بھرے ہوئے تین مشکیزے بھیجے۔ پانی کا پہنچنا مشکل ہو رہا تھا، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ تک پانی پہنچاتے پہنچاتے بنو ہاشم اور بنو امیہ کے بہت سے خدام زخمی ہوئے۔

دشمنوں کے سامنے اپنی حیثیت واضح فرمائی:

حافظ عماد الدین ابو الفداء اسماعیل بن خطیب عمر بن کثیر الدمشقی رحمہ اللہ (ت 774ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

إِنِّي رَابِعُ أَرْبَعَةٍ فِي الْإِسْلَامِ وَلَقَدْ أَنْكَحَنِي رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنَتَهُ ثُمَّ تُوُفِّيَتْ فَأَنْكَحَنِي ابْنَتَهُ الْأُخْرَى، وَلَا زَنَيْتُ وَلَا سَرَقْتُ فِي جَاهِلِيَّةٍ وَلَا إِسْلَامٍ وَلَا تَغَنَّيْتُ وَلَا تَمَنَّيْتُ مُنْذُ أَسْلَمْتُ وَلَا مَسَسْتُ فَرْجِي بِيَمِينِي مُنْذُ بَايَعْتُ بِهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَقَدْ جَمَعْتُ الْقُرْآنَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا أَتَتْ عَلَيَّ جُمُعَةٌ إِلَّا وَأَنَا أُعْتِقُ فِيهَا رَقَبَةً مُنْذُ أَسْلَمْتُ إِلَّا أَنْ لَا أَجِدَهَا فِي تِلْكَ الْجُمُعَةِ فَأَجْمَعُهَا فِي الْجُمُعَةِ الثَّانِيَةِ۔

البدایۃ والنہایۃ لابن کثیر، تحت طریق اخریٰ

ترجمہ: (حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ) میں چوتھے نمبر پر اسلام قبول کرنے والا ہوں۔ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا نکاح اپنی بیٹی (سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا) سے کرایا، جب وہ وفات پا گئیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی دوسری بیٹی سے میرا نکاح فرمایا۔

میں نے زمانہ جاہلیت اور زمانہ اسلام دونوں میں نہ کبھی زنا کیا، نہ کبھی چوری کی، نہ گانا گایا۔ نہ کبھی مسلمان ہونے کے بعد دین سے پھرنے کی تمنا کی اور نہ ہی اپنے دائیں ہاتھ سے شرمگاہ کو چھوا (جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ قرار دیا تھا) جب سے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کی۔ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں قرآن کریم کو جمع (کتابت) کی ہے۔ قبول اسلام کے بعد میری زندگی میں کوئی جمعہ ایسا نہیں آیا جس میں کوئی غلام آزاد نہ کیا ہو اگر کسی جمعہ غلام نہ ہو تا تو آئندہ جمعہ کو دو غلام آزاد کرتا تھا۔

ایام محاصرہ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا مبارک جذبہ:

باغیوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے گھر کا محاصرہ کر لیا اور یہ محاصرہ چالیس دن تک رہا ان دنوں میں آپ مسجد بھی نہیں جا سکے۔ اس دوران بہت سارے جانثاروں نے آپ سے اجازت طلب کی۔

1: حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ:

امام ابو زید عمر بن شبہ بن عبیدہ بن ریطۃ النمیری البصری رحمہ اللہ (ت:262ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

أَرْسَلَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ إِلَيْهِ: إِنَّ مَعِي خَمْسَمِائَةِ دَارِعٍ فَأْذَنْ لِي فَأَمْنَعَكَ مِنَ الْقَوْمِ، فَإِنَّكَ لَمْ تُحْدِثْ شَيْئًا بَعْدَ التَّوْبَةِ يُسْتَحَلُّ بِهَا دَمُكَ. فَقَالَ: «جُزِيتَ خَيْرًا، مَا أُحِبُّ أَنْ يُهْرَاقَ دَمٌ بِسَبَبِي».

تاریخ المدینۃ لابن شبہ، تحت رجوع اہل مصر بعد شخوصھم

ترجمہ: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی طرف یہ پیغام بھیجا کہ میرے پاس پانچ سو (500) زرہ پوش نوجوان موجود ہیں۔ آپ مجھے اجازت دیں میں ان لوگوں (بلوائیوں) کو آپ سے مار بھگاؤں گا۔ آپ نے ایسا کوئی کام نہیں کیا جس کی وجہ سے آپ کو قتل کرنا جائز ہو گیا ہو۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اللہ کی طرف سے آپ کو جزائے خیر عطا ہو میں یہ نہیں چاہتا کہ میری خاطر (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک شہر میں) خون بہایا جائے۔

2: حضرت زبیر بن العوّام رضی اللہ عنہ:

امام ابو زید عمر بن شبہ بن عبیدہ بن ریطۃ النمیری البصری رحمہ اللہ (ت:262ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

وَأَرْسَلَ إِلَيْهِ الزُّبَيْرُ بْنُ الْعَوَّامِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِمِثْلِهَا. فَقَالَ: «مَا أُحِبُّ أَنْ يُهَرَاقَ دَمٌ فِي سَبَبِي»

تاریخ المدینۃ لابن شبہ، تحت رجوع اھل مصر بعد شخوصھم

ترجمہ: حضرت علی رضی اللہ عنہ جیسی پیش کش حضرت زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ کی طرف سے بھی ہوئی تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں یہ نہیں چاہتا کہ میری خاطر (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک شہر میں) خون بہایا جائے۔

3: حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ:

امام ابو عبد اللہ احمد بن محمد بن حنبل بن ہلال بن اسد الشیبانی رحمہ اللہ (ت:241ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ: أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى عُثْمَانَ وَهُوَ مَحْصُورٌ، فَقَالَ: إِنَّكَ إِمَامُ الْعَامَّةِ، وَقَدْ نَزَلَ بِكَ مَا تَرَى، وَإِنِّي أَعْرِضُ عَلَيْكَ خِصَالًا ثَلَاثًا، اخْتَرْ إِحْدَاهُنَّ: إِمَّا أَنْ تَخْرُجَ فَتُقَاتِلَهُمْ، فَإِنَّ مَعَكَ عَدَدًا وَقُوَّةً، وَأَنْتَ عَلَى الْحَقِّ، وَهُمْ عَلَى الْبَاطِلِ، وَإِمَّا أَنْ نَخْرِقَ لَكَ بَابًا سِوَى الْبَابِ الَّذِي هُمْ عَلَيْهِ، فَتَقْعُدَ عَلَى رَوَاحِلِكَ، فَتَلْحَقَ بِمَكَّةَ، فَإِنَّهُمْ لَنْ يَسْتَحِلُّوكَ وَأَنْتَ بِهَا، وَإِمَّا أَنْ تَلْحَقَ بِالشَّامِ، فَإِنَّهُمْ أَهْلُ الشَّامِ، وَفِيهِمْ مُعَاوِيَةُ.

فَقَالَ عُثْمَانُ: أَمَّا أَنْ أَخْرُجَ فَأُقَاتِلَ، فَلَنْ أَكُونَ أَوَّلَ مَنْ خَلَفَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أُمَّتِهِ بِسَفْكِ الدِّمَاءِ، وَأَمَّا أَنْ أَخْرُجَ إِلَى مَكَّةَ فَإِنَّهُمْ لَنْ يَسْتَحِلُّونِي بِهَا، فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "يُلْحِدُ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ بِمَكَّةَ يَكُونُ عَلَيْهِ نِصْفُ عَذَابِ الْعَالَمِ. فَلَنْ أَكُونَ أَنَا إِيَّاهُ، وَأَمَّا أَنْ أَلْحَقَ بِالشَّامِ فَإِنَّهُمْ أَهْلُ الشَّامِ، وَفِيهِمْ مُعَاوِيَةُ، فَلَنْ أُفَارِقَ دَارَ هِجْرَتِي وَمُجَاوَرَةَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

مسند احمد، مسند عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ، رقم الحدیث:481

ترجمہ: حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی: آپ عوام کے امام ہیں آپ مشکل حالات میں ہیں جیسا کہ آپ کو خود بھی اس کا اچھی طرح احساس ہے۔ اس لیے میری رائے یہ ہے کہ آپ تین باتوں میں سے کسی بات کو اختیار فرمالیں۔

نمبر1: آپ باہر نکلیں مقابلہ کریں آپ کے ساتھ افرادی قوت موجود ہے۔ آپ حق پر ہیں اور آپ کے مدمقابل باطل پر ہیں۔

نمبر2: جس دروازے پر باغی وفسادی کھڑے ہیں ہم اس کے علاوہ دوسرا دروازہ کھول دیتے ہیں آپ اس دروازے سے سواری پر سوار ہو کر مکہ مکرمہ تشریف لے جائیں وہاں کوئی شخص آپ کے خون سے اپنے ہاتھ رنگنے کی ہمت نہیں کر سکے گا۔

نمبر3: آپ ملک شام امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس چلے جائیں (وہاں آپ کو کوئی کچھ نہیں کہہ سکتا)۔

آپ رضی اللہ عنہ نے ان باتوں کے جواب میں فرمایا کہ

1: آپ کی پہلی پیش کش کہ میں باہر نکل کر قتال کروں ایسا نہیں ہو سکتا اس لیے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (کا خلیفہ ہو کر آپ) کی امت میں سب سے پہلا خون بہانے والا نہیں ہو سکتا۔

2: آپ کی دوسری پیش کش کہ میں مکہ مکرمہ چلا جاؤں ایسا بھی نہیں ہو سکتا کیونکہ میں نے خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ جو قریشی حرم مکہ میں الحاد کرے (یعنی خون بہائے یا خون بہانے کا سبب بنے) تو اس پر آدھی دنیا کے باشندوں کا عذاب ہو گا۔ میں وہ نہیں بننا چاہتا۔

3: آپ کی تیسری پیش کش کہ میں شام چلا جاؤں وہاں شامی لوگ موجود ہیں وہاں معاویہ بن ابی سفیان موجود ہیں ایسا بھی نہیں کر سکتا اس لیے کہ میں دار الہجرت اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پڑوس نہیں چھوڑ سکتا۔

4: حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ:

امام ابو عبد اللہ محمد بن سعد بن منیع الہاشمی البغدادی رحمہ اللہ (ت:230ھ) روایت نقل کرتے ہیں۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ: قُلْتُ لِعُثْمَانَ يَوْمَ الدَّارِ: " قَاتِلْهُمْ، فَوَاللَّهِ لَقَدْ أَحَلَّ اللَّهُ لَكَ قِتَالَهُمْ ,فَقَالَ: لَا وَاللَّهِ لَا أُقَاتِلُهُمْ أَبَدًا قَالَ: فَدَخَلُوا عَلَيْهِ وَهُوَ صَائِمٌ، قَالَ: وَقَدْ كَانَ عُثْمَانُ أَمَّرَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الزُّبَيْرِ عَلَى الدَّارِ ,وَقَالَ عُثْمَانُ: مَنْ كَانَتْ لِي عَلَيْهِ طَاعَةٌ فَلْيُطِعْ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الزُّبَيْرِ "

الطبقات الکبریٰ لابن سعد، تحت ذکر ما قیل لعثمان فی الخلع

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے عرض کی: آپ دشمنوں سے لڑیں! بخدا اللہ نے آپ کے ان کے ساتھ لڑنے کو حلال کیا ہے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نہیں۔ اللہ کی قسم! میں ان سے (مدینہ منورہ میں) کبھی بھی نہیں لڑوں گا۔ راوی کہتے ہیں کہ دشمن آپ رضی اللہ عنہ کے گھر میں گھس آئے، آپ اس وقت روزے کی حالت میں تھے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اپنے گھر میں موجود محافظین پر عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کو امیر مقرر کیا اور فرمایا: جس پر میری اطاعت واجب ہے اسے چاہیے کہ وہ عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کی بات مانے۔

5: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ:

امام ابو عبد اللہ محمد بن سعد بن منیع الہاشمی البغدادی رحمہ اللہ (ت:230ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ: جَاءَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ إِلَى عُثْمَانَ فَقَالَ: هَذِهِ الْأَنْصَارُ بِالْبَابِ يَقُولُونَ: إِنْ شِئْتَ كُنَّا أَنْصَارًا لِلَّهِ مَرَّتَيْنِ، قَالَ: فَقَالَ عُثْمَانُ: «أَمَّا الْقِتَالُ فَلَا»

الطبقات الکبریٰ لابن سعد، تحت ذکر ما قیل لعثمان فی الخلع

ترجمہ: امام محمد بن سیرین رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ انصار کی ایک جماعت آپ کے دروازے پر موجود ہے جو یہ کہہ رہے ہیں کہ اگر آپ اجازت دیں تو ہم اللہ (کے دین کی حفاظت) کے لیے نصرت کرنے کو تیار ہے یعنی آپ کے دشمنوں سے لڑنے کو تیار ہیں۔ انہوں نے دو مرتبہ اس خواہش کا اظہار کیا۔ راوی کہتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے لڑنے کی اجازت نہیں دی۔

6: حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما:

حافظ عماد الدین ابو الفداء اسماعیل بن خطیب عمر بن کثیر الدمشقی رحمہ اللہ (ت 774ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

فَقَالَ: لَا أَخْتَارُ بِجِوَارِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِوَاهُ.فَقَالَ: أُجَهِّزُ لَكَ جَيْشًا مِنَ الشَّامِ يَكُونُونَ عِنْدَكَ يَنْصُرُونَكَ؟ فَقَالَ: إِنِّي أَخْشَى أَنْ أُضَيِّقَ بِهِمْ بَلَدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَصْحَابِهِ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ. قَالَ مُعَاوِيَةُ: فَوَاللهِ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ لَتُغْتَالَنَّ- أَوْ قَالَ: لَتُغْزَيَنَّ- فَقَالَ عُثْمَانُ: حَسْبِيَ اللهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ. ثُمَّ خَرَجَ مُعَاوِيَةُ مِنْ عِنْدِهِ وَهُوَ مُتَقَلِّدٌ السَّيْفَ وَقَوْسُهُ فِي يَدِهِ، فَمَرَّ عَلَى مَلَإٍ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ فِيهِمْ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ وَطَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ فَوَقَفَ عَلَيْهِمْ وَاتَّكَأَ عَلَى قَوْسِهِ وَتَكَلَّمَ بِكَلَامٍ بَلِيغٍ يَشْتَمِلُ عَلَى الْوَصَاةِ بِعُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ وَالتَّحْذِيرِ مِنْ إِسْلَامِهِ إِلَى أَعْدَائِهِ ثُمَّ انْصَرَفَ ذَاهِبًا.

البدایۃ والنہایۃ، دخلت سنۃ ثلاث وثلاثین ففیہا مقتل عثمان رضی اللہ عنہ

ترجمہ: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا پڑوس نہیں چھوڑ سکتا۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں آپ کی حفاظت کے لیے ایک دستہ شام سے روانہ کرتا ہوں۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے اندیشہ ہے کہ اس طرح اس دستے کو سنبھالنے کا شہر رسول کے مہاجرین وانصار پر بوجھ پڑے گا (جو مجھے پسند نہیں) حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی امیر المومنین! اللہ کی قسم! مجھے خدشہ ہے کہ آپ پر اچانک حملہ نہ ہو جائے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرے لیے اللہ ہی کافی ہے اور وہی سب سے بہتر کارساز ہے۔ (جب ان حفاظتی تدابیر کے لیے رضامند نہ ہوئے تو) حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ اپنے شام کے سفر کے لیے تلوار اور کمان وغیرہ سے مسلح ہو کر نکلے اور مہاجرین وانصار کی مجلس میں تشریف لے گئے جہاں حضرت علی المرتضیٰ، حضرت طلحہ، حضرت زبیر اور دیگر جلیل القدر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم موجود تھے۔ آپ نے اپنی کمان سے ٹیک لگا کر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی حفاظت سے متعلقہ ایک بلیغ خطبہ ارشاد فرمایا اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو تاکید فرمائی کہ وہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو ان کے دشمنوں سے محفوظ رکھیں۔ اس کے بعد آپ شام کی طرف چل دیے۔

7: سیدہ نائلہ بنت الفرافصہ رضی اللہ عنہا:

امام حافظ عماد الدین ابو الفداء اسماعیل بن خطیب عمر بن کثیر الدمشقی رحمہ اللہ (ت:774ھ) فرماتے ہیں:

وَقَامَتْ نَائِلَةُ دُونَهُ فَقَطَعَ السَّيْفُ أَصَابِعَهَا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا

البدایۃ والنہایۃ لابن کثیر، کان الحصار مستمرا من اواخر ذی القعدۃ الی یوم الجمعۃ الثامن عشر من ذی الحجۃ

ترجمہ: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی اہلیہ سیدہ نائلہ رضی اللہ عنہا آپ کو بچانے کے لیے آگے بڑھیں (مارنے والے کی) تلوار نے آپ کے ہاتھ کی انگلیاں کاٹ ڈالیں۔

7: حسنین کریمین اور اولاد صحابہ رضی اللہ عنہم:

امام عبد الرحمٰن بن ابی بکر جلال الدین السیوطی رحمہ اللہ (ت:911ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

قَالَ لِلْحَسَنِ وَ الْحُسَيْنِ: اِذْهَبَا بِسَيْفَيْكُمَا حَتَّى تَقُومَا عَلَى بَابِ عُثْمَانَ فَلَا تَدَعَا أَحَدًا يَصِلُ إِلَيْهِ وَبَعَثَ الزُّبَيْرُ ابْنَهُ

وَبَعَثَ طَلْحَةُ ابْنَهُ وَبَعَثَ عِدَّةٌ مِّنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبْنَاءَهُمْ يَمْنَعُوْنَ النَّاسَ أَنْ يَّدْخُلُوْا عَلٰى عُثْمَانَ۔

تاریخ الخلفاء للسیوطی، تحت خلافتہ وماحدیث فی عھدہ من الاحداث

ترجمہ: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے شہزادوں حضرت حسن و حسین رضی اللہ عنہما کو فرمایا: تلواریں لے کر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے دروازے پر (پہرے دار بن کر) کھڑے ہو جاؤ اور کڑی نگرانی کرو کہ کوئی دشمن حضرت عثمان رضی اللہ عنہ تک نہ پہنچنے پائے۔ اسی طرح حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے کو بھیجا، حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے کو بھیجا اور متعدد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اپنی اولادوں کو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی حفاظت کے لیے بھیجا کہ دشمن ان تک نہ پہنچیں۔

عہد رسول ﷺ کی پاسداری:

امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورۃ الترمذی رحمہ اللہ (ت:279ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

عَنْ أَبِيْ سَهْلَةَ، قَالَ: قَالَ عُثْمَانُ يَوْمَ الدَّارِ: إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ عَهِدَ إِلَيَّ عَهْدًا فَأَنَا صَابِرٌ عَلَيْهِ۔

جامع الترمذی، رقم الحدیث:3711

ترجمہ: حضرت ابو سہلہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے مجھ سے محاصرے کے دوران فرمایا کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ایک عہد فرمایا تھا میں اس کی پاسداری میں صبر کر رہا ہوں۔

امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورۃ الترمذی رحمہ اللہ (ت:279ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَا عُثْمَانُ إِنَّهُ لَعَلَّ اللهَ يُقَمِّصُكَ قَمِيْصًا فَإِنْ أَرَادُوكَ عَلٰى خَلْعِهِ فَلَا تَخْلَعْهُ لَهُمْ.

جامع الترمذی، رقم الحدیث:3705

ترجمہ: ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان سے فرمایا: عثمان! یقیناً اللہ تعالیٰ آپ کو ایک قمیص (خلعت خلافت) پہنائیں گے۔ اگر لوگ اس کو اتارنا (خلافت چھیننا) چاہیں تو ان کی خاطر اسے مت اتارنا۔ (یعنی خلافت سے دستبردار مت ہونا)

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت

شہادت کی پیش گوئی:

امام ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب الشامی الطبرانی رحمہ اللہ (ت:360ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

عَنْ أَوْسِ بْنِ أَوْسٍ الثَّقَفِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ......أَنَا جَالِسٌ إِذْ جُعِلَتْ فِي يَدِي تُفَّاحَةٌ فَانْفَلَقَتِ التُّفَّاحَةُ بِنِصْفَيْنِ فَخَرَجَتْ مِنْهَا جَارِيَةٌ لَمْ أَرَ جَارِيَةً أَحْسَنَ مِنْهَا حُسْنًا وَلاَ أَجْمَلَ مِنْهَا جَمَالاً تُسَبِّحُ تَسْبِيحًا لَمْ يَسْمَعِ الأَوَّلُونَ وَالآخِرُونَ بِمِثْلِهِ. فَقُلْتُ: مَنْ أَنْتِ يَا جَارِيَةُ؟ قَالَتْ: أَنَا مِنَ الْحُورِ الْعِينِ خَلَقَنِي اللهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ نُورِ عَرْشِهِ. فَقُلْتُ: لِمَنْ أَنْتِ؟ قَالَتْ: لِلْخَلِيفَةِ الْمَظْلُومِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ.

المعجم الکبیر للطبرانی، رقم الحدیث: 601

ترجمہ: حضرت اوس بن اوس ثقفی رضی اللہ عنہ سے مروی ایک طویل حدیث میں ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں بیٹھا ہوا تھا میرے ہاتھ میں ایک سیب رکھا گیا وہ سیب دو حصوں میں تقسیم ہو گیا، اس سے ایک لڑکی ظاہر ہوئی۔ میں نے اس سے زیادہ حسن و جمال والی لڑکی نہیں دیکھی تھی۔ وہ اللہ کی ایسی تسبیح بیان کر رہی تھی کہ اولین و آخرین نے اس جیسی تسبیح نہیں سنی ہو گی۔ میں نے اس سے پوچھا کہ آپ کون ہیں؟ اس نے جواب دیا کہ میں حور عین ہوں۔ اللہ رب العزت نے مجھے اپنے عرش کے (مادہ) نور سے پیدا کیا ہے۔ میں نے پوچھا کہ آپ کو کس کے لیے پیدا کیا گیا ہے؟ اس نے جواب دیا کہ (آپ کے بعد آنے والے) اس خلیفہ کے لیے جس کو ظلماً شہید کیا جائے گا یعنی سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ۔

شہادت سے قبل ایک خواب:

امام ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ بن محمد المعروف امام حاکم رحمہ اللہ (ت:405ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، أَنَّ عُثْمَانَ أَصْبَحَ فَحَدَّثَ، فَقَالَ: إِنِّي رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَنَامِ اللَّيْلَةَ، فَقَالَ: «يَا عُثْمَانُ، أَفْطِرْ عِنْدَنَا»

المستدرک علی الصحیحین، رقم الحدیث: 4554

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے (اپنی شہادت والی) صبح یہ بات بیان فرمائی کہ میں نے گزشتہ رات خواب میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: عثمان! آج ہمارے پاس روزہ افطار کرو۔

امام حافظ عماد الدین ابو الفداء اسماعیل بن خطیب عمر بن کثیر الدمشقی رحمہ اللہ (ت:774ھ) فرماتے ہیں:

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلاَمٍ. قَالَ: أَتَيْتُ عُثْمَانَ لِأُسَلِّمَ عَلَيْهِ وَهُوَ مَحْصُورٌ، فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ: مَرْحَبًا بِأَخِي، رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّيْلَةَ فِي هَذِهِ الْخَوْخَةِ- قَالَ: وَخَوْخَةٌ فِي الْبَيْتِ- فَقَالَ: «يَا عُثْمَانُ حَصَرُوكَ؟ قُلْتُ: نَعَمْ! قَالَ: عَطَّشُوكَ؟ قُلْتُ: نَعَمْ! فَأَدْلَى دَلْوًا فِيهِ مَاءٌ فَشَرِبْتُ حَتَّى رَوِيتُ حَتَّى إِنِّي لَأَجِدُ بَرْدَهُ بَيْنَ ثَدْيَيَّ وَبَيْنَ كَتِفَيَّ، وَقَالَ لِيْ: إِنْ

شِئْتَ نُصِرْتَ عَلَيْهِمْ وَإِنْ شِئْتَ أَفْطَرْتَ عِنْدَنَا، فَاخْتَرْتُ أَنْ أُفْطِرَ عِنْدَهُ، فَقُتِلَ ذَلِكَ الْيَوْمَ.

البدایۃ والنہایۃ لابن کثیر، کان الحصار مستمرا من اواخر ذی القعدۃ الی یوم الجمعۃ الثامن عشر من ذی الحجۃ

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ محاصرہ کے دوران ایک دن میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس آیا تاکہ آپ سے سلام دعا کر سکوں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: خوش آمدید! رات میں نے خواب میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو گھر کے چھوٹے دروازے کے پاس دیکھا راوی کہتے ہیں کہ آپ کے گھر میں ایک چھوٹا دروازہ بھی تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے پوچھا کہ کیا آپ کو محصور (نظر بند) کر دیا گیا ہے؟ میں نے کہا: جی ہاں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کیا آپ ان لوگوں نے پیاسا رکھا ہوا ہے؟ میں نے کہا: جی ہاں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ڈول لٹکایا جس میں پانی تھا میں نے وہ پانی پیا یہاں تک کہ میں سیر ہو گیا اس کی ٹھنڈک اب بھی اپنے سینے میں پاتا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر آپ چاہیں تو دشمنوں پر آپ کو فتح نصیب ہو اور اگر آپ چاہیں تو ہمارے ساتھ افطار کر لیں۔ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ افطار کرنا پسند کیا۔ عبد اللہ بن سلام کہتے ہیں کہ اسی دن حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو شہید کر دیا گیا۔

عبادت بوقت شہادت:

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا شہادت والا دن بھی عبادات میں گزرا۔

1: تلاوت قرآن:

امام ابو عبد اللہ محمد بن سعد بن منیع الہاشمی البغدادی رحمہ اللہ (ت:230ھ) روایت نقل کرتے ہیں۔

لَمَّا ضَرَبَهُ بِالْمَشَاقِصِ قَالَ عُثْمَانُ: بِسْمِ اللَّهِ، تَوَكَّلْتُ عَلَى اللَّهِ، وَإِذَا الدَّمُ يَسِيلُ عَلَى اللِّحْيَةِ يَقْطُرُ، وَالْمُصْحَفُ بَيْنَ يَدَيْهِ، فَاتَّكَأَ عَلَى شِقِّهِ الْأَيْسَرِ وَهُوَ يَقُولُ: سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ وَهُوَ فِي ذَلِكَ يَقْرَأُ الْمُصْحَفَ وَالدَّمُ يَسِيلُ عَلَى الْمُصْحَفِ حَتَّى وَقَفَ الدَّمُ عِنْدَ قَوْلِهِ تَعَالَى (فَسَيَكْفِيكَهُمُ اللَّهُ ۚ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ)

الطبقات الکبریٰ لابن سعد، تحت ذکر قتل عثمان رضی اللہ عنہ

ترجمہ: جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پر نیزوں سے وار کیے گئے تو آپ نے فرمایا: اللہ کے نام پر اپنی جان کا نذرانہ پیش کرتا ہوں اور اللہ ہی پر توکل کرتا ہوں۔ خون آپ کی داڑھی مبارک پر بہہ رہا تھا اور مصحف (قرآن کریم کا نسخہ) آپ کے سامنے موجود تھا۔ آپ نے بائیں جانب ٹیک لگاتے ہوئے سبحان اللہ العظیم پڑھا۔ اس وقت آپ پہلے سے قرآن کریم کی تلاوت میں مصروف تھے اور خون کے قطرات قرآن کریم پر ٹپک رہے تھے حتی کہ خون کے قطرات قرآن کریم کے الفاظ (فَسَيَكْفِيكَهُمُ اللَّهُ ۚ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ) پر ثبت ہو گئے۔

امام ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب الشامی الطبرانی رحمہ اللہ (ت:360ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، قَالَ: قَالَتِ امْرَأَةُ عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حِينَ أَطَافُوا بِهِ يُرِيدُونَ قَتْلَهُ: «إِنْ تَقْتُلُوهُ أَوْ تَتْرُكُوهُ فَإِنَّهُ كَانَ يُحْيِي اللَّيْلَ كُلَّهُ فِي رَكْعَةٍ يَجْمَعُ فِيهَا الْقُرْآنَ»

المعجم الکبیر للطبرانی، سن عثمان ووفاتہ رضی اللہ عنہ، رقم الحدیث:130

ترجمہ: امام محمد بن سیرین رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ جس وقت باغی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو قتل کرنے کے ارادے سے گھر کے چکر کاٹ رہے تھے آپ رض اللہ عنہ کی اہلیہ سیدہ نائلہ رضی اللہ عنہا نے ان سے فرمایا اگر تم لوگ شہید کرو یا نہ کرو لیکن تمہیں یہ بات یاد رکھنی چاہیے کہ یہ رات بھر عبادت کرتے ہیں اور ایک ہی رکعت میں مکمل قرآن کریم کی تلاوت کرتے ہیں۔

امام حافظ عماد الدین ابو الفداء اسماعیل بن خطیب عمر بن کثیر الدمشقی رحمہ اللہ (ت:774ھ) فرماتے ہیں:

أَتَاهُ رَجُلٌ بِيَدِهِ جَرِيدَةٌ يُقَدِّمُهُمْ حَتَّى قَامَ عَلَى عُثْمَانَ فَضَرَبَ بِهَا رَأْسَهُ فَشَجَّهُ، فَقَطَرَ دَمُهُ عَلَى الْمُصْحَفِ۔

البدایۃ والنہایۃ لابن کثیر، کان الحصار مستمرا من اواخر ذی القعدۃ الی یوم الجمعۃ الثامن عشر من ذی الحجۃ

ترجمہ: ایک شخص آیا جس کے ہاتھ میں ایک چھڑی تھی وہ آگے بڑھا اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے سر پر وار کیا جس سے آپ بہت زخمی ہوئے آپ کے خون کے قطرات مصحف (قرآن کریم کے نسخہ) پر جا گرے۔

امام حافظ عماد الدین ابو الفداء اسماعیل بن خطیب عمر بن کثیر الدمشقی رحمہ اللہ (ت:774ھ) فرماتے ہیں:

دَعَا بِمُصْحَفٍ فَنَشَرَهُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَقُتِلَ وَهُوَ بَيْنَ يَدَيْهِ

البدایۃ والنہایۃ لابن کثیر، کان الحصار مستمرا من اواخر ذی القعدۃ الی یوم الجمعۃ الثامن عشر من ذی الحجۃ

ترجمہ: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ قرآن کریم کا نسخہ منگوایا اسے (تلاوت کے لیے) کھول کر سامنے رکھا۔ جس وقت آپ کو شہید کیا گیا آپ قرآن کریم کے سامنے موجود تھے۔

2: روزہ:

امام ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ بن محمد المعروف امام حاکم رحمہ اللہ (ت:405ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: أَصْبَحَ عُثْمَانُ صَائِمًا فَقُتِلَ مِنْ يَوْمِهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ۔

المستدرک علی الصحیحین، رقم الحدیث:4554

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے روزہ کی حالت میں صبح کی اور اس دن روزے کی حالت میں آپ کو شہید کر دیا گیا۔

3: غلاموں کی آزادی:

امام حافظ عماد الدین ابو الفداء اسماعیل بن خطیب عمر بن کثیر الدمشقی رحمہ اللہ (ت:774ھ) فرماتے ہیں:

عَنْ مُسْلِمٍ أَبِي سَعِيدٍ مَوْلَى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ أَنَّ عُثْمَانَ أَعْتَقَ عِشْرِينَ مَمْلُوكًا۔

البدایۃ والنہایۃ لابن کثیر، کان الحصار مستمرا من اواخر ذی القعدۃ الی یوم الجمعۃ الثامن عشر من ذی الحجۃ

ترجمہ: حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ ابو سعید مسلم رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ دوران محاصرہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے بیس غلام آزاد فرمائے۔

4: قیام امن کا حکم:

امام حافظ عماد الدین ابو الفداء اسماعیل بن خطیب عمر بن کثیر الدمشقی رحمہ اللہ (ت:774ھ) فرماتے ہیں:

وَضَعَ بَيْنَ يَدَيْهِ الْمُصْحَفَ يَتْلُو فِيهِ، وَاسْتَسْلَمَ لِقَضَاءِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَكَفَّ يَدَهُ عَنِ الْقِتَالِ، وَأَمَرَ النَّاسَ وَعَزَمَ عَلَيْهِمْ أَنْ لَا يُقَاتِلُوا دُونَهُ.

البدایۃ والنہایۃ لابن کثیر، کان الحصار مستمرا من اواخر ذی القعدۃ الی یوم الجمعۃ الثامن عشر من ذی الحجۃ

ترجمہ: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اپنے سامنے مصحف (قرآن کریم کا نسخہ) رکھا اسے دیکھ کر تلاوت کر رہے تھے۔ اللہ عز وجل کی قضاء کو تسلیم کیا اور خود کو قتال سے روکے رکھا۔ لوگوں کو بھی یہی حکم دیا اور اپنا فیصلہ ان پر نافذ فرمایا کہ وہ آپ کی حفاظت کے لیے بھی خونریزی نہ کریں۔

5: دعا:

امام ابو العرب محمد بن احمد بن تمیم التمیمی الافریقی رحمہ اللہ (ت:333ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

عَنِ لَيْثِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ سَلَامٍ لِلَّذِين حَضَرُوا عُثْمَانَ حِينَ قُتِلَ مَا كَانَ قَوْلُهُ وَهُوَ مُتَشَحِّطٌ فِي دَمِهِ قَالُوا كَانَ يَقُولُ: اَللّٰهُمَّ اجْمَعْ أُمَّةَ مُحَمَّدٍ اَللّٰهُمَّ اجْمَعْ أُمَّةَ مُحَمَّدٍ.

کتاب المحن، ذکر مقتل عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ وماروی فی ذالک

ترجمہ: حضرت لیث بن سعد رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے ان لوگوں سے پوچھا جو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کے وقت وہاں موجود تھے کہ جب آپ خون میں لت پت تھے تو آپ نے کیا دعا مانگی تھی؟ انہوں نے بتایا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے آخر وقت میں یہ دعا مانگی: اللّٰهُمَّ اجْمَعْ أُمَّةَ مُحَمَّدٍ اللّٰهُمَّ اجْمَعْ أُمَّةَ مُحَمَّدٍ۔ اے اللہ امت محمدیہ کو باہمی اتفاق نصیب فرما! اے اللہ امت محمدیہ کو باہمی اتفاق نصیب فرما!

شہادت اور شہادت کے بعد:

امام ابو زید عمر بن شبہ بن عبیدہ بن ریطۃ النمیری البصری رحمہ اللہ (ت:262ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

قَالَتْ: إِنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ قَدْ قُتِلَ. فَدَخَلَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ وَمَنْ كَانَ مَعَهُمَا فَوَجَدُوا عُثْمَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ مَذْبُوحًا فَانْكَبُّوا عَلَيْهِ يَبْكُونَ وَخَرَجُوا وَدَخَلَ النَّاسُ فَوَجَدُوهُ مَقْتُولًا، وَبَلَغَ عَلِيًّا الْخَبَرُ وَطَلْحَةَ وَالزُّبَيْرَ وَسَعْدًا وَمَنْ كَانَ بِالْمَدِينَةِ، فَخَرَجُوا وَقَدْ ذَهَبَتْ عُقُولُهُمْ لِلْخَبَرِ الَّذِي أَتَاهُمْ حَتَّى دَخَلُوا عَلَيْهِ فَوَجَدُوهُ مَذْبُوحًا فَاسْتَرْجَعُوا.

تاریخ المدینۃ لابن شبہ، تحت رجوع اھل مصر بعد شخوصھم

ترجمہ: جس وقت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو شہید کر دیا گیا تو اس وقت آپ کی اہلیہ (سیدہ نائلہ رضی اللہ عنہا) نے لوگوں کو بتایا کہ امیر المومنین (حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ) کو قتل کر دیا گیا ہے۔ حضرت حسن، حسین رضی اللہ عنہما اور جو لوگ ان دونوں شہزادوں کے ساتھ تھے وہ گھر میں داخل ہوئے۔ دیکھا تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو لہولہان کر شہید کر دیا گیا ہے۔ چنانچہ یہ لوگ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پر جھک گئے اور رونا شروع کر دیا۔ کچھ دیر کے بعد باہر تشریف لائے ان کے بعد باقی لوگ گھر میں داخل

ہوئے تو انہوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو شہید پایا۔ یہ خبر حضرت علی المرتضیٰ، طلحہ، زبیر، سعد رضی اللہ عنہم اور جو لوگ مدینہ میں موجود تھے ان تک پہنچی۔ یہ سب لوگ اپنے گھروں سے باہر نکلے اس خبر نے ان کے اوسان خطا کر دیے، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے گھر میں آئے آپ کو شہید پایا اور اناللہ وانا الیہ راجعون پڑھا۔

حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کو حضرت علی رضی اللہ عنہ کی ڈانٹ:

امام ابو زید عمر بن شبہ بن عبیدہ بن ریطۃ النمیری البصری رحمہ اللہ (ت:262ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

وَقَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ لِابْنَيْهِ: كَيْفَ قُتِلَ وَأَنْتُمَا عَلَى الْبَابِ؟ وَلَطَمَ الْحَسَنَ وَضَرَبَ الْحُسَيْنَ۔

تاریخ المدینۃ لابن شبہ، تحت رجوع اھل مصر بعد شخوصھم

ترجمہ: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے دونوں بیٹوں کو جھنجھوڑ کر فرمایا کہ تمہارے ہوتے ہوئے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو کیسے شہید کر دیا گیا (دشمن اپنے مقصد میں کیسے کامیاب ہو گیا؟) اور حضرت حسن رضی اللہ عنہ کو طمانچہ مارا، حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو بھی مارا۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا وصیت نامہ:

امام حافظ عماد الدین ابو الفداء اسماعیل بن خطیب عمر بن کثیر الدمشقی رحمہ اللہ (ت:774ھ) فرماتے ہیں:

عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْفَضْلِ عَنْ أَبِيهِ. قَالَ: لَمَّا قُتِلَ عُثْمَانُ فَتَّشُوا خزانته فوجدوا فيها صندوقا مقفلا ففتحوه فَوَجَدُوا فِيهِ حُقَّةً فِيهَا وَرَقَةٌ مَكْتُوبٌ فِيهَا: «هَذِهِ وَصِيَّةُ عُثْمَانَ. بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ. عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، وَأَنَّ الْجَنَّةَ حَقٌّ، وَأَنَّ النَّارَ حَقٌّ، وَأَنَّ اللَّهَ يَبْعَثُ مَنْ فِي الْقُبُورِ، لِيَوْمٍ لَا رَيْبَ فِيهِ إِنَّ اللَّهَ لَا يخلف الميعاد، عليها يحيى وَعَلَيْهَا يَمُوتُ، وَعَلَيْهَا يُبْعَثُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى».

البدایۃ والنہایۃ لابن کثیر، کان الحصار مستمرا من اواخر ذی القعدۃ الی یوم الجمعۃ الثامن عشر من ذی الحجۃ

ترجمہ: حضرت علاء بن فضل رحمہ اللہ اپنے والد فضل سے روایت کرتے ہیں کہ جب باغیوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو شہید کر دیا تو (ان کے وہاں سے فرار ہونے کے بعد) آپ کے سامان کو تلاش کیا گیا تو لوگوں نے ایک صندوق کو دیکھا جو جسے تالا لگا ہوا تھا اسے کھولا گیا وہاں پر ایک چھوٹے سے برتن میں بند ایک ورق تھا جس پر حضرت عثمان کی وصیت درج تھی: بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ، عثمان بن عفان اس بات کی گواھی دیتا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔ اور گواہی بھی دیتا ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے خاص بندے اور رسول ہیں، جنت اور دوزخ برحق ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ اس دن لوگوں کو قبروں سے اٹھائیں گے جس دن کے آنے میں کوئی شک نہیں۔ اللہ تعالیٰ وعدہ خلافی نہیں کرتے۔ عثمان نے اسی عقیدے پر زندگی گزاری ہے اور اسی عقیدے پر وفات پائے گا، اور قیامت کے دن اسی عقیدے پر عثمان کو اٹھایا جائے گا۔

نماز جنازہ:

آپ رضی اللہ عنہ کے شہید ہونے کی اطلاع جب مدینہ طیبہ میں پھیلی، جو جہاں تھا وہیں ٹھہر گیا، کسی کو یقین نہیں آرہا تھا کہ باغی اس حد تک جاسکتے ہیں، ہر آنکھ اشکبار تھی۔

امام حافظ عماد الدین ابو الفداء اسماعیل بن خطیب عمر بن کثیر الدمشقی رحمہ اللہ (ت:774ھ) فرماتے ہیں:

عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: صَلَّى الزُّبَيْرُ عَلَى عُثْمَانَ وَدَفَنَهُ وَكَانَ أَوْصَى إِلَيْهِ.

البدایۃ والنہایۃ لابن کثیر، تحت مدۃ حصارہ رضی اللہ عنہ

ترجمہ: حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی نماز جنازہ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے پڑھائی کیونکہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اس کی وصیت فرمائی تھی۔

جنازے میں فرشتوں کی شرکت:

امام ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب الشامی الطبرانی رحمہ اللہ (ت:360ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: لَمَّا طُعِنَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَأَمَرَ بِالشُّورَى، دَخَلَتْ عَلَيْهِ حَفْصَةُ ابْنَتُهُ، فَقَالَتْ: يَا أَبَتِ، إِنَّ النَّاسَ يَقُولُونَ: إِنَّ هَؤُلَاءِ الْقَوْمَ الَّذِينَ جَعَلْتَهُمْ فِي الشُّورَى لَيْسَ هُمْ بِرَضًى؟ فَقَالَ: أَسْنِدُونِي، فَأَسْنَدُوهُ، وَهُوَ لِمَا بِهِ، فَقَالَ: مَا عَسَى أَنْ يَقُولُوا فِي عُثْمَانَ؟ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «يَوْمَ يَمُوتُ عُثْمَانُ تُصَلِّي عَلَيْهِ مَلَائِكَةُ السَّمَاءِ» قُلْتُ: لِعُثْمَانَ خَاصَّةً أَمْ لِلنَّاسِ عَامَّةً؟ قَالَ: «بَلْ لِعُثْمَانَ خَاصَّةً»

المعجم الاوسط للطبرانی، رقم الحدیث:3172

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ زخمی ہوئے اور (امر خلافت کے بارے میں) شوریٰ کو حکم دیا۔ اسی دوران آپ کی صاحبزادی سیدہ ام المومنین زوجۃ النبی سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا آپ کی خدمت میں تشریف لائیں اور عرض کی: ابو جان! بعض لوگ یہ کہہ رہے ہیں کہ جن لوگوں کو آپ نے شوریٰ کے لیے منتخب فرمایا ہے وہ اس کے اہل نہیں ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے (شدت تکلیف کی وجہ سے) فرمایا کہ مجھے سہارا دیں۔ وہاں پر موجود لوگوں نے آپ کو سہارا دیا آپ اس وقت سخت تکلیف کی حالت میں تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: شاید لوگ ایسی باتیں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے بارے میں کر رہے ہوں گے حالانکہ میں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جس دن عثمان کی شہادت ہو گی اس دن آسمان کے فرشتے ان کے لیے دعائے رحمت کریں گے۔ (حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ) میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کیا یہ صرف عثمان کے لیے ہے یا سب لوگوں کے لیے ہے؟ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ صرف عثمان رضی اللہ عنہ کے لیے خاص ہے۔

تکفین و تدفین:

امام حافظ عماد الدین ابو الفداء اسماعیل بن خطیب عمر بن کثیر الدمشقی رحمہ اللہ (ت:774ھ) فرماتے ہیں:

دُفِنَ فِي ثِيَابِهِ بِدَمَائِهِ وَلَمْ يُغَسَّلْ۔

البدایۃ والنہایۃ لابن کثیر، تحت مدۃ حصارہ رضی اللہ عنہ

ترجمہ: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو غسل دیے بغیر شہادت والے خون آلود کپڑوں میں دفن کر دیا گیا۔

شہادت کا دن / مہینہ اور سال:

امام ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب الشامی الطبرانی رحمہ اللہ (ت:360ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

عَنْ يَحْيَى بْنِ بُكَيْرٍ قَالَ: قُتِلَ عُثْمَانُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ لِثَمَانِ عَشْرَةَ خَلَتْ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ، تَمَامَ سَنَةِ خَمْسٍ وَثَلَاثِينَ،

المعجم الکبیر للطبرانی، سن عثمان ووفاتہ رضی اللہ عنہ

ترجمہ: حضرت یحییٰ بن بکیر رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو 18 ذوالحج سن 35 ہجری بروز جمعۃ المبارک شہید کر دیا گیا۔

کل عمر:

امام ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب الشامی الطبرانی رحمہ اللہ (ت:360ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

عَنْ يَحْيَى بْنِ بُكَيْرٍ قَالَ: وَسِنُّهُ ثَمَانٍ وَثَمَانُونَ سَنَةً۔

المعجم الکبیر للطبرانی، سن عثمان ووفاتہ رضی اللہ عنہ

ترجمہ: حضرت یحییٰ بن بکیر رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی کل عمر 88 سال تھی۔

کل زمانہ خلافت:

امام ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب الشامی الطبرانی رحمہ اللہ (ت:360ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

عَنْ يَحْيَى بْنِ بُكَيْرٍ قَالَ وَكَانَتْ وِلَايَةُ عُثْمَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، اثْنَتَيْ عَشْرَةَ سَنَةً۔

المعجم الکبیر للطبرانی، سن عثمان ووفاتہ رضی اللہ عنہ

ترجمہ: حضرت یحییٰ بن بکیر رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا کل عرصہ خلافت 12 سال ہے۔